ان سیریز
ولڈن ایجنٹ
مظہر کلیم ایم۔اے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول " گولڈن ایجنٹ " آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ یہ ناول مشہور زمانہ تنظیم " بلیک تھنڈر " کے سلسلے کا ہے ۔ اس ناول میں بلیک تھنڈر کے کئی سپر ایجنٹ عمران سے ٹکرائے لیکن پہلی بار عمران کا ٹکراؤ بلیک تھنڈر تنظیم کی گولڈن ایجنٹ سے ہوا۔ گولڈن ایجنٹ کے عجیب وغریب اور منفرد کردار نے عمران جیسے شخص کو بھی اس قدر متاثر کر دیا کہ عمران اس گولڈن ایجنٹ کو موت سے بچانے کے لئے اپنے مشن کی قربانی دینے پر بھی تیار ہو گیا حالانکہ عمران اپنے مشن کی خاطر بڑے سے بڑے رشتے کی بھی پرواہ نہیں کیا کرتا اور تقریباً یہی پوزیشن گولڈن ایجنٹ کی بھی تھی کہ عمران جب اس کے مقابلے پر شدید زخمی ہو گیا تو اس نے عمران کا باقاعدہ ہسپتال میں علاج کرایا۔ یہ نیا عجیب وغریب اور منفرد کردار یقیناً آپ کو بے حد متاثر کرے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ بلیک تھنڈر کے ساتھ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خوفناک ٹکراؤ۔ بلیک تھنڈر کی طرف سے انتہائی جدید ترین آلات کے استعمال اور اس کے سپر ایجنٹ اور سیکشن چیف کے ساتھ عمران کے ہولناک مقابلوں نے اس کہانی کو ہر لحاظ سے اس قابل بنا دیا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ یہ کہانی آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پوری اترے گی۔ اپنی آراء سے مجھے

ضرور مطلع کیجئے۔ مگر ناول کے مطالعے سے پہلے حسب دستور اپنے چند خطوط اوران کے جوابات بھی ملاحظہ کیجئے۔

سیالکوٹ سے عابد علی صاحب لکھتے ہیں ۔" مثالی دنیا" کے بعد بلیک ورلڈ کا انتہائی منفرد اور شاندار سلسلہ لکھ کر آپ نے واقعی جاسوسی ادب میں نئے سے نئے اور انتہائی کامیاب تجربے کئے ہیں۔ بلیک ورلڈ کا سلسلہ اس قدر تحیر خیز، منفرد اور دلچسپ ثابت ہوا ہے کہ اسے بار بار پڑھنے کے باوجود ہر بار اس کا لطف پہلے سے دوبالا محسوس ہوتا ہے۔ اس ناول میں آپ نے خیر اور شر کے درمیان ہونے والی اس خوفناک جنگ کے ان گوشوں سے پردہ ہٹایا ہے جس کے متعلق عام قاری اس سے پہلے آگاہ نہ تھا۔ بلیک ورلڈ لکھ کر آپ نے ہمارے دلوں میں موجود ایمان کی روشنی کو اور زیادہ منور کر دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی ایسے ناول لکھتے رہیں گے"۔

محترم عابد علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بعد شکریہ بلیک ورلڈ نے واقعی قارئین میں پسندیدگی کے نئے ریکارڈ قائم کر دیئے ہیں اور نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے تقریباً ہر اس کونے سے جہاں میرے قارئین موجود ہیں پسندیدگی کے خطوط اس تعداد میں مجھ تک پہنچ رہے ہیں کہ یقیناً اس سے پہلے اس قدر تعداد میں خطوط کسی اور ناول کے لئے نہیں لکھے گئے۔ چونکہ ان سب خطوط کے جواب دینا میرے لئے ناممکن ہے اس لئے آپ کے اس خط کے جواب میں آپ کے ساتھ ساتھ میں ان سب قارئین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے یہ خطوط لکھ کر میری حوصلہ افزائی کی بلکہ میرے اس خیال کی تصدیق بھی کی ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں ایمان کی روشنی نہ ہی کمزور پڑ سکتی ہے اور نہ بجھ سکتی ہے۔ یہ ناول واقعی جاسوسی ادب میں ایک نئے تجربے کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کی کامیابی نے اس موضوع پر مزید ناول لکھنے کی راہ بھی ہموار کر دی ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ ازل سے جاری خیر و شر کی اس آویزش کے مزید خفیہ گوشوں کی نقاب کشائی کر سکوں۔

چکوال سے فیصل لطیف صاحب لکھتے ہیں ۔" آپ کے ناول مجھے بہت پسند ہیں البتہ ایک بات آپ سے پوچھنی ہے کہ کیا واقعی ایسا میک اپ ہو سکتا ہے کہ جس سے شکل تبدیل ہو سکے۔ میں نے تو حقیقی زندگی میں کبھی ایسا میک اپ نہیں دیکھا"۔

محترم فیصل لطیف صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ محترم میک اپ کا فن تو اب اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ اس سے نہ صرف چہرے کے خدوخال تبدیل کئے جا سکتے ہیں بلکہ انسانی جسم کی ساخت کو بھی تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اس فن کے کامیاب مظاہرے بین الاقوامی کلاسیک اور آرٹ فلموں میں بکثرت دیکھنے میں آتے رہتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ہمارے ملک میں اس فن پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی لیکن بہرحال اس فن سے انکار ممکن نہیں ہے۔

کراچی سے سلیم شہزاد صاحب لکھتے ہیں ۔" آپ کے ناولوں کا طویل عرصہ سے پرستار ہوں آپ کے ناولوں میں سائنس کو سب سے زیادہ

اہمیت دی جاتی ہے لیکن ایک الجھن میرے ذہن میں ہے کہ عمران کو تو سائنس میں مہارت تامہ کا درجہ حاصل ہے لیکن سیکرٹ سروس کے باقی ارکان سائنس سے نابلد نظر آتے ہیں۔اس کی کیا وجہ ہے"؟

محترم سلیم شہزاد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ محترم سائنس ایک ایسا علم ہے جس میں مہارت حاصل کرنے کے لئے مسلسل مطالعے، مخصوص ذہنی رجحان اور بے پناہ ذہنی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ عمران میں یہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں اور پھر اس نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی حاصل کی ہوئی ہے اور یہ ڈگری صرف ایسا شخص ہی حاصل کر سکتا ہے جس کی دلچسپی سائنس میں صرف نصابی کتب تک ہی محدود نہیں ہوتی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دیگر ارکان میں چونکہ وہ خاص ذہنی رجحان نظر نہیں آتا جس کا حامل عمران ہے۔یہی وجہ ہے کہ آپ کو عمران کے مقابلے میں باقی ارکان اس علم سے نابلد محسوس ہوتے ہیں۔امید ہے اس وضاحت سے آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران ناشتہ سے فارغ ہو کر اخبارات کے مطالعے میں معروف تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی یکلخت بج اٹھی۔ عمران نے فون کی طرف دیکھے بغیر صرف ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔ کیونکہ وہ اس وقت ایک دلچسپ خبر کی تفصیلات پڑھنے میں معروف تھا۔اس لئے وہ اس سے توجہ نہ ہٹانا چاہتا تھا۔

"یس علی عمران بول رہا ہوں"......... عمران نے اخبار سے نظریں ہٹائے بغیر سنجیدہ سے لہجے میں کہا۔

"علی عمران ولد سر عبدالرحمان"........ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ غیر ملکی تھا اور عمران جواب سن کر بے اختیار چونک پڑا۔اس نے اخبار میز پر رکھ دیا۔

"صرف ولدیت سے کام چل جائے گا محترمہ یا قوم، عمر، شناختی کارڈ کا نمبر سب کچھ بتانا پڑے گا پھر جا کر نکاح نامہ مکمل ہو گا"۔ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"نکاح نامہ کیا مطلب۔ میرا نام سوزین ہے اور میں ایکریمیا سے آئی ہوں۔ مجھے علی عمران صاحب سے ملنا ہے۔ لیکن صرف اس علی عمران سے جن کے والد کا نام سر عبدالرحمان ہے۔ مجھے آپ کا فون نمبر تو دیا گیا تھا لیکن میں نے سوچا کہ اجنبی جگہ ہے اس لئے تسلی ضروری ہے"...... دوسری طرف سے محترمہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمارے ہاں تو رواج آپ سے الٹ ہے۔یہاں تو دولہا دلہن کے پاس جاتا ہے۔ سہرا باندھ کر جاتا ہے۔ ساتھ محلے والے رشتہ دار عزیز واقارب ہوتے ہیں تاکہ اگر دولہا راستے میں فرار ہونے لگے تو اسے پکڑا جاسکے۔ میرا مطلب ہے بطور باڈی گارڈ جاتے ہیں۔ پھر بینڈ باجا بھی ہوتا ہے۔ جو فل آواز سے موسیقی بجاتا اور ساتھ چلتا ہے۔ تاکہ دولہا کی آہ و فغاں سسکیاں اور کراہیں اس پر شور موسیقی میں دب کر رہ جائیں جب کہ آپ اتنی دور سے اکیلی آگئی ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے کہ فون کسی پاگل خانے سے جا ملا ہے۔ ہونہہ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"سلیمان۔ ارے جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"...... عمران نے رسیور رکھ کر زور سے چیختے ہوئے کہا۔

"اگر ہاف ناشتہ کر کے آپ کی آواز اتنی زوردار ہو سکتی ہے تو جب میں نے آپ کو فل ناشتہ دے دیا تو شاید پورا محلہ کان دبائے یہاں

سے بھاگ کھڑا ہو گا۔ اس لئے آئندہ آپ کو کوارٹر ناشتہ ملا کرے گا"...... سلیمان نے دروازے پر آکر منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فل ناشتہ۔ ہاف ناشتہ۔ کوارٹر ناشتہ کیا مطلب۔ ناشتہ تو ناشتہ ہی ہوتا ہے"...... عمران نے بڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ان اصطلاحات کو نہیں سمجھ سکتے۔ یہ ہم باورچیوں کی مخصوص اصطلاحات ہیں۔ اگر مالک تنخواہ پوری دے۔ ساتھ ہی بونس بھی دے اور جب بھی مانگو اور جتنا مانگو ایڈوانس بھی مل جاتا ہو۔ سودا سلف لانے کے بعد حساب کتاب کی چیکنگ بھی نہ کی جائے اور مہینے میں دس بارہ چھٹیاں کرنے پر ان چھٹیوں کا حساب بھی تنخواہ میں سے نہ کاٹا جائے اور تین ماہ بعد تنخواہ میں خود بخود اضافہ کر دیا جائے۔ باورچی جب میز پر کھانا لگا دے تو شوربے میں تیرتی ہوئی بوٹیوں کا حساب بھی نہ پوچھا جائے کہ آج گوشت تو تین کلو آیا تھا۔ لیکن پورے ڈونگے میں شوربا ہی شوربا ہے اور اس میں نمونے کے طور پر دو یا تین ایسی بوٹیاں جنہیں باورچی یا اس کے بیوی بچے پسند نہیں کرتے تیرتی پھر رہی ہیں تو باقی گوشت کہاں گیا وغیرہ وغیرہ۔ تو ایسے مالک کو فل ناشتہ دیا جاتا ہے۔ ایسا ناشتہ جس میں بطخ کے انڈے کی بجائے واقعی مرغی کا انڈہ ہوتا ہے۔ توس جلے ہوئے نہیں ہوتے۔ دودھ کی جھاگ کی بجائے واقعی مکھن ہوتا ہے۔ چاہے اس کی مقدار اتنی ہی کیوں نہ ہو کہ ایک توس پر بھی نہ لگ سکے۔ چینی دان میں چینی کے دانوں کی تعداد گن کر نہیں رکھی جاتی۔ دودھ والے مگ میں صرف سفید پانی

نہیں ہوتا۔ کسی حد تک واقعی دودھ کی آمیزش ہوتی ہے۔ قہوہ میں تازہ پتی کا ایک آدھ تنکا ضرور شامل ہوتا ہے۔ صرف سابقہ استعمال شدہ پتی ہی نہیں ڈالی جاتی۔ شہد کے نام پر اچھے گُڑ کا شیرہ پیش کیا جاتا ہے اس طرح یہ باورچی کی طرف سے اپنے اچھے مالک کے لئے فل ناشتہ بطور تحفہ ہوتا ہے اور ہاف ناشتہ ..... " سلیمان کی زبان عمران سے بھی زیادہ رواں ہو رہی تھی۔

"بس۔ بس۔ اتنا ہی کافی ہے۔ اگر یہ فل ناشتہ ہے تو پھر ہاف اور کوارٹر ناشتہ خود بخود سمجھ میں آجاتا ہے۔ لیکن کیا مطلب۔ یہ تم مجھے ہاف ناشتہ دینے اور آئندہ کوارٹر ناشتہ دو گے۔ کیوں۔ کیا میں اچھا مالک نہیں ہوں" ...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"آپ سرے سے مالک ہی نہیں ہیں۔ اچھے برے کا مسئلہ تو بعد میں آتا ہے" ...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا اب تم مجھے مالک ماننے سے بھی انکاری ہو چکے ہو۔ پھر مجھ سے تنخواہ کیوں مانگتے ہو" ...... عمران نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ تو حساب کتاب کی بات ہے اور بزرگ کہتے ہیں کہ حساب صاف اور سیدھا رکھنا چاہئے۔ باقی آپ سال بھر میں جتنا کماتے ہیں وہ میری ایک ماہ کی تنخواہ سے بھی کم ہے۔ اس لئے آپ مالک بن ہی نہیں سکتے" ...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر میں کیا ہوں" ...... عمران نے اور زیادہ آنکھیں نکالتے

ہوئے کہا۔

"مقروض۔ اور بزرگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مقروض کو ہر حال زندہ رہنا چاہئے۔ تاکہ اس سے قرضہ اگر وصول نہ بھی ہو سکے تو وصولی کا رعب تو اس پر ڈالا جا سکے" ...... سلیمان نے جواب دیا۔

"اچھا یہ بات ہے تو پھر میں آج کسی بزرگ سے جا کر کوئی وظیفہ پوچھ آتا ہوں۔ سنا ہے ایسے ایسے وظیفے اور دعائیں بزرگ بتاتے ہیں کہ جن کے پڑھتے ہی جس قدر بھی قرض ہو۔ فوراً ادا ہو جاتا ہے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ وظیفہ اور دعا میں بتا دیتا ہوں۔ وہ وظیفہ اور دعا یہ ہے کہ آدمی محنت کرے۔ زیادہ سے زیادہ کام کرے۔ تاکہ اس کی آمدنی میں اضافہ ہو سکے۔ اپنے اخراجات کو کم سے کم حد پر لے آئے۔ پھر قرضہ واقعی اتر جاتا ہے۔ لیکن آپ تو گذشتہ کئی دنوں سے فلیٹ سے ہی باہر نہیں نکلے۔ اخباروں کے بنڈل سامنے رکھے بس بیٹھے پڑھتے ہی رہتے ہیں۔ یہ اخباریں قیمتاً آتی ہیں اسی طرح آمدنی صفر اور خرچہ بڑھ جاتا ہے۔ پھر قرضہ کیسے اترے گا" ...... سلیمان نے بڑے انداز میں کہا۔

"لیکن یہ تو بڑا طویل کام ہے۔ کوئی شارٹ کٹ بتاؤ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر کسی جاں بلب بوڑھی بیوہ سے شادی کر لیں۔ ایسی بیوہ جس کے بینک دولت سے بھرے پڑے ہوں اور آپ کے علاوہ اس کا کوئی حصہ دار نہ ہو۔ پھر اس بیوہ کے سرہانے بیٹھ کر اس کے مرنے کی

دعائیں مانگیں شاید کہ بہار آجائے"........ سلیمان نے فوراً ہی شارٹ کٹ بتاتے ہوئے کہا۔

"اس شارٹ کٹ میں تین باتیں غلط ہیں۔ ایک بوڑھی دوسری بیوہ اور تیسری جاں بلب۔ کیا جوان نہیں مر سکتی۔ ضروری ہے کہ بوڑھی ہی مرے۔ دوسری بات بیوہ۔ کیا غیر شادی شدہ دولت مند نہیں ہو سکتی۔ یہ خیال اب پرانا ہو چکا ہے کہ صرف بیوہ ہی امیر ہوتی ہے۔ رہا مسئلہ جاں بلب ہونے کا۔ تو آج کل جس طرح کے طبی آلات اور طبی ماہرین آگئے ہیں۔ جاں بلب تو اکثر بچ جاتے ہیں اور جسے یہ آلات اور ماہرین صحت مند قرار دے دیتے ہیں وہ بعض اوقات پلک جھپکنے میں ہی راہی ملک عدم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جاں بلب ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔ چنانچہ اب یہ تمہاری ڈیوٹی ہے کہ اپنا قرضہ وصول کرنے کے لئے تم جوان، صحت مند اور غیر شادی شدہ دولت مند خاتون میرے لئے تلاش کرو"........... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نکالیئے رقم"........ سلیمان نے فوراً رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"رقم۔ کس بات کی رقم"........ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تو آپ کا کیا خیال ہے کہ میں گلے میں ڈھول ڈال کر گلی گلی اعلان کرتا پھروں گا اور اس طرح تلاش کروں گا اس محترمہ کو۔ ایسی کوئی نہیں۔ آج کل زمانہ بے حد ترقی کر چکا ہے۔ اب اس تلاش کے

لئے اخبارات میں اور ٹیلی ویژن پر اشتہارات دیئے جاتے ہیں۔ پوسٹر چھپوا کر دیواروں پر لگوائے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے بینر بازاروں اور سڑکوں پر لٹکائے جاتے ہیں کہ ایک انتہائی خوبرو، صحت مند، جوان، فلمی ہیرو سے بھی زیادہ چست، مالی طور پر انتہائی مستحکم باورچی کے نحیف و نزار، غریب، مفلس اور مقروض مالک کے لئے جوان، صحت مند اور غیر شادی شدہ انتہائی امیر خاتون کا رشتہ درکار ہے۔ مالک سے شادی کی صورت میں اسے لازماً اور فوراً فوت ہونا پڑے گا۔ تاکہ مالک اس کا وارث بن کر باورچی کا قرضہ اتار سکے۔ جب کہ باورچی سے شادی کی صورت میں ایسی کسی شرط کی پابندی نہیں ہے۔ بلکہ اسے سپر [illegible] لنچ اور ایک سو ایک ڈش پر مشتمل ڈنر بھی روزانہ کھانے کو ملے گا وغیرہ وغیرہ۔ اور ان سب اشتہارات کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے نکالئے رقم"........ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں سر کو پکڑ لیا

"یا اللہ........ تو بڑا رحیم و کریم ہے۔ تو چاہے تو بادشاہ کو فقیر اور فقیر کو بادشاہ بنا سکتا ہے۔ اس لئے مجھے باورچی اور سلیمان کو میری جگہ مالک بنا دے"........ عمران نے بڑے دردمندانہ لہجے میں دعا مانگتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ واقعی بڑا رحیم و کریم ہے۔ اس نے آپ کی دعا قبول کر لی ہے۔ اس لئے اٹھیے جایئے باورچی خانے میں اور اب آپ کی جگہ میں

بیٹھوں گا۔اب مجھے اس سے مطلب نہیں ہو گا کہ دودھ چینی، چائے کی
پتی، ڈبل روٹی، مکھن، شہد، دوپہر کے کھانے اور رات کے کھانے کے
لوازمات کہاں سے آتے ہیں، بجلی، گیس، فون اور پانی کے بل کیسے
بھرے جاتے ہیں۔مجھے تو بس آپ کی طرح ناشتہ، دوپہر کا کھانا، رات
کا کھانا، مہمانوں کی خاطر مدارت فوری ہونی چاہئے اور ہر آدھے گھنٹے
بعد گرم گرم چائے بھی میرے سامنے موجود ہونی چاہئے۔چلیئے آپ کی
دعا قبول ہو گئی ہے"........ سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"ارے ارے یہ تو دعا کی بجائے میں اپنے حق میں بددعا کر بیٹھا
ہوں۔اللہ تعالیٰ مجھے معافی دے دے۔بس میں ایسے ہی ٹھیک
ہوں"۔عمران نے فوراً ہی دونوں کانوں کو پکڑتے ہوئے کہا اور پھر
اس سے پہلے کہ سلیمان کوئی جواب دیتا۔کال بیل بج اٹھی۔

"ارے ایک تو تم باتیں بہت کرتے ہو۔میں نے تمہیں بلایا اس
لئے تھا کہ ایک محترمہ، خوب صورت اور دلکش آواز کی مالکہ کی فلیٹ
میں آمد متوقع ہے۔اس لئے تم پہلے جا کر دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور
اس کا شاندار انداز میں استقبال کرتے ہوئے اسے یہاں لے آؤ۔مگر
تم نے باتوں کا ایسا چرخہ چلا دیا کہ مجھے یاد ہی نہیں رہا۔جاؤ فوراً
محترمہ گھنٹی بجا رہی ہیں۔جاؤ اسے لے آؤ"........ عمران نے تیز تیز لہجے
میں کہا۔اسی لمحے ایک بار پھر کال بیل بجائی گئی۔

"محترمہ کو میں اپنے ساتھ باورچی خانے میں لے جاؤں گا۔آپ کا

مسئلہ تو صرف آواز تک ہی محدود ہے اور آواز آپ کو یہاں بیٹھے بیٹھے ہی
پہنچ جائے گی"........ سلیمان نے دروازے کو کراس کرتے ہوئے کہا
اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔فون سننے کے بعد اسے یقین تھا کہ
فون کرنے والی محترمہ اب خود فلیٹ میں تشریف لے آئے گی۔اس
لئے اس نے بڑے حتمی انداز میں سلیمان کو کہہ دیا تھا کہ دروازے پر
محترمہ پہنچ گئی ہے"۔اس کا استقبال کرو۔

"سس۔سلام بیگم صاحبہ"........ اچانک سلیمان کی بھیک
مانگتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا بہرے ہو گئے ہو۔گھنٹے بھر سے گھنٹی بجا رہی ہوں۔دروازہ
کھلتا ہی نہیں ہے۔ایک تو اس فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے میرا
سانس پھول جاتا ہے۔اوپر سے کھڑے سوکھتے رہو دروازہ کھلنے کے
انتظار میں۔کیوں"........ اماں بی کی انتہائی غصیلی اور پھنکارتی ہوئی
آواز سنائی دی۔

"بب بب بیگم صاحبہ چھوٹے صاحب نے منع کر دیا تھا۔اب بھی
میں زبردستی دروازہ کھولنے آیا ہوں"........ سلیمان نے اسی طرح
سہمے سہمے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب عمران نے منع کر دیا تھا دروازہ کھولنے سے کیوں۔کیا
اب ماں کی یہ حیثیت رہ گئی ہے کہ وہ بیٹے کے پاس آئے اور بیٹا دروازہ
ہی نہ کھولے سہیں"........ اماں بی کا پارہ اور اوپر کو چڑھ گیا تھا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں بڑی بیگم صاحبہ۔وہ قرضہ مانگنے والے

آتے ہیں ۔ اس لئے چھوٹے صاحب نے دروازہ نہ کھولنے کا کہا تھا"........ سلیمان بھلا کہاں باز رہنے والا تھا اور اسی دوران اماں بی سٹنگ روم کے دروازے پر پہنچ گئی تھیں۔

" اماں بی آپ ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ اماں بی کیسے آنا ہوا ۔ خیریت"........ عمران نے جلدی سے اٹھ کر استقبال کے لئے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی نیاز مندانہ لہجے میں کہا۔

" وعلیکم السلام ۔ کیوں ۔ کیا ماں کا بیٹے کے پاس آنا منع ہے اور یہ قرض دار کون ہیں ۔ کیوں لیتا رہتا ہے تو ان سے قرضہ ۔ بول" ۔ اماں بی کا پارہ اسی طرح چڑھا ہوا تھا۔

" اماں بی سلیمان بڑا چٹورہ ہے ۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں چلتا نجانے کیا کیا ادھار لے کر کھاتا رہتا ہے ۔ کل ایک قلفی والا آگیا کہ سلیمان نے اس سے ایک ہفتے میں ایک ہزار قلفیاں ادھار لے کر کھائی ہیں ۔ پرسوں ایک چاٹ بیچنے والا آگیا اس کا بھی دس ہزار روپے ادھار تھا ۔ اس سے پہلے ایک گنڈیریاں بیچنے والا پہاڑ جتنی گنڈیریوں کی قیمت لینے آگیا ۔ اب کیا کیا بتاؤں اماں بی"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ تو یہ بات ہے ۔ یہ واقعی چٹورہ ہے ۔ بچپن میں بھی اس کی یہی عادت تھی لیکن اب تو یہ جوان ہو گیا ہے ۔ اب یہ کیوں ایسا کرتا ہے ۔ کھاتا خود ہے اور نام میرے بیٹے کا لیتا ہے ۔ کہاں ہے وہ بلاؤ اسے میں آج اس سے پوچھتی ہوں کہ اس نے کیا تماشہ بنا رکھا ہے"........ اماں

بی نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا ۔ ان کا سرخ وسفید چہرہ غصے کی شدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ نظر آنے لگ گیا تھا۔

" میں نے اسے سمجھا دیا ہے اماں بی اور اس نے کان پکڑ کر زمین پر ناک سے سات لکیریں نکالی ہیں کہ آئندہ وہ ایسا نہیں کرے گا" ۔ عمران نے ماں کے غصے کو دیکھتے ہوئے کہا ۔ کیونکہ اماں بی بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں اور ان کے چہرے کا رنگ جس قدر تیزی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا اس سے عمران کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں ان کا بلڈ پریشر نہ ہائی ہو جائے اس لئے اس نے فوراً ہی بات بناتے ہوئے کہا اور اسی لمحے سلیمان ہاتھ میں ٹرے پکڑے جس پر دودھ کا بھرا ہوا گلاس رکھا ہوا تھا آ گیا۔

" یہ لیجئے بیگم صاحبہ ۔ خالص دودھ ہے اور میں نے اسے ہلکی آنچ پر پکایا ہے"....... سلیمان نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ اچھا"...... اماں بی نے خوش ہوتے ہوئے کہا کیونکہ ہلکی آنچ پر پکا ہوا خالص دودھ ان کا سب سے پسندیدہ مشروب تھا اور سلیمان جانتا تھا کہ ایسا دودھ پیش کرنے پر بڑی بیگم صاحبہ باقی سب کچھ بھول جائیں گی اور واقعی اماں بی نے جب مزے لے لے کر دودھ کا گلاس ختم کیا تو ان کا چہرہ نارمل ہو چکا تھا اور وہ سب باتیں بھول چکی تھیں ۔

" ارے ہاں یہ ایک تو نجانے میری یادداشت کو کیا ہو گیا ہے ۔ میں یہاں آئی تھی تمہیں ساتھ لے جانے کے لئے اور آ کر یہاں بیٹھ گئی" ۔ اماں بی نے چونک کر کہا۔

"کہاں جانا ہے اماں بی" .... عمران نے پوچھا۔

"وہ ہمارے ہمسائے میں شیخ حق نواز رہتے ہیں۔ ان کی والدہ فوت ہو گئی ہیں۔ ان کا چہلم ہے۔ اس لئے سرائے شیخاں جانا ہے۔ تمہارے ڈیڈی قل خوانی پر ہو آئے تھے۔ اس لئے اب چہلم پر میں نے جانا ہے" .... اماں بی نے جواب دیا۔

"سرائے شیخاں۔ لیکن اماں بی وہ تو یہاں سے بہت دور ہے"۔ عمران نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا کار پر جانا ہے۔ پیدل تو نہیں جانا" .... اماں بی نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ کال بیل بج اٹھی۔

"ارے یہ کوئی قرض دار تو نہیں آگیا" .... اماں بی نے چونک کر کہا۔

"نہیں اماں بی کوئی ہمسایہ ہو گا۔ اکثر ہمسائے سلیمان سے کوئی نہ کوئی چیز مانگنے آجاتے ہیں۔ سلیمان تو بڑا کنجوس ہے۔ انکار کر دیتا ہے لیکن میں نے سلیمان کو کہا ہے کہ ہمسایوں کا بڑا حق ہوتا ہے۔ اس لئے انکار نہ کیا کرے" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا کرتے ہو بیٹے۔ واقعی ہمسایوں کا بڑا حق ہوتا ہے" .... اماں بی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب یہیں رہتے ہیں ناں" .... اچانک دروازے سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور آواز سن کر ہی عمران چونک پڑا۔ کیونکہ

یہ وہی آواز تھی جس نے صبح فون کیا تھا۔

"یہ عورتیں بھی آتی ہیں یہاں چیزیں مانگنے" .... اماں بی نے حیرت اور غصے کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں یہی عمران صاحب کا فلیٹ ہے اور ان کی والدہ محترمہ بھی تشریف رکھتی ہیں" .... سلیمان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سلیمان کی آواز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ جان بوجھ کر اب لطف لے رہا ہے۔

"کون ہے یہ۔ عمران بیٹے" .... اماں بی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ کمرے کے دروازے پر ایک ایکریمین لڑکی کھڑی نظر آئی۔ اس کے جسم پر انتہائی چست لباس تھا۔

"میرا نام سوزین ہے۔ میں ایکریمیا سے آئی ہوں" .... آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"تشریف رکھیے۔ یہ میری والدہ ہیں" .... عمران نے صرف سر کو جھٹکا دے کر سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ ویسے بھی عورتوں سے ہاتھ نہ ملایا کرتا تھا اور اب تو ویسے بھی اماں بی وہاں موجود تھیں۔ ہاتھ ملانا تو ایک طرف اگر اس کا ہاتھ ذرا سا بھی حرکت میں آجاتا تو اماں بی بغیر کسی کا لحاظ کیے اس کے سر پر جوتیوں کی بارش کر دیتیں۔

"کون ہو تم اور کیوں یہاں آئی ہو۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ

اس فلیٹ میں کوئی عورت نہیں رہتی ۔ پھر کیوں آ گئی ہو یہاں" ۔ اماں بی نے غصیلے لہجے میں سوزین سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" مجھے علی عمران ولد سر عبدالرحمان سے ملنا ہے ۔ میں نے صبح فون کیا تھا مگر وہ فون کال کسی پاگل خانے سے جا ملی ۔ اس لئے مجبوراً مجھے ان کی رہائش گاہ ڈھونڈنی پڑی" ۔ سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا وہ شاید اماں بی کی بات کا سرے سے مطلب ہی نہ سمجھ سکی تھی ۔ اس لئے ساتھ ہی وہ اماں بی کے ساتھ صوفے پر بیٹھنے لگی ۔

" اے لڑکی ادھر دوسرے صوفے پر بیٹھو" ...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا اور سوزین حیرت بھرے انداز میں اٹھ کر ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گئی ۔ عمران کے لئے صورت حال بڑی خطرناک ہو گئی تھی ۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس پوزیشن کو وہ کیسے ڈیل کرے اسے معلوم تھا کہ اماں بی ایسی لڑکیوں کے سخت خلاف ہیں ۔ ابھی تک نجانے وہ کس طرح اسے برداشت کر رہی تھیں اور کسی بھی وقت ان کا پارہ چڑھ سکتا تھا ۔

" آپ سر عبدالرحمان کے ہی بیٹے ہیں ناں" ...... سوزین نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" ہاں ہاں یہ عبدالرحمان کا ہی بیٹا ہے ۔ کیوں ۔ تمہیں کیا سرٹیفکیٹ چاہئے" ...... اماں بی نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا ۔

" آپ کو کس نے بھیجا ہے" ...... عمران نے سوزین سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" ٹرومین نے ۔ آپ جانتے ہیں ناں انہیں" ...... سوزین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پرس میں سے ایک لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا ۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا ۔ اس نے ہاٹ کافی کی ایک پیالی پلیٹ میں رکھی ہوئی تھی ۔ وہ کان دبائے اندر داخل ہوا اور اس نے خاموشی سے کافی کی پیالی سوزین کے سامنے رکھی اور اسی طرح خاموشی سے کان دبائے واپس چلا گیا ۔ عمران نے جلدی سے لفافہ کھولا اور اس میں موجود خط پڑھنے لگا ۔ یہ خط واقعی ٹرومین کی طرف سے تھا ۔ لیکن اس نے صرف اتنا لکھا تھا کہ سوزین کے مسئلے میں اس کی مدد کی جائے ۔

" آپ کہاں ٹھہری ہیں" ...... عمران نے خط کو واپس لفافے میں ڈالتے ہوئے کہا ۔

" ہوٹل شیرٹن میں ۔ کمرہ نمبر بارہ پہلی منزل ۔ بات یہ کہ مجھے یہاں" ...... سوزین نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا ۔

" معاف کیجئے ۔ آپ ہوٹل واپس جائیں ۔ میں اس وقت بے حد مصروف ہوں ۔ میں آپ سے وہاں ملوں گا پھر تفصیل سے بات ہو گی" ...... عمران نے اس کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا ۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت اس پوزیشن سے جان چھڑانے کے درپے ہے ۔

" ہاں اس وقت یہ میرے ساتھ شیخ حق نواز کی والدہ کے جہلم میں سرائے شیخاں جا رہا ہے" ...... اماں بی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی فطرت کے عین مطابق پوری بات بتاتے ہوئے کہا ۔

"لیکن میرا مسئلہ تو انتہائی اہم اور فوری نوعیت کا ہے"۔ سوزین نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہیں۔ کیا مطلب کسی کی غمی میں شریک ہونے سے زیادہ تمہارا مسئلہ اہم ہے۔ لیکن یہ بتاؤ کہ آخر تمہارے مسئلے کا میرے بیٹے سے کیا تعلق ہے اور تم یوں منہ اٹھائے کیوں چلی آئی ہو۔ اپنا لباس دیکھا ہے تمہیں شرم نہیں آتی اس لباس میں مردوں کے سامنے آتے ہوئے۔ تم عورت ہو اور شرم و حیا عورت کا زیور ہوتا ہے"۔ اماں بی آہستہ آہستہ اپنے اصل موڈ میں آتی جا رہی تھیں۔

"مس سوزین آئیے میرے ساتھ۔ اماں بی کا مسئلہ اہم ہے۔ اس لئے میں آپ کو دروازے پر چھوڑ آؤں۔ آخر آپ مہمان ہیں اور مہمان کی عزت ہم پر فرض ہے۔ آئیے"...... عمران نے صورت حال کو بگڑتے دیکھ کر کہا اور سوزین منہ بناتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہاں ہاں باہر چھوڑ آؤ اسے نجانے کیسی عورتیں رہتی ہیں ان نامراد موئے کافر ملکوں میں۔ نہ شرم، نہ حیا، نہ عزت، نہ غیرت، جانوروں سے بھی بدتر ہیں"...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران سوزین کو ساتھ لئے باہر راہداری میں آگیا۔

"مس سوزین ناراض نہ ہوں۔ اس وقت اماں بی کی موجودگی میں آپ سے کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ آپ پلیز اپنے ہوٹل واپس جائیں میں تھوڑی دیر بعد وہیں آجاؤں گا۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... عمران نے دروازے پر پہنچ کر سوزین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ لیکن آپ آئیے ضرور۔ ایسا نہ ہو کہ دشمن مجھ تک پہنچ جائیں اور میں ماری جاؤں"...... سوزین نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں میں پہنچ جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور پھر سوزین کو نیچے سڑک پر چھوڑ کر وہ تیزی سے مڑا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس جہلم میں جانے سے کیسے جان چھڑائے کیونکہ سرائے شیخاں تو یہاں سے تقریباً ساڑھے تین سو کلو میٹر دور ایک چھوٹا سا شہر تھا اور پھر تھا بھی مین روڈ سے ہٹ کر اور چونکہ عمران ان لوگوں کو سرے سے جانتا تک نہیں تھا اس لئے اس کے لئے تو وہاں جانا سوائے بوریت کے اور کچھ نہ تھا۔ اور پہلے تو شاید وہ چلا بھی جاتا لیکن ٹرومین کے خط اور سوزین کی یہ بات کہ اس کی جان خطرے میں ہے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ کوئی انتہائی اہم مسئلہ ہی ہو سکتا ہے۔ تب ہی ٹرومین نے اسے باقاعدہ خط دے کر بھیجا ہے۔ اس لئے اب تو اس کے جانے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ لیکن اب اماں بی کو کس طرح ٹالا جائے یہ اس سے بھی زیادہ مشکل مسئلہ تھا۔ لیکن سٹنگ روم میں واپس جاتے جاتے اسے ایک ترکیب سوجھ ہی گئی۔

"چلی گئی وہ پر کٹی کبوتری"...... اماں بی نے اس کے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ آئندہ ادھر کا رخ نہ کرے۔ ورنہ اماں بی جوتیوں سے کھوپڑی توڑ دیں گی"...... عمران نے اماں بی کے قدموں میں قالین پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا کیا۔اور سنو تم بھی خیال رکھا کرو۔ان کافر میموں سے مت ملا جلا کرو۔ تم منتوں مُرادوں کے بچے ہو۔اور ان موئے کافروں کی نظریں ہی کالی ہوتی ہیں"...... اماں بی نے کہا۔

"بالکل اماں بی...... آپ نے کبھی دیکھا ہے مجھے ان سے ملتے۔وہ خود ہی آجاتی ہیں اور میں تو انہیں دروازے سے ہی بھگا دیتا ہوں"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اماں بی نے خوش ہو کر سر ہلا دیا۔

"اچھا اب چلو۔اٹھو لباس بدل لو۔جلدی کرو مجھے پہلے ہی دیر ہو گئی ہے"...... اماں بی نے چونک کر کہا۔

"ٹھیک ہے اماں بی۔ابھی چلتے ہیں۔ارے اوہ۔آج تو صفر المظفر کی تین تاریخ ہے۔۔اوہ۔اوہ...... "عمران نے ایسے لہجے میں چونک کر کہا جیسے اسے اچانک خیال آگیا ہو۔

"صفر کی تین تاریخ۔کیا مطلب"...... اماں بی نے حیران ہو کر کہا۔

"اماں بی اسلامی مہینے صفر کی آج تین تاریخ ہے۔اور آپ نے تو خود بتایا تھا کہ صفر کی پہلی تیرہ تاریخوں میں جو کام کیا جائے پھر سارا سال وہی کام بار بار کرنا پڑتا ہے۔وہ آپ کیا کہتی ہیں ان دنوں کو ہاں تیرہ تیزی۔اور آج تین تاریخ ہے۔اگر آج آپ چہلم پر گئیں تو پھر تو سارا سال چہلموں اور قل خوانیوں پر جانا پڑے گا آپ کو"...... عمران نے اپنی ماں کی توہم پرستی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ تیرہ تیزی ہے آج کل۔اوہ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا اور خیال رہتا بھی کیسے۔پہلے تو ثریا ہوتی تھی گھر میں۔اس سے جنتری پڑھوایا کرتی تھیں۔تمہارے باپ سے بات کرو تو بس یہی کہہ دیتے ہیں کہ یہ سب جہالت ہے۔اوہ۔اوہ۔تو تیرہ تیزی ہے پھر تو میں نہیں جا سکتی۔ورنہ تو سارا سال مجھے ان غم کی محفلوں میں جانا پڑے گا۔اللہ معاف کرے۔اچھا ہوا تم نے بتا دیا۔ٹھیک ہے میں واپس جاتی ہوں"...... اماں بی نے فوراً ہی جانے سے انکار کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔اور عمران نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔

"آئیے اماں بی میں آپ کو کار تک چھوڑ آؤں"...... عمران نے کہا اور پھر واقعی اس نے اماں بی کو نیچے کھڑی ہوئی کار تک پہنچایا اور ڈرائیور کو کار واپس کوٹھی لے جانے کا کہہ کر وہ اس وقت واپس فلیٹ میں آیا جب کار آگے بڑھ گئی۔سٹنگ روم میں پہنچ کر اس نے رسیور اٹھایا اور ہوٹل شیرٹن کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس شیرٹن ہوٹل"...... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر بارہ پہلی منزل پر ایک محترمہ سوزین ٹھہری ہوئی ہیں ان سے بات کرائیے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بات کیجئے جناب"...... چند لمحوں بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو میں علی عمران ولد سر عبدالرحمان قوم پٹھان بول رہا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب میں سوزین بول رہی ہوں۔ میں آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔ پلیز ذرا جلدی آیئے"...... سوزین نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"آپ فون پر مختصر طور پر بتا دیں کہ مسئلہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ یہاں آ جائیں۔ فون پر تفصیل بتانا ممکن نہیں ہے عمران صاحب"...... سوزین نے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ لباس تبدیل کرنے کے بعد اس نے سلیمان کو دروازہ بند کرنے کے لئے کہا اور فلیٹ سے نیچے آکر اس نے گیراج سے کار نکالی اور ہوٹل شیرٹن کی طرف بڑھ گیا

سوزین واقعی اس کی منتظر تھی۔

"آپ کا بے حد شکریہ عمران صاحب"...... سوزین نے کہا۔

"آپ مجھے پوری تفصیل بتایئے اور سب سے پہلے تو یہ بتایئے کہ آپ کا ٹروین سے کیا تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب میرا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے"...... سوزین نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ اب حیرت سے سوزین کو دیکھ رہا تھا۔

"بلیک تھنڈر سے۔ کیا عہدہ ہے اس میں آپ کا"...... عمران نے

اس بار سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"میں ایکریمیا میں بلیک تھنڈر کے مفادات کی نگرانی کرنے والی تنظیم اسپائسو کے باس کی پرسنل سیکرٹری ہوں"...... سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ کی آمد کا مقصد"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو یقیناً معلوم ہوگا کہ ٹروین پہلے بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ تھا۔ لیکن پھر اس نے بلیک تھنڈر سے بغاوت کر دی۔ پہلے تو بلیک تھنڈر نے اس کے قتل کا حکم جاری کر دیا۔ لیکن پھر بعد میں یہ حکم واپس لے لیا گیا۔ میں اس زمانے سے ٹروین کی دوست ہوں جب اس کا تعلق بلیک تھنڈر سے تھا۔ اس کی بغاوت کے دوران ظاہر ہے میں اس سے نہ مل سکتی تھی لیکن جب اس کے قتل کا حکم واپس لے لیا گیا تو میں اس سے دوبارہ ملنے لگ گئی۔ باس کو بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ہدایت دی گئی کہ اس کی لائبریری میں موجود پاکیشیا فائل سپر ایجنٹ بیروفین کے پاس پہنچا دی جائے۔ چنانچہ باس نے پاکیشیا فائل بھجوا دی۔ میرا چونکہ پاکیشیا سے کوئی تعلق نہ تھا اس لئے میرے لئے اس ہدایت کو کوئی اہمیت نہ تھی۔ لیکن پھر میں ٹروین سے ملنے گئی تو وہاں اچانک باتوں باتوں میں اس ہدایت کا ذکر آ گیا۔ ٹروین یہ بات سن کر چونک پڑا۔ اس نے کہا کہ پاکیشیا سے اس کا گہرا تعلق ہے اس لئے وہ یہ جاننا چاہتا ہے کہ سپر ایجنٹ بیروفین کو کیوں پاکیشیا کی فائل دی گئی ہے۔ اس نے اس پتے کا کھوج لگانے کے لئے

کہا۔ جہاں یہ فائل باس نے بھجوائی تھی۔ ٹرومین کے کہنے پر میں نے
معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ فائل ایکریمیا کی ایک ریاست
ٹارجن میں واقع ایک کمرشل ادارے کے مینجر رابرٹ کو بھیجی گئی ہے
میں نے ٹرومین کو یہ بات بتادی۔ ٹرومین نے اس پر اطمینان کا اظہار
کیا۔ میں دوسرے روز اس سے ملنے گئی تو وہ غائب تھا۔ پھر وہ تین روز
بعد ملا تو اس نے بتایا کہ اس نے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ اس کے
مطابق رابرٹ نے یہ فائل کسی کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا
دارالحکومت میں واقع ایک کلب رین بو کے مالک کو بھجوادی ہے۔
اس دوران باس کو کسی طرح معلوم ہو گیا کہ میں نے معلومات
حاصل کی ہیں۔ چنانچہ اس نے مجھے پکڑ لیا اور ہیڈ کوارٹر سے میرے
متعلق ہدایات طلب کیں۔ اس دوران ٹرومین کو علم ہو گیا چنانچہ اس
نے مجھے باس کے قبضے سے نکال لیا۔ لیکن ٹرومین بھی جانتا تھا اور مجھے
بھی علم ہے کہ اب مجھے زندہ نہ چھوڑا جائے گا۔ چنانچہ ٹرومین نے
میرے چہرے پر میک اپ کیا۔ میرے لئے کاغذات تیار کرائے اور پھر
رقعہ دے کر اس نے مجھے آپ کے پاس یہاں بھیج دیا ہے۔ اس نے
آپ کا فون نمبر اور فلیٹ کا پتہ بھی لکھ کر دیا تھا۔ میں نے جب اس سے
کہا کہ اس نام کے تو کئی افراد ہو سکتے ہیں تو اس نے آپ کی ولدیت
بتائی تاکہ میں پہلے کنفرم کر لوں۔ لیکن جب میں جہاز میں یہاں آنے
کے لئے سوار ہوئی تو میں نے جہاز میں باس کے ایک آدمی کو بھی سوار
ہوتے دیکھا۔ وہ اس طرح جہاز میں سوار سب عورتوں کو دیکھ رہا تھا

جیسے اسے کسی خاص عورت کی تلاش ہو۔ میں خوفزدہ ہو گئی۔ لیکن وہ
مجھے ٹریس نہ کر سکا۔ یہاں ایئر پورٹ پر بھی وہ آدمی جس کا نام مارتھن
ہے مجھے نظر آیا لیکن پھر غائب ہو گیا۔ میں یہاں ہوٹل آ گئی ہوں۔ میں
نے آپ کو پہلے فون کیا اور پھر آپ کا فلیٹ تلاش کرتی ہوئی آپ کے
پاس پہنچی ہوں"...... سوزین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کو یہاں بھیجنے کا مقصد کیا ہے۔ کیا آپ مستقل طور پر
پاکیشیا میں رہنا چاہتی ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں
پوچھا۔

"نہیں میں یہاں ساری عمر کس طرح رہ سکتی ہوں۔ لیکن میں اب
ایکریمیا میں زندہ بھی نہیں رہ سکتی۔ بلیک تھنڈر کے قاتل میری
تلاش میں ہوں گے۔ وہ لامحالہ مجھے ڈھونڈ نکالیں گے اور پھر مجھے موت
سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ دراصل ٹرومین نے مجھے آپ کے پاس اس لئے
بھیجا ہے کہ اس کے کہنے کے مطابق آپ میک اپ کا کوئی ایسا طریقہ
جانتے ہیں۔ جسے کسی صورت بھی چیک نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے آپ
میرے چہرے پر وہی میک اپ کر دیں تاکہ مجھے بحیثیت میگی کوئی نہ
پہچان سکے اور یہاں زندہ رہ سکوں"...... سوزین نے کہا۔

"آپ کا اصل نام میگی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا پورا نام میگی سوزین ہے"...... سوزین نے جواب دیا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ یہ ہوٹل ہے یہاں تفصیل سے گفتگو نہیں ہو
سکتی۔ آپ میرے ساتھ چلیں"۔ عمران نے کہا۔

"کہاں آپ کے فلیٹ پر مگر وہاں آپ کی مدد"........ سوزین نے چونک کر کہا۔

"نہیں اس فلیٹ کے علاوہ بھی بہت سی جگہیں ہیں سنئیے"۔ عمران نے کہا اور سوزین اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران سوزین کو اپنی کار میں بٹھا کر رانا ہاؤس لے آیا۔

"اوہ یہ تو بہت عظیم اور شاندار بلڈنگ ہے"........ سوزین نے رانا ہاؤس کی عمارت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس میں رہنے والے بھی بہت عظیم اور شاندار لوگ ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو چھوٹا پھاٹک کھلا اور جوزف باہر آگیا۔

"اوہ باس آپ"...... جوزف نے عمران کو دیکھ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جلدی سے واپس مڑ گیا۔

"یہ۔یہ تو دیو لگتا ہے"........ سوزین نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اس کا نام جوزف ہے۔اور اس کا تعلق افریقہ کے ایک آدم خور قبیلے سے ہے۔یہ اس قبیلے کا پرنس ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آ۔آدم خور۔اوہ۔اوہ۔مگر"........ سوزین نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ارے ارے گھبراؤ نہیں۔اب یہ مہذب آدم خور بن چکا ہے۔

اب پرانے آدم خوروں کی طرح کچا نہیں کھاتا۔باقاعدہ پکاتا ہے۔نمک اور مصالحے ڈالتا ہے۔پھر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر چھری اور کانٹے سے کھاتا ہے"........ عمران نے جواب دیا تو سوزین کی حالت اور بھی غیر ہو گئی۔اس کا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔یوں لگتا تھا جیسے وہ ابھی بے ہوش ہو جائے گی۔

"ارے کیا ہوا۔میں تو اس کے قبیلے کی بات کر رہا تھا۔یہ تو اب آپ سے بھی زیادہ مہذب ہے۔گھبراؤ نہیں"........ عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔اسی لمحے بڑا پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔پورچ میں جیسے ہی اس نے کار روکی برآمدے میں کھڑا جوانا اتر کر کار کی طرف بڑھا۔

"یہ۔یہ دوسرا۔اوہ اوہ یہ کیسی جگہ ہے"........ سوزین جوانا کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اور زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"ارے یہ تو تمہارے ملک کا رہنے والا ہے۔اس کا نام جوانا ہے۔کسی زمانے میں دنیا کی سب سے معروف پیشہ ور قاتل تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن تھا۔لیکن اب اس نے سب کچھ چھوڑ دیا ہے"........ عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"بڑے دنوں بعد آپ کی آمد ہوئی ہے ماسٹر"........ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے تحفہ لے کر آیا ہوں۔خالصتاً ایکریمی تحفہ ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔اسی لمحے سوزین بھی کار سے اتر آئی تھی۔

"یہ کون ہے ماسٹر"...... جوانا نے حیرت بھرے انداز میں سوزین کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے کہا اور سوزین اس کے اس طرح دیکھنے پر پہلے سے بھی زیادہ خوفزدہ ہو گئی۔

"اس کا نام سوزین ہے۔ اور اس کا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ آؤ سوزین"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ سوزین خوفزدہ نظروں سے جوانا اور جوزف کو جو اس دوران پھاٹک بند کر کے پورچ میں پہنچ چکا تھا دیکھتے ہوئے لیکن عمران کے پیچھے سٹنگ روم میں پہنچ گئی۔

"بیٹھو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

"آرچر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں ٹرومین سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا تو ساتھ بیٹھی ہوئی سوزین ٹرومین کا نام سن کر چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"ہیلو ٹرومین بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سچے بھائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب سوزین پہنچ گئی ہے آپ کے پاس"...... دوسری

طرف سے ٹرومین نے پوچھا۔

"ہاں چونکہ تم نے اسے معہ ولدیت بھیجا تھا۔ اس لئے اماں بی سے ٹکراؤ ہو گیا۔ بڑی مشکل سے حالات کو کنٹرول کیا ہے ورنہ اماں بی سوزین کو تو جو کہتیں سو کہتیں میرے سر پر جوتیاں مار مار کر مجھے مجسم سوز ضرور بنا دیتیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ٹرومین نے بے اختیار قہقہہ لگایا۔

"ویری سوری عمران صاحب۔ اسے دراصل وہم تھا کہ چونکہ وہ پہلی بار جا رہی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ عمران نام کے اور بھی آدمی ہوں۔ اس لئے اس کے اس وہم کو دور کرنے کے لئے میں نے ولدیت بتا دی تھی۔ اس نے آپ کو اپنا مسئلہ تو بتا دیا ہو گا"...... ٹرومین نے کہا۔

"لیکن فیس کون دے گا۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں فون کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"فیس کس بات کی فیس"...... ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

"مستقل میک اپ کی۔ ویسے کیا ایکریمیا میں پلاسٹک سرجری نہ ہو سکتی تھی محترمہ کی۔ جو تم نے اسے یہاں اتنی دور بھیج دیا ہے۔ عمران کے لہجے میں ہلکی سی تلخی تھی۔

"میک اپ کی۔ پلاسٹک سرجری۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"۔ دوسری طرف سے ٹرومین کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار مڑ کر سوزین کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر عجیب سی طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

"پھر اس کا مسئلہ کیا ہے کس لئے بھیجا تھا اسے ذرا تفصیل سے بات کرو"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کو اس نے کیا بتایا ہے"...... ثروین کے لہجے میں حیرت تھی اور عمران نے مختصر طور پر اسے سوزین کی سنائی ہوئی باتیں بتا دیں

"اوہ۔ یہ کیا مطلب ہوا۔ سوزین کہاں ہے"...... ثروین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے ذرا فون دیں"...... ثروین نے کہا تو عمران نے رسیور سوزین کی طرف بڑھا دیا۔ لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف کی آواز واضح طور پر کمرے میں سنائی دے رہی تھی۔

"سوزین بول رہی ہوں"...... سوزین نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"یہ تم نے عمران صاحب کو کیا کہانی سنا دی ہے"...... ثروین کے لہجے میں تلخی تھی۔

"میں نے کوئی غلط بات نہیں کی ثروین۔ جو کچھ بتایا ہے وہ سو فیصد درست ہے"...... سوزین نے جواب دیا۔

"لیکن تم نے تو مجھے بتایا تھا کہ تمہارا بھائی طویل عرصہ سے گمشدہ ہے۔ اور تمہیں کسی ذریعے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اسے پاکیشیا دارالحکومت کے رین بو کلب میں دیکھا گیا ہے اور پھر وہ وہاں سے غائب ہو گیا ہے اور تم وہاں کسی ایسے شخص کی مدد حاصل کرنا چاہتی تھیں جو وہاں تمہارے گمشدہ بھائی کو تلاش کرا سکے"...... ثروین نے

تلخ لہجے میں کہا۔

"ہاں ایسا ہی ہے۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ میرا تعلق اسپائنسو سے ہے۔ اور جو کچھ میں نے فائل کے متعلق عمران صاحب کو بتایا ہے وہ بھی درست ہے۔ تم نے جب عمران کا نام لیا تو میرے ذہن میں فوراً اس عمران کا نام آگیا جس کا ذکر اکثر اسپائنسو کرتا رہتا ہے۔ وہ عمران صاحب کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ تم نے تو سفارشی خط لکھ دیا تھا۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ عمران صاحب جیسے معروف آدمی یقیناً مجھے ٹال جائیں گے۔ اس لئے میں نے انہیں اس فائل کے بارے میں معلومات مہیا کر دی ہیں۔ اس فائل میں کیا ہے یا اسے کیوں یہاں پاکیشیا سے بھیجا گیا ہے اس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ اس سے عمران صاحب کو کوئی فائدہ بھی پہنچتا ہے یا نہیں اس کا بھی مجھے کوئی علم نہیں ہے لیکن میں نے دیانت داری سے انہیں خفیہ معلومات مہیا کر دی ہیں تاکہ یہ میرے بھائی کے بارے میں میری بھرپور مدد کریں"...... سوزین نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"رسیور عمران صاحب کو دے دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سوزین نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہاں بچے صاحب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب سوزین نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے۔ اس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں تھا۔ اس نے تو مجھے وہی کچھ بتایا تھا جو میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ اس لئے اب آپ حالات کے مطابق جو کچھ بہتر

سمجھیں کر لیں"...... ٹرومین نے جواب دیا۔

"یہ تمہارا اہم قافیہ سر لنکنٹ کون ہے۔ کیا اس کے بارے میں تفصیلات تم جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بھی صرف اس کا نام سنا ہوا ہے۔ لیکن آپ کہیں تو میں یہاں اس بارے میں مزید تفصیلات حاصل کر دوں"...... ٹرومین نے کہا۔

"ہاں کچھ نہ کچھ تو معلوم ہونا ضروری ہے۔ تاکہ اس سے درست طور پر تعارف ہو سکے"..... عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہاں تو مس سوزین۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کے بھائی کا کیا مسئلہ ہے"...... عمران نے رسیور رکھ کر سوزین سے مخاطب ہو کر کہا

"کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہ تو میں نے صرف تم سے تعارف حاصل کرنے کے لئے ٹرومین کو ایک کہانی سنا دی تھی"...... سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"پھر تمہارا ایکریمیا سے یہاں آنے کا مقصد"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس میں تم سے ملنا چاہتی تھی۔ دو چار روز یہاں رہوں گی۔ یہاں کی سیر کروں گی اور پھر واپس چلی جاؤں گی۔ اگر تم مناسب سمجھو تو خود مجھے یہاں کی سیر کرا دو"...... سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو شاید فرصت نہ ملے۔ کیونکہ میں نے اماں بی کے ساتھ سرائے شیخاں جانا ہے اور وہاں شاید مجھے کچھ روز لگ جائیں البتہ میں

جوانا کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ تمہیں یہاں کی سیر کرا دے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوانا کو آواز دی۔

"یس ماسٹر"...... چند لمحوں بعد جوانا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ان سے ملو۔ ان کا نام میگی سوزین ہے۔ ان کا تعلق بھی ایکریمیا سے ہے۔ یہ وہاں کے ایک ادارے اسپائسو کے باس کی پرسنل سیکرٹری ہے اور اسپائسو ایکریمیا میں بلیک تھنڈر کے مفادات کی نگرانی کرتا ہے۔ یہ محترمہ ٹرومین کا رقعہ لے کر میرے پاس آئی ہیں۔ مقصد مجھ سے ملنا اور پاکیشیا کی سیر کرنا ہے۔ ہوٹل شیرٹن میں ٹھہری ہوئی ہیں۔ میں نے فوری طور پر باہر جانا ہے اس لئے میں تمہاری ڈیوٹی لگا رہا ہوں کہ تم اپنے سابقہ ہم ملک کو یہاں کی سیر کرا دو"۔ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے سوزین۔ اب تم جوانا کے ساتھ مل کر پروگرام بنا لو۔ مجھے اجازت"...... عمران نے کہا اور پھر کار لے کر وہ رانا ہاؤس سے نکلا تو بجائے اپنے فلیٹ میں جانے کے وہ سیدھا ہوٹل شیرٹن کی طرف بڑھ گیا۔ سوزین کے بارے میں وہ ذہنی طور پر خاصا الجھ گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اسے جوانا کے سپرد کر دیا تھا۔ وہ اب اس کے کمرے اور اس کے سامان کی مکمل تلاشی لینا چاہتا تھا۔ شیرٹن ہوٹل پہنچ کر اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سوزین کا

کرہ لاک تھا۔ لیکن ظاہر ہے عمران کے لئے اس قسم کا لاک کھولنا کوئی مسلہ نہ تھا۔ چنانچہ اس نے تار کی مدد سے لاک کھولا اور پھر کمرے میں داخل ہو کر اس نے دروازہ اندر سے بند کیا اور سیدھا وارڈروب کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں سوزین کا سامان ہو سکتا تھا۔ وارڈ روب میں صرف ایک بیگ موجود تھا۔ عمران نے بیگ اٹھایا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اسے کھولا اور اس کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن بیگ میں لباسوں کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ عمران نے تمام لباس باہر رکھے اور پھر بیگ کو اس طرح چیک کرنا شروع کر دیا کہ اگر اس کے کوئی خفیہ خانے ہوں تو وہ ظاہر ہو سکیں۔ لیکن بیگ بالکل سادہ سا تھا۔ البتہ سائیڈ کے ایک خانے سے اسے ایک چھوٹا سا کارڈ مل گیا۔ سفید رنگ کے اس کارڈ پر ایک سرخ رنگ کے چھوٹے سے پرندے کی تصویر تھی پرندہ ہوا میں اڑتا ہوا دکھایا گیا تھا اور اس پرندے کی چونچ میں ایک چھوٹا سا سانپ تھا۔ دو منہ والا سانپ۔ عمران نے کارڈ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے جیب میں رکھ کر اس نے کپڑے اسی ترتیب سے واپس بیگ میں رکھے اور پھر بیگ بند کر کے اسے الماری میں رکھ کر وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ وہ کارڈ پر بنی ہوئی تصویر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے یہ تصویر پہلے بھی کہیں دیکھی ہو۔ لیکن کوئی واضح بات اسے یاد نہ آ رہی تھی۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ یہاں سے سیدھا دانش منزل جائے گا اور وہاں اس تصویر کے بارے میں چیکنگ کرے گا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد

ں کی کار ہوٹل شیرٹن سے نکل کر دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں آرام کرسی پر نیم دراز ایک درمیانے قد اور چھریرے جسم کا نوجوان جو آنکھیں بند کیے بیٹھا ہوا تھا چونک کر سیدھا ہو گیا۔ یہ غیر ملکی تھا جب کہ دروازے پر کھڑا نوجوان بھی غیر ملکی تھا۔

"اوہ کیا رپورٹ ہے۔ وانز"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے چونک کر کہا۔

"آپ کی پلاننگ سو فیصد درست ثابت ہوئی ہے۔ باس"۔ آنے والے نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرسی پر بیٹھے ہوئے نوجوان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ طاری ہو گئی۔

"اچھا کیسے"...... باس نے پوچھا۔

"آیئے خود دیکھ لیجئے"...... وانز نے کہا اور کرسی پر بیٹھا ہوا نوجوان مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ کمرے کے باہر ایک راہداری تھی جس کے

دائیں ہاتھ پر آخر میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں وہ دونوں سیڑھیاں اتر کر ایک بڑے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک دیوار کے ساتھ ایک مشین نصب تھی۔ مشین پر ایک سکرین روشن تھی اور بے شمار بلب جل بجھ رہے تھے۔ سکرین پر صرف مختلف ہندسے تیزی سے جلتے اور بجھتے دکھائی دے رہے تھے۔ مشین کے پاس ایک آدمی موجود تھا

"کیا پوزیشن ہے راگر۔ وانز تو کہہ رہا ہے کہ میری پلاننگ درست ثابت ہوئی ہے"...... باس نے مشین کے پاس کھڑے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ پلاننگ درست ثابت ہو گی۔ آج تک پہلے کبھی بیروفین کی پلاننگ غلط ثابت نہیں ہوئی تو آج کیسے ہو سکتی تھی"...... راگر نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا اور باس جو بیروفین تھا مسکرا دیا۔

"ذرا مجھے بھی تو دکھاؤ کیا ہوا ہے"...... بیروفین نے کہا اور ایک طرف رکھی ہوئی کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔ دوسری کرسی پر اس کے ساتھ آنے والا وانز بیٹھ گیا جب کہ راگر نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ کافی دیر بعد جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو سکرین پر ایک جھماکا سا ہوا اور سکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا جس میں ایک صوفے پر ایک بھاری بدن اور پر نور چہرے والی خاتون بیٹھی ہوئی تھی۔ جب کہ اس کے ساتھ والے صوفے پر ایک نوجوان لڑکی تھی اور سامنے کرسی پر ایک نوجوان بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

" یہ عمران کا فلیٹ ہے باس ۔ یہ بھاری بدن کی خاتون عمران کی والدہ ہے ۔اس کے ساتھ سوزین بیٹھی ہوئی ہے اور سامنے عمران بیٹھا ہے "...... وانز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور بیروفین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد یکلخت جھماکے سے منظر ایک بار پھر بدلا اور اب ایک کمرے کا منظر ابھر آیا جس میں صرف سوزین اور عمران موجود تھے۔

" یہ ہوٹل شیرٹن کا کمرہ نمبر بارہ ہے جہاں سوزین ٹھہری ہوئی ہے "...... وانز نے کمنٹری کرنے کے سے انداز میں کہا اور بیروفین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد منظر ایک بار پھر بدلا اور اب منظر میں ایک کار نظر آرہی تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران اور سائیڈ سیٹ پر سوزین بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر جھماکے سے ایک بار پھر منظر بدل گیا۔ یہ ایک خاصے بڑے کمرے کا منظر تھا۔ جس کا فرنیچر اور اسے سجانے کے انداز سے معلوم ہو رہا تھا کہ یہ سٹنگ روم ہے ۔یہاں بھی عمران اور سوزین موجود تھے اور عمران فون کا رسیور کان سے لگائے کسی سے باتوں میں مصروف تھا۔ چند لمحوں بعد منظر ایک بار پھر بدلا اور اس بار ہوٹل کے کمرے میں اکیلا عمران نظر آ رہا تھا جو ہاتھ میں ایک چھوٹا سا کارڈ اٹھائے اسے غور سے دیکھ رہا تھا اور یہ منظر دیکھتے ہی بروفین یکلخت سیدھا ہو کر بیٹھ گیا ۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی ۔ عمران نے کارڈ جیب میں ڈالا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے بیگ میں ساتھ پڑے ہوئے لباس رکھنے شروع کر دیئے ۔ بیگ بند کر کے اس نے الماری میں رکھا اور پھر

الماری بند کر کے وہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب منظر مسلسل نظر آرہا تھا اور بیروفین یہ سارا منظر بغور دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کار میں بیٹھا نظر آیا ۔ اور کار سڑک پر دوڑ رہی تھی ۔ بیروفین خاموش بیٹھا دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک قلعہ نما عمارت کے بڑے سے گیٹ کے سامنے جاکر رک گئی ۔ عمران نے کار سے نیچے اتر کر کال بیل بجائی اور چند لمحوں بعد پھاٹک کھلتا دکھائی دیا ۔ عمران دوبارہ کار میں بیٹھ گیا تھا۔ اور پھر کار اس بڑے پھاٹک سے گزرتی ہوئی آگے بڑھ گئی ۔وسیع وعریض صحن کے آگے ایک لمبا سا برآمدہ تھا۔ اور اس برآمدے میں کئی کمروں کے دروازے نظر آرہے تھے ۔ عمران نے کار برآمدے کے قریب روکی اور نیچے اتر کر وہ برآمدے کی طرف بڑھ گیا برآمدہ کراس کر کے وہ ایک کمرے میں داخل ہوا تو وہاں موجود ایک بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا عمران کے ہی قدوقامت اور جسامت کا نوجوان اس طرح اٹھ کھڑا ہوا۔ جیسے عمران کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا ہو ۔ عمران نے کھڑے کھڑے اس سے کچھ کہا اور پھر وہ اندرونی طرف ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس دروازے کی دوسری طرف ایک طویل راہداری تھی ۔ راہداری کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جسے کھول کر عمران جب دوسری طرف گیا تو بروفین بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ ایک وسیع وعریض اور شاندار لائبریری تھی ۔ جس کی الماریوں میں بے شمار کتابیں بھری ہوئی نظر آرہی تھیں ۔ عمران ایک الماری کی طرف بڑھا اور اس نے الماری میں موجود ایک

نکالی اور اسے اٹھا کر وہ میز پر بیٹھ گیا۔ اس نے فائل کھولی اور اس کے ورق پلٹنے لگا۔

"اس عمارت کا نقشہ اور اس میں موجود حفاظتی اقدامات کی کیا تفصیل ہے"........ بیروفین نے پوچھا۔

"سکرین آف کر دوں"........ راگر نے پوچھا۔

"ہاں بعد میں دیکھ لیں گے"........ بیروفین نے کہا اور راگر نے مشین کے مختلف بٹن دبائے تو سکرین ایک جھماکے سے آف ہو گئی چند لمحوں بعد راگر نے ایک بٹن دبایا تو مشین کے نچلے حصے سے ایک بڑا سا کاغذ کرر کی آواز سے باہر نکلنے لگا۔ کافی دیر تک کاغذ باہر نکلتا رہا۔ پھر کھٹاک کی آواز کے ساتھ مشین بند ہو گئی تو راگر نے جھک کر اس کاغذ کو باقی حصے سے علیحدہ کیا اور پھر کاغذ اس نے بیروفین کی طرف بڑھا دیا۔

"آؤ اب اسے چیک کر لیں ویسے میرا خیال ہے کہ یہی عمارت ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے"........ بیروفین نے کاغذ ہاتھ میں پکڑ کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ ہیڈ کوارٹر ہے باس تو پھر یہ عمران کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہے کہ وہاں موجود آدمی اس کا احترام کر رہا ہے اور وہ اطمینان سے وہاں کام کر رہا ہے"........ وانز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں عمران سیکرٹ سروس کا چیف تو ایک طرف بذات خود

سیکرٹ سروس کا ممبر تک نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو اسے اپنا نمائندہ خصوصی بنا کر ہر جگہ بھیجتا ہے۔ اور شاید اسی لئے عمارت میں موجود اس کا انچارج اس کا احترام کر رہا تھا اور عمران بھی آزادی سے اس عمارت میں کام کرتا پھر رہا ہے"۔

بیروفین نے ایک سائیڈ میں بنے ہوئے شیشے کے کیبن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جب کہ وانز اور راگر دونوں اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ کیبن کا دروازہ کھول کر وہ یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ البتہ اس کی ایک دیوار پر بہت سکرین بنی ہوئی تھی اور نیچے ایک ٹیبل کی صورت میں مشین موجود تھی۔ سکرین پوری دیوار پر پھیلی تھی۔

"یہ لو راگر اسے ڈالو اس میں"........ بیروفین نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ راگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود وہ ایک کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ دوسری کرسی پر وانز بیٹھا جب کہ راگر نے کاغذ سکرین کے نیچے موجود مشین کے ایک خانے میں ڈالا اور مشین کے کئی بٹن دبا دیئے۔ کاغذ مشین کے اندر آہستہ آہستہ غائب ہو گیا اور پھر پوری سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس کے ایک حصے پر ایک عمارت کا پیچیدہ سا نقشہ ابھر آیا جب کہ دوسرے حصے پر تحریریں اور حروف بے شمار قطاروں کی صورت میں ٹائپ ہوتے نظر آ رہے تھے۔

"تو یہ ہے اس عمارت کا نقشہ۔ بڑی وسیع اور پیچیدہ سی عمارت ہے"........ بیروفین نے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور وانز اور

راگر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
"سپیشل ریز کراسنگ آن کر دو اگر ہماری مطلوبہ فائل اس عمارت میں ہے تو پھر لامحالہ یہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے"۔ بیروفین نے کہا تو راگر نے جھک کر مشین کے نچلے حصے پر موجود یکے بعد دیگرے کئی بٹن دبانے شروع کر دیئے دوسرے لمحے سکرین پر موجود نقشے کے تقریباً درمیان میں سرخ رنگ کا ایک نقطہ جلنے بجھنے لگا اور اس نقطے کو دیکھتے ہی بیروفین بے اختیار اچھل کھڑا ہو گیا

"اوہ اوہ۔ یہی ہے ہیڈ کوارٹر۔ یہی ہے۔ ویری گڈ۔ راگر اب اس کے خفیہ راستوں کی چیکنگ کرو۔ خاص طور پر اس فائل روم تک میں آج رات ہی اس فائل کی کاپی حاصل کر لینا چاہتا ہوں"۔ بیروفین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... راگر نے کہا اور تیزی سے اس نے مشین کے کئی بٹن دبانے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد ایک سرخ لکیر سی عمارت کی عقبی طرف سے شروع ہو کر ٹیڑھے میڑھے انداز میں آگے بڑھتی ہوئی اس جلتے بجھتے نقطے سے جا کر مل گئی۔

"بہت خوب۔ اب چیک کرو کہ اس عمارت کے حفاظتی اقدامات کو کس مشین سے وقتی طور پر آف کیا جا سکتا ہے"...... بیروفین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو راگر ایک بار پھر جھک کر مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیدھا ہوا تو سکرین کے اس حصے پر جس پر تحریریں اور حروف آ رہے تھے۔ اس حصے

کے نیچے سرخ رنگ کی ایک تحریر ابھر آئی۔

"اوہ تھری زون سپیشل آر سکس مشین سے یہ سارا حفاظتی نظام آف ہو جائے گا"...... راگر نے اس تحریر کو پڑھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس ہے یا منگوانی پڑے گی"...... بیروفین نے بے تاب سے لہجے میں پوچھا۔

"موجود ہے باس میں ہر ٹائپ کی مشین ساتھ لے آیا تھا"۔ راگر نے جواب دیا۔

"ویری گڈ...... تو پھر تیاری کرو سارا نقشہ راستہ سب کچھ اچھی طرح چیک کر لو۔ وہاں داخل ہونے اور واپس بحفاظت آنے کی تمام تر ذمہ داری تمہاری ہو گی"...... بیروفین نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"باس آپ فکر نہ کریں سب ٹھیک ہو جائے گا میں شام کو جا کر ویسے بھی اس عمارت کا چکر لگا آؤں گا"...... راگر نے کہا تو بیروفین نے اثبات میں سر ہلایا اور کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ رانز اس کے پیچھے تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں بیرفین پہلے بیٹھا ہوا تھا۔

"باس آپ نے آخر کیا سوچ کر اس قدر پیچیدہ پلاننگ کی تھی اور پلاننگ سو فیصد کامیاب بھی رہی جب کہ مجھے تو سرے سے اس پلاننگ کی سمجھ ہی نہ آئی تھی"...... رانز نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم اس شیطان عمران کی نفسیات سے واقف نہیں ہو۔ جب کہ

میں نے اس کی نفسیات کا بغور مطالعہ کیا ہے اور اسی نفسیات کو سامنے رکھ کر میں نے یہ پلاننگ کی تھی اور تم نے دیکھا کہ ہمیشہ کی طرح اب بھی میری پلاننگ سو فیصد کامیاب رہی ہے"........ بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیسی نفسیات باس ۔ ویسے کیا یہ ضروری تھا کہ عمران اس ریڈ کارڈ کو حاصل کرتا ۔ اسے لے کر اس ہیڈ کوارٹر میں جاتا یہی بات میری سمجھ میں نہیں آئی"........ وانز نے کہا۔

" دیکھو عمران ذہنی طور پر انتہائی ہوشیار آدمی ہے ۔ وہ اس طرح نہیں سوچتا جس طرح عام آدمی سوچتا ہے ۔ بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کے سامنے جب ایم ڈی فائل کی کاپی حاصل کرنے کا مشن آیا تو وہ پریشان ہو گئے کہ اسے کس طرح حاصل کیا جائے کیونکہ ایک تو یہ فائل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں محفوظ ہے ۔ دوسری بات یہ کہ ہیڈ کوارٹر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بارے میں پتہ بھی نہ لگنے دینا چاہتا تھا ۔ کیونکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم ہو جاتا تو پھر اس فائل کا حصول ناممکن ہو جاتا ۔ لیکن فائل کا حصول بھی ان کے لئے ضروری تھا کیونکہ اس فائل میں ایک سائنسی فارمولا موجود ہے جس کے بغیر ان کی کسی لیبارٹری میں کام آگے نہ بڑھ سکتا تھا ۔ چنانچہ ہیڈ کوارٹر نے کافی سوچ بچار کے بعد یہ مشن مجھے سونپنے کا فیصلہ کیا ۔ جب سیکشن ہیڈ کوارٹر میں مجھے کال کیا گیا تو مجھے اس مشن کے بارے میں بریف کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے چیف اور اس کے ارکان کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کون ہیں اور انہیں تلاش بھی میں نے نہیں کرنا تھا ۔ کیونکہ ہیڈ کوارٹر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علم میں لائے بغیر فائل حاصل کرنا چاہتا تھا ۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی کسی کو علم نہ تھا کہ وہ کہاں ہے ۔ اس کو عام طریقے سے تلاش کرنے سے بھی منع کر دیا گیا تھا ۔ البتہ یہ بتایا گیا کہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پراسرار چیف ایکسٹو کا نمائندہ خصوصی ہے ۔ وہ یقیناً اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہو گا ۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی بتا دیا گیا کہ اس فائل کے حصول کا علم اس عمران کو بھی نہ ہونا چاہئے اور فائل بھی میں نے ہر حالت میں حاصل کرنی ہے ۔ اس طرح ایک لحاظ سے یہ مشن ایک ناممکن مشن بن چکا تھا ۔ لیکن تم جانتے ہو کہ بیروفین سپر ایجنٹ ہے ہی اسی لئے کہ وہ ناممکن کو ممکن بنانا جانتا ہے ۔ چنانچہ میں نے اس مشن کو چیلنج سمجھ کر لے لیا ۔ پھر میں نے اپنے طور پر معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ بلیک تھنڈر کے سابقہ سپر ایجنٹ ٹرومین سے عمران کے خاصے گہرے تعلقات ہیں ۔ عمران کی فائل کا بھی میں نے تفصیل سے اور انتہائی گہرائی سے مطالعہ کیا ۔ ان ساری باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آخر کار میں نے یہ پلاننگ ترتیب دی ۔ یہ درست ہے کہ اس پلاننگ کو کامیاب بنانے میں سوزین نے بنیادی کردار ادا کیا ہے ۔ سوزین کی صلاحیتوں کا مجھے علم تھا اور جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ سوزین ٹرومین کی

گہری دوست ہے تو میں سمجھ گیا کہ سوزین کے ذریعے یہ مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے ۔ چنانچہ میں نے سوزین کو بلایا اور پھر ہم دونوں نے مل کر ساری پلاننگ سیٹ کی ۔ اصل مسئلہ یہ تھا کہ سوزین آخر کس طرح عمران سے تعارف حاصل کرے ۔ عمران سیکرٹ ایجنٹ ہونے کی وجہ سے انتہائی شکی ذہن کا مالک ہے ۔ اگر سوزین براہ راست بغیر کسی خاص مقصد کے اس سے جا ٹکراتی تو وہ شک میں پڑ جاتا ۔ اس لئے یہ طے ہوا کہ سوزین ٹرومین کا سفارشی خط لے کر عمران سے ملے ۔ چنانچہ سوزین نے ٹرومین کو ایک کہانی سنائی کہ اس کا بھائی طویل عرصہ پہلے گم ہو گیا ہے اور پاکیشیا کے دارالحکومت کے ایک کلب رین بو کلب میں اسے دیکھا گیا ہے لیکن پھر غائب ہو گیا ہے اور اب سوزین اپنے بھائی کو تلاش کرنے پاکیشیا جانا چاہتی ہے ۔ ٹرومین چونکہ کئی بار پاکیشیا گیا ہے ۔ اس لئے وہ اسے کسی ایسے آدمی کے نام خط دے دے جو اس تلاش میں سوزین کی مدد کر سکے ۔ توقع کے عین مطابق ٹرومین نے عمران کے نام خط دے دیا ۔ اور سوزین خط لے کر پاکیشیا پہنچ گئی میں نے اس کے بیگ کے ایک خانے میں ریز کارڈ رکھ دیا ۔ سوزین جا کر عمران سے ملی اور پھر عمران اس کے پاس ہوٹل میں گیا تو سوزین نے اسے ذہنی طور پر الجھانے اور مشکوک کرنے کے لئے اسے بلیک تھنڈر کے بارے میں ایک کہانی سنا دی ۔ ہمیں معلوم تھا کہ عمران لامحالہ مشکوک ہو جائے گا اور پھر اپنا شک مٹانے کے لئے وہ اپنے طور پر سوزین کے سامان کی تلاشی لے گا ۔ اس طرح ریز کارڈ اس کے ہاتھ

لگ جائے گا ۔ چنانچہ تم نے دیکھا کہ ویسے ہی ہوا ۔ عمران سوزین کو کسی عمارت میں لے گیا اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر وہ واپس سوزین کے ہوٹل آیا ۔ اس نے بیگ کی تلاشی لی اور ریز کارڈ کو مشکوک سمجھ کر اس نے اپنے پاس رکھ لیا ۔ ہم نے یہ سارا کھیل اس لئے کھیلا تھا کہ بلیک تھنڈر اور میرا نام درمیان میں آنے کی وجہ سے عمران لامحالہ اس کارڈ کو چیک کرانے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر بھجوائے گا اور ریز کارڈ کے بارے میں تم بھی جانتے ہو کہ اس میں سے نکلنے والی غیر مرئی شعاعیں کیا کیا نہیں کر سکتیں ۔ اب یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ عمران ریز کارڈ سمیت ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا ۔ اس طرح ہماری پلاننگ کامیاب ہو گئی "...... بیروفین نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" ویسے باس عام حالات میں تو یہ احمقانہ پلاننگ تھی ۔ تمام تر قیاسیات پر مبنی تھی "...... وانز نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور بیروفین بے اختیار ہنس پڑا ۔

" بہت زیادہ عقلمند آدمی کے لئے احمقانہ پلاننگ بنانی پڑتی ہے ۔ تب ہی وہ پھنستا ہے "...... بیروفین نے جواب دیا ۔

" باس اس ریز کارڈ کی ماہیت تو عمران نہ سمجھ جائے گا "...... وانز نے کہا ۔

" ارے ہاں اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا "...... بیروفین نے چونک کر کہا اور میز پر رکھا ہوا انٹرکام اٹھا کر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا ۔

"یس باس"......... دوسری طرف سے راگر کی آواز سنائی دی۔

"راگر اس ریز کارڈ کو فوری طور پر آف کر دو۔ عمران انتہائی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے۔ایسا نہ ہو کہ وہ ریز کارڈ کی ماہیت کو چیک کر لے۔ریز کارڈ سے جو کام ہم نے لینا تھا وہ تو لے لیا ہے"۔ بیروفین نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس میں ابھی اسے آف کر دیتا ہوں"......... راگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بیروفین نے رسیور رکھ دیا۔

"باس۔سوزین کو کوئی خطرہ تو نہیں ہے"......... وانز نے کہا۔

"ارے نہیں۔اسے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔کارڈ کے متعلق وہ کہہ سکتی ہے کہ اسے راستے میں پڑا ہوا ملا تھا اس نے اٹھا کر رکھ لیا۔اس کے علاوہ اس کے پاس نہ ہی کوئی مشکوک چیز ہے اور نہ ہی عمران کو کوئی مشکوک بات ملے گی اور وہ دو چار دن یہاں رہ کر سیر و تفریح کرنے کے بعد واپس چلی جائے گی۔اس کے کاغذات بھی درست ہیں"......... بیروفین نے جواب دیا۔

"لیکن باس میرا خیال ہے۔سوزین کو بلیک تھنڈر اور آپ کا نام نہیں لینا چاہیے تھا۔وہ کوئی اور کہانی بھی تو سنا سکتی تھی"......... وانز نے کہا۔

"نہیں عمران کو ذہنی طور پر الجھانے اور مشکوک کرنے کے لئے یہ نام انتہائی ضروری تھے۔بلیک تھنڈر کے بارے میں وہ اچھی طرح جانتا ہے۔کئی بار اس کے سپر ایجنٹوں سے ٹکرا بھی چکا ہے۔باقی رہا

میرا کام تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔اول تو ہم خاموشی سے اپنا کام کر کے واپس چلے جائیں گے اور اگر کسی طرح عمران سے ٹکراؤ ہو گیا تو ہم چونکہ اس کے خلاف یا پاکیشیا کے خلاف کوئی کام ہی نہیں کر رہے۔ہمارے کاغذات بھی اصل ہیں اس لئے وہ ہمارا کیا بگاڑ سکے گا"۔ بیروفین نے جواب دیا۔اور وانز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور بیروفین نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"......... بیروفین نے کہا۔

"راگر بول رہا ہوں باس۔ریز کارڈ میں نے آف کر دیا ہے اور اب میں اس عمارت کا جائزہ لینے کے لئے جا رہا ہوں تاکہ رات کو اس پر ریڈ کی جا سکے"......... راگر نے جواب دیا۔

"خیال رکھنا۔تمہیں کسی صورت میں بھی مشکوک نہیں ہونا چاہیے"......... بیروفین نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں باس میں سمجھتا ہوں"......... دوسری طرف سے راگر نے جواب دیا اور بیروفین نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"عمران نے کار دانش منزل کے اندر اپنی مخصوص جگہ پر روکی اور پھر اتر کر وہ آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ سوزین کے بیگ سے نکلنے والا کارڈ اس کی جیب میں موجود تھا۔

"آج بڑے دنوں بعد آنا ہوا"...... عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے احتراماً اٹھتے ہوئے سلام کے ساتھ ہی کہا۔

"اب وہ محاورہ تو تم نے سنا ہوا ہی ہے کہ ایک نیام میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں اس طرح ایک دانش منزل میں دو عقلمند کیسے اکٹھے ہو سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عقلمند تو آپ ہی ہیں عمران صاحب۔ میں تو بس دانش منزل کا چوکیدار ہی ہوں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو عقلمند نہ سہی دانشور سہی۔ دانش کے چوکیدار کو آج کل

دانشور ہی کہا جاتا ہے اور دانشور بہر حال عقلمند سے بڑی ڈگری ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور لائبریری کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ لائبریری جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ایک کارڈ ہاتھ لگا ہے۔ میں نے سوچا کہ اپنے ذخیرہ کارڈ میں اضافہ ہی کر لوں شاید کبھی ہماری بھی قسمت یاوری کر جائے اور ہمیں بھی کارڈ چھاپنا پڑ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ لائبریری میں پہنچ کر اس نے ایک الماری سے ایک ضخیم فائل نکالی اور اسے میز پر رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر فائل کے ساتھ ہی میز پر رکھا اور پھر فائل کھول کر اسے دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ اس فائل میں اسی قسم کے کارڈ موجود تھے اور ان کے ساتھ ان کارڈوں کے بارے میں تفصیلات بھی موجود تھیں۔ یہ سب وہ کارڈ تھے جو دنیا کی مختلف جرائم پیشہ یا سرکاری تنظیمیں استعمال کرتی تھیں۔ فائل خاصی موٹی تھی اس لئے عمران کو اسے دیکھنے میں کافی وقت لگ گیا۔ لیکن فائل میں اسے اس جیسا یا اس سے ملتا جلتا کوئی کارڈ نظر نہ آیا تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور پھر اٹھ کر اس نے فائل کو واپس الماری میں رکھا اور واپس آکر اس نے میز پر موجود کارڈ اٹھایا تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کارڈ پر موجود تصویر کے رنگ جو انتہائی چمکدار تھے اب یکلخت انتہائی مدھم ہو چکے تھے۔

"کیا مطلب۔ رنگوں کی چمک کہاں گئی"........ عمران نے حیران نے ہو کر غور سے کارڈ کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کارڈ لئے لائبریری سے نکلا اور سائیڈ راستے سے گزرتا ہوا لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں اچانک خطرے کی گھنٹیاں بجنی شروع ہو گئی تھیں۔ کیونکہ رنگوں کے اس طرح اچانک مدھم ہو جانے کی کوئی توجیہہ اس کے ذہن میں نہ آرہی تھی۔ لیبارٹری میں پہنچ کر جب اس نے کارڈ کو مشینوں کے ذریعے چیک کیا تو اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ کارڈ بالکل سادہ تھا۔ اس میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے وہ مشکوک سمجھتا۔

"یہ سب کیا ہے۔ یہ کس قسم کا کارڈ ہے۔ اس کے رنگ اچانک مدھم کیوں پڑ گئے ہیں"........ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کارڈ کو جیب میں ڈالے وہ واپس آپریشن روم میں آگیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب آپ کا چہرہ بتا رہا ہے کہ آپ کسی الجھن میں پھنس گئے ہیں"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں واقعی ایک ایسی الجھن آپڑی ہے کہ اس کا کوئی حل ہی سمجھ میں نہیں آرہا"........ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے"........ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران نے سوزین کے فون کرنے سے لے کر اس کے بیگ سے کارڈ ملنے اور پھر اس کارڈ کے لائبریری میں رکھے رکھے اچانک مدھم پڑ جانے تک کے تمام واقعات بتا دیئے اور ساتھ ہی کارڈ جیب سے نکال کر اس نے

بلیک زیرو کے سامنے ڈال دیا۔ بلیک زیرو نے کارڈ اٹھا کر اسے غور سے دیکھا اور پھر رکھ دیا۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے کہ جیسے یہ تصویر پہلے کبھی دیکھی ہوئی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے بھی یہی محسوس ہوا تھا لیکن لائبریری میں اس جیسا یا اس سے ملتا جلتا کارڈ نہیں ہے۔ لیکن اب یہ مسئلہ ثانوی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ آخر کارڈ کے رنگ یکلخت اور بغیر کسی وجہ کے اس قدر مدھم کیوں ہو گئے ہیں جب کہ لیبارٹری چیکنگ میں یہ عام سا کارڈ ہے"........ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو آپ کا خیال تھا کہ اس کارڈ کے اندر کوئی مشینری وغیرہ فٹ ہو گی جو آف ہو گئی ہے اس لئے رنگ مدھم پڑ گئے ہیں جو آپ نے اسے لیبارٹری میں چیک کیا"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں یہی خیال میرے ذہن میں آیا تھا"........ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اگر اس کے اندر کوئی مشین ہوتی تو پھر جیسے ہی یہ کارڈ دانش منزل کی حدود میں داخل ہوتا الارم بج اٹھتے"۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں تمہاری بات بھی درست ہے۔ لیکن پھر۔ بہرحال اب سوزین بتائے گی کہ یہ کارڈ اس نے اپنے بیگ میں کیوں رکھا ہوا تھا"........ عمران نے کہا اور میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور

نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"راناہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف۔جوانا کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ اس لڑکی سوزین کے ساتھ گیا ہوا ہے۔ابھی تک واپس تو نہیں آیا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"جیسے ہی وہ آئے اسے کہنا کہ وہ مجھے سپیشل فون پر کال کرے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس سوزین کی کہانی خاصی الجھی ہوئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور مجھے نجانے کیوں احساس ہو رہا ہے کہ ہمارے گرد کوئی نادیدہ جال سا بنا جا رہا ہے۔ سوزین کا کردار اور سوزین کی کہانی دونوں ہی الجھے ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ چونک کر سیدھا ہوا اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"میں آپ کے لئے چائے بنا لاؤں"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے منہ سے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس برائٹ انٹرنیشنل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری

طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"مسٹر رافیل سے بات کرائیں"...... عمران نے اس بار ایکریمین لہجے اور زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ہیلو رافیل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"سپیشل کال کرو"...... عمران نے اس بار ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔رافیل ناراک میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ تھا۔اس کا تعلق ناراک کی زیر زمین دنیا سے تھا تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"رافیل بول رہا ہوں جناب۔دوسری طرف سے وہی مردانہ آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ پہلے کی نسبت بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔حکم سر"...... رافیل نے کہا۔

"ناراک میں کوئی تنظیم ہے اسپائسو۔کیا تم اس تنظیم کے بارے میں جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"یس سر زیر زمین دنیا کا انتہائی مؤثر اور فعال گروپ ہے یہ"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس اسپائسو کے باس کی پرسنل سیکرٹری میگی سوزین یہاں آئی ہوئی ہے۔ اس کے بارے میں مکمل تفصیلات مجھے چاہئیں اور سنو اس سوزین نے ہی یہاں کسی کو بتایا ہے کہ اسپائسو ناراک میں بلیک تھنڈر کے مفادات کا تحفظ کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بلیک تھنڈر کے سرایجنٹ بیروفین کا نام بھی لیا ہے۔ ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھ کر تم نے اس میگی سوزین کے بارے میں مکمل انکوائری کر کے مجھے رپورٹ دینی ہے"...... عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... رافیل نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا

بلیک زیرو نے اس دوران چائے کی پیالی اس کے سامنے رکھ دی تھی۔ عمران نے پیالی اٹھائی اور چائے کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ پھر جیسے ہی اس نے چائے کی پیالی ختم کی۔ اسی لمحے میز پر موجود سپیشل فون پر کال آ گئی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ چونکہ وہ جوزف کو ہدایت دے چکا تھا کہ جیسے ہی جوانا واپس آئے وہ سپیشل فون پر اسے کال کرے۔ اس لئے اس معلوم تھا کہ سپیشل فون پر کال جوانا کی ہی ہو گی۔

"عمران بول رہا ہوں ماسٹر"...... دوسری طرف سے جوانا نے کہا۔

"اچھا ابھی تم بولنے کے قابل رہ گئے ہو۔ میں نے تو سمجھا تھا کہ سوزین کے ساتھ شہر کی سیر کرنے کے بعد اس قدر تھک چکے ہو گے کہ تم سے بولا بھی نہ جا سکے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر آپ نے خود ہی اس مصیبت کو میرے گلے ڈال دیا تھا اب

بڑی مشکل سے جان چھڑا کر واپس آیا ہوں"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"میں نے اس کا تعارف کراتے وقت جو کچھ کہا تھا۔ کیا تم اسے سمجھے بھی تھے یا نہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ میں نے سیر کے دوران اس بارے میں سرسری انداز میں سوزین سے بات کی ہے تو اس نے تو بلیک تھنڈر کے قصیدے پڑھنے شروع کر دیئے کہ وہ بہت بڑی تنظیم ہے اور عنقریب پوری دنیا پر اس کا قبضہ ہو گا۔ لیکن کام کی کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ میں نے اس بات کو بھی کریدا تھا کہ اس کا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے لیکن ماسٹر وہ انتہائی عیار لڑکی ہے۔ کبھی کوئی بات کر دیتی ہے اور کبھی کوئی۔ ایک بار تو میرا دل چاہا کہ اس کی گردن پر انگوٹھا رکھ کر اس سے اصل بات اگلوا لوں لیکن چونکہ آپ نے اس قسم کی کوئی ہدایت نہ کی تھی اس لئے خاموش رہا"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب کہاں چھوڑ آئے ہو اسے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل شیرٹن۔ وہ تو مجھے کمرے میں آنے کی دعوت دے رہی تھی اور جھاڑ کے کانٹے کی طرح میرے پیچھے پڑ گئی تھی لیکن میں اسے ہوٹل کے باہر ہی چھوڑ کر آ گیا ہوں"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ اب آرام کرو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں اس سوزین سے مل کر اس کارڈ کے بارے میں ڈسکس کر

آؤں شاید کوئی بات سامنے آجائے۔اگر میری عدم موجودگی میں رافیل
کا فون آجائے تو تم اٹنڈ کر لینا"........ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ
کھڑا ہوا۔تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک بار پھر تیزی سے ہوٹل شیرٹن
کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔کارڈ اس نے آتے ہوئے میز سے اٹھا کر
جیب میں ڈال لیا تھا۔ہوٹل شیرٹن پہنچ کر اس نے کار پارکنگ میں
روکی اور پھر مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔چند لمحوں بعد وہ سوزین کے
کمرے کے دروازے پر تھا۔دروازہ اندر سے بند تھا۔اس نے آہستہ سے
دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے سوزین کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران"........ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ایک منٹ"........ اندر سے کہا گیا لیکن دروازہ ایک
منٹ سے بھی پہلے کھل گیا۔

"میں سونے کا پروگرام بنا رہی تھی۔آئیے۔سوزین نے ایک
طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"میں پھر آجاؤں گا"........ عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔عمران صاحب ایسی کوئی بات نہیں۔آئیے پلیز"
سوزین نے کہا۔

"تو پھر ڈھنگ کا لباس پہن لیجئے"........ عمران نے ناگوار سے لہجے
میں کہا۔

"اوہ اچھا سوری۔دراصل مجھے خیال ہی نہیں رہا کہ میں مشرق میں

ہوں"........ سوزین نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور عمران کے اندر
آنے پر وہ تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔عمران خاموشی سے
کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔تھوڑی دیر بعد سوزین باہر آئی تو اس کے جسم پر
واقعی ڈھنگ کا لباس موجود تھا۔

"پہلے یہ بتائیں کہ آپ کیا پئیں گے"........ سوزین نے اس کے
سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"لائم جوس"........ عمران نے کہا تو سوزین نے اثبات میں سر
ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ہوٹل سروس والوں کو دو گلاس
لائم جوس لانے کا آرڈر دے دیا۔

"جوانا نے سیر بھی کرائی ہے آپ کو یا صرف یہاں تک چھوڑ کر چلا
گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے دو چار جگہیں دکھائی ہیں۔لیکن عمران صاحب وہ تو بے
حد روکھا پھیکا سا آدمی ہے۔مجھے تو یوں لگتا تھا جیسے وہ بیگار بھگت رہا ہو
اس لئے میں واپس چلی آئی۔لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ نے اپنی
والدہ کے ساتھ کہیں باہر جانا ہے"...... سوزین نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"ہاں جانا تو تھا۔لیکن اماں بی نے خود ہی پروگرام کینسل کر
دیا"...... عمران نے جواب دیا۔اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز
سنائی دی۔

"یس کم ان"...... سوزین نے کہا۔دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور

ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں لائم جوس کے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں دونوں گلاس درمیانی میز پر رکھے اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"لیجئے عمران صاحب۔ یقین کیجئے میں یہاں آئی صرف آپ سے ملاقات کے لئے ہوں۔ آپ کے متعلق میں نے اتنا کچھ سن لیا تھا کہ مجھے آپ سے ملنے کا بے حد اشتیاق پیدا ہو گیا تھا"...... سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے ملنے کے بعد لوگ پچھتانے لگتے ہیں کہ کیوں ملے تھے"...... عمران نے لائم جوس کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... سوزین نے چونک کر پوچھا۔

"پتہ نہیں یہ تو میں نے کبھی نہیں پوچھا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو سوزین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی

"آپ کی والدہ بے حد شاندار خاتون ہیں۔ خالصتاً مشرقی خاتون ہیں۔ میں ان سے بے حد ایمپریس ہوئی ہوں"...... سوزین نے کہا۔

"اور ان کے بیٹے سے"...... عمران نے دوسرا گھونٹ لیتے ہوئے کہا

"اوہ۔ مطلب ہے۔ آپ سے۔ بس یہ بات نہ پوچھیں تو بہتر ہی ہے۔ ورنہ مجھے باقی ساری عمر پاکیشیا میں ہی گزارنی پڑے گی"۔ سوزین نے فوراً ہی جواب دیا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا"...... سوزین نے چونک کر پوچھا۔

"بلیک تھنڈر کو اس پر لازماً اعتراض ہوگا اور بلیک تھنڈر وہ واحد تنظیم ہے جس سے میں بے حد ڈرتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا

"اور آپ اس دنیا میں واحد آدمی ہیں جس سے بلیک تھنڈر جیسی تنظیم بھی ڈرتی ہے"...... سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر وہ ڈرتی ہوتی تو مجھے یہ کارڈ کیوں بھیجتی"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے وہی تصویر والا کارڈ نکال کر سوزین کے سامنے رکھ دیا۔

"کارڈ۔ بلیک تھنڈر نے بھیجا ہے"...... سوزین نے چونک کر کارڈ اٹھاتے ہوئے کہا مگر کارڈ دیکھتے ہی وہ بری طرح اچھل پڑی۔ عمران غور سے اس کے رد عمل کو دیکھ رہا تھا۔

"ارے یہ تو بالکل ویسا ہی کارڈ ہے جیسا میرے پاس ہے۔ مگر اس کے رنگ مدھم ہیں۔ میں دکھاتی ہوں"...... سوزین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کارڈ واپس رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور تیزی سے الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے وارڈروب الماری کو کھولا اور اس کے نچلے حصے میں پڑے ہوئے اپنے بیگ کو اٹھا کر تیزی سے اس کے سائیڈ خانے میں دونوں انگلیاں ڈالیں۔ لیکن پھر وہ اس طرح چونک پڑی جیسے اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا ہو۔ اس کی انگلیاں تیزی

سے اس خفیہ خانے میں حرکت کر رہی تھیں۔
"کیا۔ کیا مطلب اس میں تو نہیں ہے۔ میں نے تو اس میں ڈ
تھا"...... سوزین کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔ پھر اس نے جلدی
بیگ کھولا اور اس میں موجود کپڑے نکال نکال کر باہر رکھنے شروع
دیئے۔ اس کے انداز میں شدید اضطراب اور بے چینی تھی اور عمرا
نے اس کے اس انداز کو دیکھ کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ سوزی
نے کپڑے نکال کر ایک طرف رکھے اور پھر اس نے بیگ کے اندر کا
کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ جب کارڈ بیگ کے اندر نہ ملا تو اس نے
ایک ایک کپڑا اٹھا کر اور اسے جھاڑ جھاڑ کر دیکھنا شروع کر دیا۔
"رہنے دو اب تمہیں کارڈ نہیں ملے گا"...... عمران نے ایک طوی
سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اسے سائیڈ کی جیب می
رکھا تھا۔ بالکل ایسا ہی کارڈ تھا بالکل ایسا ہی مجھے ناراک ائیرپور
کے پسنجر لاؤنج کی ایک بنچ پڑا ہوا ملا تھا۔ میں نے اٹھا کر سامان میں ر
لیا تھا۔ اسے ملنا چاہیے"۔ سوزین نے مسلسل تلاشی لیتے ہوئے کہا۔
"یہی تمہارا کارڈ ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سوزین ایک
جھٹکے سے مڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت اور بے یقینی کے ملے جلے
تاثرات تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میرے والا کارڈ۔ مگر وہ تو اس بیگ میں تھا۔
آپ کے پاس کیسے پہنچ گیا"...... سوزین نے بیگ کو ویسے ہی چھوڑ کر

اٹھتے ہوئے کہا۔
"یہی تمہارا کارڈ ہے اور میں نے اسے تمہارے بیگ کی سائیڈ جیب
سے نکالا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔
"آپ نے نکالا تھا۔ کب۔ آپ تو میرے ساتھ گئے تھے اور اب
میرے بعد آرہے ہیں"...... سوزین نے کہا۔
"میں تمہاری عدم موجودگی میں بھی یہاں آیا تھا۔ تم نے جو کہانی
سنائی ہے۔ وہ اس قدر الجھی ہوئی ہے کہ مجھے شک پڑ گیا تھا کہ تم کسی
خاص مقصد کے تحت یہاں آئی ہو۔ اس لئے میں نے یہاں آکر
تمہارے سامان کی تلاشی لی تھی اور یہ کارڈ مجھے مل گیا۔ میرا خیال تھا کہ
ایسا ہی ایک کارڈ میرے پاس موجود ہے۔ لیکن چیکنگ پر یہ بات غلط
ثابت ہوئی ہے۔ لیکن اچانک اس کے چمک دار رنگ پھیکے پڑ گئے ہیں
اس لئے میں واپس آیا تھا تاکہ تم سے معلوم کر سکوں کہ یہ کس قسم کا
کارڈ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوزین نے بے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ چونکہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس
لئے آپ ایسا کر سکتے ہیں لیکن عمران صاحب آپ یقین کریں یا نہ
کریں۔ مجھے اس کارڈ کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔ یہ مجھے واقعی
ناراک ائیرپورٹ کے پسنجر لاؤنج کی ایک بنچ پر پڑا نظر آیا۔ مجھے
خوبصورت لگا۔ اس لئے میں نے اسے اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیا لیکن اس
وقت اس کے کلر واقعی بے حد چمک دار تھے۔ جب کہ اب بالکل پھیکے

ہیں۔ شاید اس کا حساب بھی کلر فوٹو گراف جیسا ہے جس کے رنگ بھی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پھیکے پڑ جاتے ہوں گے"۔ سوزین نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہو سکتا ہے۔ بہر حال یہ آپ کی امانت ہے۔ اسے رکھ لیجئے اور مجھے اجازت دیجئے"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ بے شک لے جائیں اسے۔ مجھے کیا کرنا ہے اس کا۔ میرے یہ کس کام کا"...... سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے کیا کرنا ہے۔ ویسے آپ یہاں کب تک ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی دو چار روز تو رہوں گی۔ آپ آئیں گے ناں"...... سوزین نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"وعدہ تو نہیں کر سکتا۔ بہر حال کوشش کروں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ راہداری میں پہنچ کر وہ تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پارکنگ میں پہنچ چکا تھا۔ کار کا دروازہ کھول کر وہ اندر بیٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکال کر اس کا ایک بٹن دبا دیا۔ آلے سے ایسی آواز نکلی جیسے کسی نے کوئی دروازہ کھولا ہو۔ پھر قدموں کی ہلکی سی چاپ ابھری۔ اس کے بعد ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی بستر پر بیٹھا ہو اور پھر خاموشی چھا گئی۔ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ یہ ڈکٹا فون رسیور تھا۔ وہ سوزین کے کمرے میں اس

کرسی کے نچلے حصے میں انتہائی طاقتور ڈکٹا فون لگا کر آیا تھا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ اگر سوزین کا تعلق اس کارڈ سے کسی قسم کا بھی ہوا تو یا تو وہ کسی کو ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے گی یا فون کرے گی۔ دوسری صورت میں وہ لامحالہ ڈکٹا فون کو بھی چیک کرے گی۔ لیکن جو آوازیں اس نے سنی تھیں ان کے مطابق تو دروازہ کھلنے کی آواز کا مطلب یہی تھا کہ سوزین نے باتھ روم میں جا کر لباس اتارا ہے اور اب آکر بیڈ پر لیٹ گئی ہے۔ عمران نے جب چند لمحوں تک کوئی آواز نہ سنی تو اس نے آلے کا ایک اور بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے آلے سے سوزین کی آواز سنائی دی۔

"کاش میں ساری عمر یہاں رہ سکتی تو پھر دیکھتی کہ تم کب تک مجھ سے بچ سکتے ہو"...... سوزین بڑبڑا رہی تھی اور عمران یہ آواز سنتے ہی چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"ہیلو میں روم نمبر بارہ سے بول رہی ہوں۔ یہاں لائم جوس کے دو گلاس خالی گلاس موجود ہیں۔ آپ ویٹر کو بھجوا کر وہ اٹھوا لیں کیونکہ میں سونا چاہتی ہوں اور نیند کے دوران میں ڈسٹرب کیا جانا پسند نہیں کرتی"...... سوزین کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی۔ اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ آلے میں سے وہ آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو عمران کے اسے آن کرنے سے پہلے اس کے اندر ٹیپ ہو چکی تھیں۔ اس رسیور میں ڈبل سسٹم موجود تھا۔ جب اسے آن کر دیا جائے تو یہ آوازیں اندر ہی اندر ٹیپ کرتا رہتا تھا اور جب

وائس کا بٹن آن کر دیا جائے تو پھر وہ آوازوں کو براہ راست نشر کرنا
شروع کر دیتا تھا۔ عمران نے دروازے سے باہر نکلتے ہی جیب میں ہاتھ
ڈال کر اس کا بٹن آن کر دیا تھا۔ اس لئے آلے کے اندر آوازیں ٹیپ
ہوتی رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"....... سوزین کی آواز سنائی دی۔ پھر دروازہ کھلنے اور
کسی کے کمرے کے اندر آنے کی آوازیں ابھریں۔ پھر ٹرے میں گلاس
رکھنے اور کسی کے کمرے سے باہر جانے کی آوازیں سنائی دیں۔ اس کے
ساتھ ہی دروازہ بند ہونے اور چٹخنی لگنے کی آواز سنائی دی۔ پھر ایک
دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دیں اور عمران نے رسیور آف کر کے جیب
میں ڈال لیا اور پھر کار سٹارٹ کر کے وہ واپس دانش منزل کی طرف بڑھ
گیا۔ سوزین کے بارے میں اس کے ذہن میں الجھن تو بہرحال موجود
تھی لیکن اس نے رافیل کی کال آنے تک اس کے بارے میں مزید
سوچنا بند کر دیا تھا۔

"کیا ہوا کال آئی رافیل کی"....... عمران نے دانش منزل پہنچ کر
آپریشن روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو نہیں آئی۔ آپ مل آئے سوزین سے"....... بلیک زیرو
نے کہا۔

"ہاں لیکن مسئلہ حل نہیں ہوا"....... عمران نے کرسی پر بیٹھتے
ہوئے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر سارے واقعات بتا دیئے۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ سوزین واقعی ایک عام سی لڑکی ہے"۔

یک زیرو نے کہا۔

"لگتا تو ایسا ہے۔ لیکن یہ کارڈ کا پیچ پر پڑے ملنا۔ اس کی الٹی سیدھی
ہانیاں۔ بلیک تھنڈر اور بیرو فین کا حوالہ پراسرار کارڈ جس کے رنگ
ہانک پھیکے پڑ جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ حلق سے نہیں اتر رہا"۔ عمران
نے کہا اور بلیک زیرو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے فون کی
ھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"رافیل بول رہا ہوں جناب ناراک سے"....... دوسری طرف سے
فارن ایجنٹ رافیل کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"سر میں نے جو انکوائری کی ہے۔ اس کے مطابق سوزین اسپائنسو
کے باس جس کا نام اسپائنسو ہے کی واقعی پرسنل سیکرٹری ہے۔ اس کا
زیر زمین دنیا کے کسی فرد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ویسے وہ مردوں
سے تعلقات رکھنے کی بے حد شوقین ہے۔ اور اسپائنسو سے بھی اس کے
تعلقات گہرے بتائے جاتے ہیں۔ مزید اس کی کوئی ایسی سرگرمی
سامنے نہیں آئی جس سے معلوم ہو سکے کہ اس کا تعلق جرائم سے ہے۔
وہ ایک فلیٹ میں رہتی ہے۔ میرے آدمیوں نے اس فلیٹ اور وہاں
موجود سامان کی بھی تفصیلی تلاشی لی ہے۔ لیکن وہاں سے بھی کوئی
مشکوک چیز برآمد نہیں ہوئی۔ البتہ یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس کا
دوستانہ تعلق یہاں کے ایک اور طاقتور گروپ بلیک ایگل کے چیف

ٹروین سے ہے۔ ٹروین کا تعلق بلیک تھنڈر سے رہا ہے جہاں تک
بلیک تھنڈر کا اسپائسو سے تعلق ہے تو ایسے کوئی شواہد سامنے نہیں
آئے کہ جس سے اس بارے میں معلومات مل سکیں اور ہیروفین کے
بارے میں بھی یہاں کوئی نہیں جانتا"...... رافیل نے تفصیل سے
رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"یہ معلوم کیا ہے کہ سوزین نے وہاں دفتر میں کیا کہ کر چھٹی لی
ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر اس نے وہاں دی گئی درخواست میں لکھا ہے کہ وہ اپنے
گمشدہ بھائی کی تلاش میں پاکیشیا جانا چاہتی ہے۔ ایک ماہ کی چھٹی لی
ہے اس نے"...... رافیل نے جواب دیا۔

"او۔کے ٹھیک ہے۔ سوزین جب واپس ناراک پہنچے تو کچھ روز
اس کی بھرپور نگرانی ہونی چاہیے۔ اس کا فون بھی چیک کرنا ہے اس
کے ملاقاتیوں کی بھی چیکنگ ہونی چاہیے اور اس کے رہائشی فلیٹ میں
بھی ڈکٹا فون لگا کر چیک کیے رکھنا اور اگر کوئی مشکوک بات سامنے
آئے تو مجھے فوراً کال کرنا اور اگر کوئی مشکوک بات سامنے نہ آئے تو
ایک ہفتے بعد یہ نگرانی خود بخود ختم کر دینا"...... عمران نے اسے
ہدایت دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اس نے رین بو کلب والی جو کہانی سنائی ہے۔ اس کی بھی تو
چیکنگ ہونی چاہیے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ہاں اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا تھا۔ میں اس کارڈ کے

چکر میں ذہنی طور پر الجھ گیا تھا"...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا اور
ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص آواز میں کہا۔

"یس باس"...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ بلیک تھنڈر نے پاکیشیا کے بارے میں
کوئی فائل رین بو کلب کے مالک پاس بھجوائی ہے۔ تم اپنے کسی ممبر
کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ رین بو کلب کے مالک سے اس فائل کے بارے
میں معلومات حاصل کر کے رپورٹ کرے کہ یہ فائل اسے کیوں بھیجی
گئی ہے اور فائل بھی اس سے حاصل کر کے دانش منزل بھجوا دو"۔
عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیتے ہوئے
کہا اور عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں فلیٹ جا رہا ہوں۔ اگر کوئی خاص بات ہو تو مجھے فون کر
دینا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

چاند کی پچھلی تاریخیں تھیں اس لئے آسمان پر گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ صرف سڑکوں پر چلنے والی لائیٹوں کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ایک سیاہ رنگ کی کار آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی ویران سی سڑک پر آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ یہ سڑک دانش منزل کی سائیڈ روڈ تھی۔ کار میں تین افراد موجود تھے ڈرائیونگ سیٹ پر راگر تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر بیروفین اور عقبی سیٹ پر وانز بیٹھا ہوا تھا۔ کار کافی آگے جا کر ایک موڑ مڑی اور پھر ایک سینما کی پارکنگ کی طرف مڑ گئی۔ سینما کا آخری شو ابھی شروع نہ ہوا تھا۔ اس لئے سینما کی پارکنگ میں کاروں کی تعداد خاصی کم تھی۔

"باس یہاں تین ساڑھے تین گھنٹے تک تو کار کھڑی رہ سکتی ہے اور کسی کو شک بھی نہ ہوگا"........ راگر نے کار روکتے ہوئے بیروفین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس گڈ آئیڈیا"........ بیروفین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھولا اور کار سے نیچے اتر آیا۔ راگر اور وانز بھی نیچے اتر آئے۔ وانز کے ہاتھ میں ایک عام سا بریف کیس تھا۔ ان تینوں نے تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے تھے۔

"ہم ٹکٹیں لے کر باقاعدہ فلم دیکھیں گے اور پھر درمیان میں اٹھ کر جائیں گے"........ راگر نے پارکنگ بوائے سے ٹوکن ملنے کے بعد پارکنگ کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس کی وجہ"........ بیروفین نے چونک کر پوچھا۔

"باس میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق یہاں رات کو پولیس مختلف چوکوں پر گاڑیوں کو باقاعدہ چیک کرتی ہے۔ خاص طور پر آف سائیڈوں سے آنے والی کاروں کو۔ اس لئے ہم فلم کی ٹکٹیں دکھا کر انہیں مطمئن کر سکتے ہیں کہ ہم فلم دیکھ کر آرہے ہیں"........ راگر نے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ تم نے واقعی موجودہ ماحول کے مطابق ذہانت سے کام لیا ہے ویسے بھی سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں رہنے والا آدمی ابھی جاگ رہا ہوگا"........ بیروفین نے کہا اور پھر وہ سب سینما کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئے۔ راگر نے جا کر تین ٹکٹیں خریدیں چونکہ شو شروع ہونے میں ابھی نصف گھنٹہ باقی تھا۔ اس لئے وہ سینما کے ریستوران میں جا کر بیٹھ گئے پھر جب شو کا آغاز ہونے لگا تو وہ تینوں اٹھ کر اس طرف بڑھ گئے جہاں باقاعدہ باکسز بنائے گئے تھے۔ تاکہ جو لوگ عام

پبلک کے درمیان بیٹھ کر فلم نہ دیکھنا چاہیں وہ ان علیحدہ باکسز میں بیٹھ کر فلم دیکھ سکیں جس باکس کی ٹکٹیں راگر نے لی تھیں اس میں آٹھ سیٹیں تھیں اور ان تینوں کے علاوہ باقی پانچ سیٹیں پر تھیں ۔ وہاں کوئی مقامی فیملی بیٹھی ہوئی تھی جن میں ایک مرد تھا چار عورتیں تھیں ۔وہ تینوں خاموشی سے اپنی فکسڈ سیٹوں پر بیٹھ گئے اور تھوڑی دیر بعد ہال اور باکس میں روشنی بجھ گئی اور فلم کا آغاز ہو گیا۔ وہ تینوں خاموش بیٹھے فلم دیکھتے رہے ۔ پھر خاموشی سے اٹھے اور ایک ایک کر کے باکس سے باہر آگئے ۔تھوڑی دیر بعد وہ سینما کی چار دیواری سے نکل کر اسی سڑک پر چلتے ہوئے ہیڈ کوارٹر کی عمارت کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ عمارت سے پہلے ایک نرسری تھی ۔ نرسری کا پھاٹک بند تھا۔

"میں اندر جاتا ہوں"...... راگر نے کہا۔

"اندر کتے تو نہیں ہیں"...... بیروفین نے پوچھا۔

"نہیں باس میں نے شام کو تمام معلومات کر لی ہیں ۔ اندر صرف دو آدمی کام کرتے ہیں ۔ میں پھاٹک کھول دوں گا ہم اندر پہنچ کر نہیں آسانی سے کور کر لیں گے"...... راگر نے جواب دیا اور بیروفین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راگر نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اچھل کر وہ دیوار پر چڑھا اور دوسری طرف کود گیا ۔چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور بیروفین اور وانڈ دونوں اندر داخل ہو گئے نرسری کافی بڑی تھی ۔اس کی ایک سائیڈ پر ایک مکان سا بنا ہوا تھا۔ وہ تینوں تیزی سے اس طرف

بڑھے ۔مکان کا دروازہ بند تھا البتہ اندر روشنی ہو رہی تھی ۔ راگر نے جیب سے ایک چھوٹی نال والا ریوالور نکالا اور دروازے میں موجود سوراخ پر اس نے اس ریوالور کی نال رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک کی آواز سنائی دی اور وہ تینوں پیچھے ہٹ گئے ۔چند لمحوں بعد راگر نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ اندر داخل ہوئے تو چارپائیوں پر ایک بوڑھا اور ایک نوجوان آدمی گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔

"اب یہ صبح کو ہی ہوش میں آئیں گے باس اور صبح انہیں معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ وہ بے ہوش بھی ہوئے تھے یا نہیں"...... راگر نے کہا اور بیروفین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تینوں باہر آگئے ۔ راگر نے اسی طرح دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ اس ہیڈ کوارٹر کی عقبی سمت جو نرسری میں پڑتا تھا بڑھنے لگے ۔ عمارت سے کچھ فاصلے پر پہنچ کر وہ رک گئے ۔راگر نے بریف کیس کھولا اور اس میں سے ایک مشین نکال کر اس نے باہر رکھی اور پھر اس مشین میں موجود بگل نما حصے کا رخ عمارت کی طرف کرتے اس نے مشین کے اکٹھے دو تین بٹن دبا دیئے ۔ مشین میں سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور بگل نما حصے سے سرخ رنگ کی روشنی کا ایک دھارا سا نکل کر عمارت کی دیوار پر پڑا ۔ چند لمحوں تک دیوار کا وہ حصہ جس پر روشنی پڑ رہی تھی ۔ سرخ نظر آتا رہا پھر یکلخت ایک جھماکے سے وہ حصہ سبز ہو گیا حالانکہ اس آلے کے بگل نما حصے سے روشنی سرخ رنگ کی ہی نکل رہی تھی ۔ راگر نے مشین

آف کر دی اور اسے بریف کیس میں رکھ کر اس نے ایک اور چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا رخ عمارت کی طرف کر کے اس پر موجود ایک بٹن دبا دیا۔ آلے پر سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ راگر اس آلے کو ہاتھ میں پکڑے عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمارت کے قریب جا کر اس نے آلے کے سامنے والے سرے کو دیوار سے لگا دیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار کا ایک حصہ درمیان سے پھٹ کر سائیڈ میں سرک گیا۔ اب وہاں ایک بند دروازہ نظر آ رہا تھا۔ وانز اور بیروفین وہیں باہر ہی رکے رہے۔ راگر نے آلے کو اس بند دروازے سے لگا دیا تو دروازہ خود بخود بغیر کوئی آواز نکالے کھلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی راگر پیچھے ہٹا اور تیزی سے واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے آلے کو بند کر دیا اور پھر بریف کیس سے ایک چھوٹا سا پستول نکالا اور اسے اٹھا کر وہ ایک بار پھر اس کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے پر جا کر اس نے پستول کا رخ اندر کی طرف جاتی ہوئی راہداری کی طرف کیا اور مسلسل ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی پستول سے نکل کر کیپسول اندر راہداری میں جا گرتے اور پھٹتے چلے گئے۔ جب پستول سے کرچ کی آواز نکلی تو اس نے ٹریگر سے ہاتھ ہٹایا اور واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"باس تمام حفاظتی نظام آف ہو چکا ہے۔ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس پھیل کر اب ختم ہو چکی ہے۔ اب ہم اطمینان سے اندر جا

سکتے ہیں"...... راگر نے بیروفین سے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"...... بیروفین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور راگر نے سوائے اس ریموٹ کنٹرول نما آلے کے باقی تمام مشینیں اس بریف کیس میں رکھیں اور بریف کیس بند کر کے اس نے اسے وانز کے ہاتھ میں دے دیا۔ پھر اس نے وہ ریموٹ کنٹرول نما آلہ اٹھایا اور اسے آن کر کے وہ ایک بار پھر اس کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کتنا وقفہ ہے ہمارے پاس"...... بیروفین نے پوچھا۔

"صرف آدھا گھنٹہ باس۔ آدھے گھنٹے بعد سارا نظام دوبارہ آن ہو جائے گا"...... راگر نے جواب دیا تو بیروفین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہیں فائل روم کا راستہ تو یاد ہے ناں"...... بیروفین نے پوچھا۔

"یس باس آپ بے فکر رہیں"...... راگر نے کہا اور پھر وہ تینوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ راہداری آگے جا کر دائیں طرف مڑ گئی اور پھر ایک بند دروازہ سامنے آ گیا۔ لیکن راگر نے جیسے ہی ہاتھ میں پکڑے ہوئے آلے کے سامنے کا حصہ دروازے سے لگایا دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ یہ ریکارڈ روم تھا۔ یہاں پہنچ کر راگر نے جیب سے ایک چھوٹا سا سگریٹ کیس نما آلہ نکالا اور اس پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے سوں سوں کی آواز کے ساتھ ہی اس آلے کے چاروں طرف سے ہلکے سیاہ رنگ کا دھواں سا

نکل کر ریکارڈ روم میں پھیلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی ان تینوں نے اپنے سانس روک لئے۔ چند لمحوں بعد دائیں طرف کونے میں موجود ایک الماری پر چھائے ہوئے اس سیاہ دھوئیں میں سنہرے رنگ کے ستارے سے چمکنے لگے بالکل اس طرح جس طرح اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اور وہ تینوں تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھ گئے۔ ستارے چمکنے کے بعد وہ سیاہ رنگ کا دھواں یکلخت فضا میں غائب ہو گیا تھا۔ راگر نے آگے بڑھ کر اس الماری کے دروازے سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے آلے کو لگایا تو ہلکی سے کلک کی آواز کے ساتھ ہی الماری کے پٹ خودبخود کھلتے چلے گئے۔ الماری کے اندر ہر خانے میں چار چار فائلیں موجود تھیں۔ راگر نے جیب سے ایک بار پھر وہی سگریٹ کیس نما آلہ نکالا اور اس کا بٹن دبا کر اس نے اس سگریٹ کیس نما آلے کو الماری کے اندرونی حصے کی طرف کر دیا۔ سگریٹ کیس کے چاروں طرف سے سیاہی مائل دھواں سا نکل کر الماری کے اندر پھیلتا چلا گیا۔ ان سب نے ایک بار پھر سانس روک لئے تھے۔ چند لمحوں بعد تیسرے خانے میں موجود دوسری فائل کے گرد دھوئیں میں ستارے سے چمکے اور اس کے ساتھ ہی دھواں غائب ہونے لگ گیا۔ راگر نے سگریٹ کیس کو واپس جیب میں ڈالا اور جیب سے دو باریک دستانے نکال کر اس نے اپنے ہاتھوں پر چڑھائے اور پھر اس نے وہ فائل بڑی احتیاط سے باہر نکال لی جس کے گرد ستارے سے چمکے تھے۔ اس نے فائل کھولی۔ اس میں بارہ تیرہ صفحات تھے جن کا رنگ ہلکا نیلا تھا اور

ان پر باریک الفاظ ٹائپ کئے گئے تھے۔ ان ٹائپ شدہ حروف کا رنگ ہلکا سرخ تھا۔ ہیروفین نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا پستول نما آلہ نکالا اور اس نے اس کا رخ اس فائل کے کھلے صفحے کی طرف کر کے اس نے اس پستول کی سائیڈ پر موجود ایک اور بٹن دبایا تو اس بٹن کے اوپر ایک سرخ رنگ کی چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی جس پر بارہ کا ہندسہ جل بجھ رہا تھا۔ ہیروفین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پستول کے بٹن آف کر کے اس نے اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔ راگر نے فائل کو انتہائی احتیاط سے دوبارہ وہیں رکھا اور پھر اس نے الماری کے کھلے پٹ دستانے پہنے ہوئے ہاتھوں سے بند کئے۔ اور پھر جیب سے وہی ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس نے اس کا ایک اور بٹن دبایا اور آلے کا سامنے کا حصہ الماری کے پٹ سے لگا دیا۔ ایک بار پھر کھٹک کی آواز سنائی دی اور الماری بند ہو گئی۔ اب اس الماری میں کوئی معمولی سی درز بھی دکھائی نہ دے رہی تھی۔ وہ تیزی سے واپس مڑے اور پھر اسی طرح واپسی میں وہ اس آلے کی مدد سے ہر وہ دروازہ بند کرتے چلے گئے جو انہوں نے پہلے کھولا تھا۔ واپس نرسری میں پہنچ کر بھی وہی کام دوہرایا گیا اور بیرونی دروازہ بند ہو گیا اور عمارت کی بیرونی دیوار برابر ہو گئی۔

"گڈ شو۔ اب کوئی خواب میں بھی یہ نہیں سوچ سکتا کس قدر اہم ترین فائل کی کاپی کسی نے چرائی ہو گی"........ ہیروفین نے باہر آ کر پہلی بار بات کی۔

"باس وہ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔اس قدر زبردست اور جد
حفاظتی نظام کے ساتھ ساتھ اس فائل کی تو نقل ہی نہیں ہو سکتی
اس لئے اگر ہم انہیں کہہ بھی دیں کہ ہم نے اس کی کاپی حاصل کر
ہے تو وہ کبھی یقین ہی نہ کریں گے"...... وائزنے کہا۔

"بلیک تھنڈر کی یہی تو خصوصیت ہے کہ وہ اپنے مشن کے لئے
ایسے آلات اپنے ایجنٹوں کو مہیا کر دیتی ہے کہ جس قسم کے آلات
ابھی دنیا کے باقی سائنس دان سو سال تک سوچ بھی نہیں سکتے"
بیرفین نے جواب دیا۔راگر اس دوران جیب سے آلات نکال کر ان
بریف کیس میں بند کرنے میں مصروف تھا۔پھر اس نے بریف کیس
بند کیا اور تینوں نرسری کے گیٹ کی طرف بڑھ گئے جسے انہوں نے
اندر آکر باقاعدہ بند کر دیا تھا۔بریف کیس راگر کے ہاتھ میں تھا۔اس
لئے وائزنے آگے بڑھ کر نرسری کے گیٹ کا کنڈا کھولا اور باہر سر نکال کر
ادھر ادھر جھانکا۔

"آجائیے کوئی نہیں ہے"...... وائزنے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"یہ بیگ پکڑو میں گیٹ کو اندر سے بند کر کے دیوار پھاند کر آؤں
گا"...... راگر نے بریف کیس وائز کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور وائز
نے بریف کیس پکڑ لیا۔وائز اور بیروفین دونوں باہر سڑک پر آگئے۔
سڑک سنسان پڑی ہوئی تھی۔راگر نے اندر سے گیٹ بند کیا اور چند
لمحوں بعد وہ دیوار پھاند کر باہر سڑک پر آگیا۔اب وہ تینوں تیز تیز قدم
اٹھاتے ایک بار پھر سینما ہاؤس کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے۔چونکہ

یہ آخری شو تھا۔اس لئے سب لوگ سوائے پارکنگ بوائے کے چلے
گئے تھے وہ تینوں خاموشی سے باکس کا دروازہ کھول کر اندر داخل
ہوئے۔فلم چل رہی تھی اور گھپ اندھیرا تھا۔ان کی سیٹیں خالی پڑی
ہوئی تھیں۔وہ خاموشی سے دوبارہ اپنی اپنی سیٹوں پر جا کر بیٹھ گئے اور
اس طرح اطمینان سے فلم دیکھنے میں مصروف ہو گئے جیسے وہ پاکیشیا
میں آئے ہی یہی فلم دیکھنے کے لئے ہوں۔ان تینوں کے چہروں پر
گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ظاہر ہے انہوں نے ایک
ناممکن مشن کو اس قدر آسانی اور سہولت سے مکمل کر لیا تھا جس کا
تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔

عمران نے ناشتہ ختم کر کے اخبارات اٹھانے سے پہلے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"........ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی آکسن بول رہا ہوں"۔ عمران نے پوری تفصیل سے ڈگریوں سمیت اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب خیریت یہ صبح صبح ڈگریاں کیوں دوہرائی جا رہی ہیں"........ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"تاکہ ایکسٹو کو معلوم ہو سکے کہ وہ ایک معمولی سی رقم کا چیک کتنے اعلیٰ تعلیم یافتہ آدمی کو دیتا ہے۔ شاید اسے خیال آ جائے اور آغا سلیمان پاشا کی تنخواہوں کے بل میں کچھ حروف کی کمی واقع ہو

جائے"........ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"آپ اس کا پورا بل ایکسٹو کو ایک ہی بار بھجوا دیں۔ تاکہ ایک ہی بار یہ مسئلہ ختم ہو جائے"........ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر مجھے ایکس تھری کو تلاش کرنا پڑے گا"........ عمران نے جواب دیا۔

"ایکس تھری کو تلاش کیوں۔ اس کی کیا ضرورت پڑ گئی"۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ اس قدر بھاری بل کے نیچے جناب ایکسٹو صاحب کو دوسرا سانس لینے کا ہی موقع نہ مل سکے گا اور دانش منزل تو بہرحال خالی نہیں رہ سکتی"........ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر آپ اس قدر بھاری بل کے نیچے سانس لے رہے ہیں تو ایکسٹو بھی لے لے گا"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے یہ سلیمان بڑا عقلمند آدمی ہے۔ مجھے قسطوں میں بل بتاتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ مقروض کو زندہ رکھنا چاہیئے تاکہ قرض کی وصولی نہ ہو سکے تو کم از کم وصولی کا رعب تو ڈالا جا سکتا ہے۔ اگر وہ اپنا بل اکٹھا ہی بتا دے تو مجھے دوسرا تو ایک طرف پہلا سانس ہی نہ آ سکے گا"........ عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"چلئے ٹھیک ہے۔ پھر آپ ہی یہ بھاری بل بھگتتے رہیے"۔ بلیک

زیرو نے کہا۔

"وہ تو میں نجانے کب سے بھگت ہی رہا ہوں اور نجانے کب تک بھگتتا رہوں گا۔ یہ بتاؤ اس رین بو کلب کے بارے میں کوئی رپورٹ ملی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں رات کو ہی مل گئی تھی۔ رین بو کلب کا مالک اکبر علی شاہ انتہائی معزز اور کاروباری آدمی ہے۔ ان کا ریکارڈ قطعی صاف ہے۔ وہ آج تک کسی مشکوک سرگرمی میں ملوث نہیں پایا گیا اور اسے کوئی فائل بھی نہیں ملی۔ صفدر نے اس بارے میں مکمل چھان بین کر لی ہے"...... بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سوزین کی یہ کہانی بھی اس کی دوسری کہانیوں کی طرح غلط ثابت ہوئی ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس عورت کے بارے میں رات کو میں نے بھی بہت سوچا ہے کہ آخر اس کا ان سب بے سروپا کہانیاں سنانے اور یہاں آنے کا کیا مقصد ہے۔ لیکن میری سمجھ میں بھی کوئی بات نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا تو اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ تم رات کو عورت کے بارے میں سوچتے رہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ارے ارے عمران صاحب میں تو سوزین کے بارے میں کہہ رہا تھا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے اور احتجاجی لہجے میں کہا۔

"سوزین کے بارے میں سوچنے سے ہی تو سوز پیدا ہوتا ہے اور سوز بھری آواز پھر جنگلوں اور ویرانوں میں گونجنے لگتی ہے۔ اس کا مطلب ہے تمہارے والد صاحب سے بات کرنی ہی پڑے گی۔ ویسے سوچنے کے بعد نیند آجاتی ہے تمہیں یا ساری رات کروٹیں بدلتے ہی گزر جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پلیز"...... بلیک زیرو نے منت بھرے لہجے میں کہا

"پلیز تو میں ہوں اس لئے کہ مجھے ابھی تک کسی عورت کے بارے میں رات کو سوچنے والی بیماری نہیں لگی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ کی اس رات کو نیند نہ آنے والی بات پر مجھے ایک بات یاد آگئی ہے۔ میں صبح سے سوچ رہا تھا کہ آپ سے یہ بات کروں یا نہ کروں لیکن اب آپ نے خود ہی بات چھیڑ دی ہے تو میرا خیال ہے کہ میں یہ بات کر ہی دوں"...... بلیک زیرو نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بلیک زیرو اب اپنی جان چھڑوانے کے لئے موضوع بدل رہا ہے اور سنجیدہ بھی ہو رہا ہے۔

"کیا محترمہ سوزین تمہاری سوچ سے نکل کر خود تو نہیں آگئی تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ کو تو معلوم ہے کہ میں رات کو جلدی سونے اور صبح بہت جلدی اٹھنے کا عادی ہوں۔ آج رات بھی میں نو بجے سو گیا

لیکن پھر اچانک میری نیند کھل گئی۔ مجھے ایک عجیب سی پریشانی اور اضطراب سا محسوس ہونے لگا۔ ایسے جیسے میں کسی نامعلوم خطرے کی زد میں آگیا ہوں۔ میں نے آیت الکرسی پڑھی اور دوبارہ سو گیا۔ لیکن ایک بار پھر میری نیند کھل گئی۔ وہی بے چینی اور اضطراب دوبارہ محسوس ہونے لگا اس کے ساتھ ہی۔ کھٹاک۔ کھٹاک۔ اور سرر۔ سرر کی آوازیں بھی سنائی دیں۔ میں بے حد پریشان ہوا۔ میں نے اٹھ کر دانش منزل کے حفاظتی نظام کو چیک کیا وہ آن تھا۔ میں نے اسے اپنا وہم سمجھا اور ایک بار پھر آیت الکرسی پڑھ کر سو گیا۔ پچھلی رات کو اٹھ کر میں نے حسب معمول تہجد کی نماز پڑھی اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے بعد میں صبح کی نماز کے لئے مسجد چلا گیا۔ نماز پڑھنے کے بعد حسب معمول صبح کی سیر کرتا ہوا جب میں دانش منزل کے عقب میں واقع نرسری کے گیٹ پر پہنچا تو نرسری میں رہنے والا حبیب اپنے والد کے ساتھ وہاں کھڑا تھا۔ وہ دونوں میرے ہی انتظار میں کھڑے ہوئے تھے انہوں نے مجھے روک لیا اور حبیب نے ایک چھوٹا سا بال پوائنٹ میری طرف بڑھایا اور بتایا کہ یہ بال پوائنٹ انہیں نرسری کے اندر دانش منزل کی عقبی دیوار سے کچھ فاصلے پر پڑا ہوا ملا ہے اور جہاں یہ بال پوائنٹ پڑا ہوا تھا۔ وہاں تین افراد کے قدموں کے نشانات بھی موجود ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے نرسری کے پھاٹک کے ساتھ والی دیوار سے کسی کے اندر کودنے کے نشانات بھی چیک کیے ہیں۔ اس طرح پھاٹک سے تین افراد کے قدموں کے

نشانات ان کے مکان تک اور پھر وہاں سے اس جگہ تک جہاں وہ بال پوائنٹ پڑا ہوا ملا ہے اور پھر وہاں سے دانش منزل کی دیوار تک صاف نظر آئے ہیں یہ بوٹوں کے نشانات ہیں۔ میں یہ بال پوائنٹ جو غیر ملکی ہے دیکھ کر اور ان دونوں کی باتیں سن کر بے حد پریشان ہوا۔ میں نے ان کے ساتھ اندر جا کر چیکنگ کی تو ان کی باتیں سو فیصد درست تھیں قدموں کے واضح نشانات موجود تھے۔ میں فوراً واپس دانش منزل پہنچا اور پھر میں نے اس عقبی راستے اور اس سارے حصے کو خوب اچھی طرح چیک کیا ہے۔ لیکن وہاں کا سسٹم آن تھا۔ دروازے بند تھے اور ہر چیز اپنی جگہ درست حالت میں تھی۔ میں مطمئن ہو گیا۔ اس کے بعد مجھے رات کی بے چینی، اضطراب اور آوازوں کا خیال آیا۔ اس لئے صبح سے میں سوچتا رہا کہ آپ کو یہ بات بتاؤں یا نہیں۔ اب آپ نے خود ہی رات کی بات کی ہے تو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو بتا دوں"...... بلیک زیرو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جیسے جیسے وہ تفصیل بتاتا جا رہا تھا عمران کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوتا چلی جا رہی تھیں۔

"اس بال پوائنٹ کو چیک کیا ہے تم نے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ ایک عام سا بال پوائنٹ ہے۔ لیکن مقامی نہیں ہے غیر ملکی ہے۔ ایکریمیا کا بنا ہوا ہے۔ لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ آدمی اس پر چونکے کیونکہ اب ہمارے ملک میں غیر ملکی چیزیں عام

فروخت ہونے لگ گئی ہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں خود وہیں آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران کار لئے دانش منزل کی طرف بڑھا چلا جارہا تھا۔ اس کے ذہن میں نجانے کیوں بار بار بلیک تھنڈر کا نام آرہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ بلیک تھنڈر انتہائی جدید ترین سائنسی آلات استعمال کرتی ہے اس لئے کسی قسم کی بھی گڑبڑ ہو سکتی ہے۔ دانش منزل پہنچ کر عمران نے بلیک زیرو کو ساتھ لیا اور پھر اس نے ساری دانش منزل کا راؤنڈ لگایا۔ خاص طور پر وہ فائل روم میں گیا۔ لیکن کسی جگہ بھی کسی معمولی سی گڑبڑ کے بھی تاثرات نہ تھے۔ عمران نے ایک ایک الماری خود چیک کی۔ تمام حفاظتی انتظامات بدستور موجود تھے اور درست طور پر کام کر رہے تھے الماریاں بھی بند اور محفوظ تھیں۔ عمران کافی دیر تک چیکنگ کرتا رہا۔ لیکن جب کسی قسم کی بھی گڑبڑ کے کوئی آثار نظر نہ آئے تو وہ قدرے مطمئن ہو گیا۔

"یہاں تو سب اوکے ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے بھی آپ سے پہلے یہاں کا ایک ایک ذرہ چیک کیا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"آؤ اب عقبی راستے سے نرسری چلیں۔ تاکہ میں چیک کر سکوں کہ یہاں کیا ہوتا رہا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر اس نے باقاعدہ آپریشن روم میں جا کر عقبی راستے کھولنے کا سسٹم آپریٹ کیا اور اس کے بعد وہ دونوں عقبی راستے کی طرف بڑھ گئے۔ یہ سپیشل راستہ تھا جو انتہائی ایمرجنسی کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ نرسری بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ملکیت تھی اور اس میں کام کرنے والے دونوں آدمی بھی سرکاری ملازم تھے۔ اور وہ بلیک زیرو کو بطور طاہر اور دانش منزل کے انچارج کے جانتے تھے۔ جب کہ وہ عمران کو طاہر کے دوست کی حیثیت سے جانتے تھے۔ ویسے انہیں دانش منزل اور بلیک زیرو کی اصل حیثیت کا علم نہ تھا۔ یہاں انہیں اس لئے ملازم رکھا گیا تھا کہ وہ اس عمارت کی نگرانی کرتے رہیں۔ عقبی دروازہ کھلنے پر جیسے ہی باہر کی روشنی اندر آئی عمران فرش پر جھک گیا۔

"اوہ۔ اوہ تین افراد کے اندر آنے کے نشانات موجود ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اندر آنے کے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ دروازہ تو بند تھا اور باقی دروازے بھی بند تھے"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایس ایس پاؤڈر سپرے گن لے آؤ جلدی کرو"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو تیزی سے بھاگتا ہوا

واپس آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اس دوران باہر نرسری میں آ گیا۔ وہاں کام کرنے والے دونوں باپ بیٹا بھی آ گئے اور عمران نے ان کے ساتھ مل کر قدموں کے سارے نشانات چیک کیے۔

"رات کو تم نے کوئی آواز سنی تھی"......... عمران نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں جناب کسی قسم کی کوئی آواز نہیں سنی"......... نوجوان نے جواب دیا۔

"کہاں سوئے تھے تم"........ عمران نے پوچھا۔

"مکان کے اندر جناب باہر تو سردی ہوتی ہے"......... اس بار بوڑھے نے جواب دیا۔

"آؤ میرے ساتھ اور دکھاؤ مجھے جہاں تم سوئے رہے ہو"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ ان کے ساتھ اس کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے اندر داخل ہو کر زور زور سے سانس لے کر کچھ سونگھنے کی کوشش کی لیکن کوئی نامانوس بو اسے محسوس نہ ہوئی تو وہ واپس باہر آ گیا۔

"صبح کس وقت اٹھتے ہو تم"......... عمران نے پوچھا۔

"میں صبح تہجد کے وقت اٹھتا ہوں جناب اور میرا بیٹا حبیب صبح کی نماز کے وقت"........ بوڑھے نے جواب دیا۔

"آج جب تم دونوں اٹھے تو تم نے کوئی خاص بات محسوس کی میرا مطلب ہے۔ سر میں چکر۔ یا سر کا بھاری پن۔ یا نیند کا دباؤ وغیرہ"........ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب کوئی ایسی بات تو محسوس نہیں ہوئی"........ دونوں نے جواب دیا اور عمران سرہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ بلیک زیرو پاؤڈر سپرے گن لئے ان کی طرف ہی آ رہا تھا۔

آؤ میرے ساتھ"........ عمران نے اس کے ہاتھ سے گن لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دانش منزل کے کھلے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کے کنارے پر رک کر گن سے پاوڈر کا سپرے فرش پر کیا تو راہداری میں قدموں کے مختلف نشانات ابھر آئے ن میں سے تین وہی نشانات تھے جو باہر نرسری کی کچی زمین پر تھے۔ یہ شانات آنے اور جانے کے علیحدہ علیحدہ نظر آ رہے تھے۔

"دیکھو یہ تین افراد اندر داخل ہوئے ہیں اور واپس بھی گئے یں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت اور بے یقینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ یکن نشانات بھی اب صاف نظر آ رہے تھے۔ عمران پاؤڈر سپرے کرتا وا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر فائل روم میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد زموں کے نشانات ایک الماری کے سامنے جا کر ختم ہو گئے۔ یہاں ے واپسی کے نشانات شروع ہو گئے تھے۔

"اس الماری تک یہ لوگ آئے ہیں"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن الماری تو بدستور بند ہے اور اس کے گرد حفاظتی نظام بھی ان ہے"......... بلیک زیرو نے کہا۔

"حفاظتی نظام تو ساری دانش منزل کا آن تھا اور دروازے بھی
تھے۔ تب بھی قدموں کے نشانات یہاں تک پہنچے ہیں"...... عمران
نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس
آیا اور سیدھا الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا
آلہ تھا۔ اس نے اس آلے کو الماری سے لگا کر اس کا بٹن دبایا تو کھٹاک
کی آواز سے الماری خود بخود کھلتی چلی گئی اور عمران نے آگے بڑھ کر ا
رکھی ہوئی فائلوں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

"یہ تیسرے خانے کی دوسری فائل صحیح طرح سے ایڈجسٹ نہی
ہے۔ اسے باہر نکالا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
اس نے پاؤڈر سپرے گن سے اس خانے پر پاؤڈر سپرے کر دیا۔

"اوہ دستانے پہن کر فائلیں نکالی گئی ہیں۔ یہ دیکھو تمہاری انگلیو
کے نشانات کے ساتھ ساتھ یہ لمبے دھبے۔ یہ دستانوں کے خا
نشانات ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
دوسری فائل باہر نکال لی۔

"ایم وی فائل"...... عمران نے اس کے اوپر درج نام پڑ
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل کو کھول کر چیک کر
شروع کر دیا۔ فائل درست حالت میں تھی۔

"لیکن انہوں نے فائل نکال کر کیا کیا ہے۔ اس کا فوٹو گراف تو
نہیں سکتا اور نہ ہی کوئی اور ذریعہ استعمال کیا جا سکتا ہے"...... بلی
زیرو نے کہا۔

"اسے لیبارٹری میں چیک کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور
فائل اٹھائے ہوئے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"بیرونی دروازے وغیرہ سب بند کر دو"...... عمران نے بلیک
زیرو سے کہا اور خود وہ لیبارٹری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لیبارٹری میں پہنچ
کر اس نے مختلف عدسوں اور شعاعوں کی مدد سے فائل کی چیکنگ
شروع کر دی۔ اور پھر جیسے ہی ایک خاص قسم کی شعاع اس نے صفحے پر
ڈالی صفحے کا رنگ تیزی سے سیاہی مائل ہوتا چلا گیا اور عمران بے اختیار
اچھل پڑا۔ پھر اس نے فائل کے تمام صفحات چیک کر لئے۔ اس
مخصوص شعاع سے تمام صفحات سیاہی مائل ہو گئے تھے۔

"کیا ہوا کچھ پتہ چلا"...... بلیک زیرو نے اندر آتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں اس فائل پر الٹرا ایچ وی شعاعیں ڈالی گئی ہیں اور ان سے اس
کا عکس لیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ۔ یہ کون سی ریز ہیں"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ انتہائی جدید ترین شعاعیں ہیں۔ سرداور سے ایک بار اس
بارے میں تفصیلی بات ہوئی تھی۔ اس بارے میں ایک بین الاقوامی
سائنس کانفرنس میں مقالہ پڑھا گیا تھا اور سرداور اس کانفرنس میں
شریک تھے۔ انہوں نے مجھ سے اس بارے میں تفصیلی بات کی تھی۔
ان کا خیال تھا کہ ان شعاعوں کو یہاں پاکیشیا میں تیار کیا جائے لیکن
پھر یہ سوچ کر ارادہ ترک کر دیا کہ اس کی لیبارٹری قائم کرنے پر اس

قدر خرچ آ سکتا ہے کہ پاکیشیا اس قدر خرچ کا متحمل ہی نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ میری تو عقل ہی کام نہیں کر رہی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ فائل واپس رکھ کر آپریشن روم میں آجاؤ۔ یہ معاملہ ہماری توقع سے بھی کہیں زیادہ سیریس ہو چکا ہے۔ "ایم وی" فائل انتہائی اہم ترین سائنس فارمولے پر مبنی ہے۔ مجھے سرداور سے اس بارے میں بات کرنی ہو گی"...... عمران نے فائل بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے سب سے پہلے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی چونکہ عمران نے ان کا براہ راست اور خصوصی نمبر ڈائل کر دیا تھا۔ اس لئے بات بھی براہ راست ہو رہی تھی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران تم۔ خیریت۔ آج تم بے حد سنجیدہ لہجے میں بات کر رہے ہو۔ طبیعت تو ٹھیک ہے ناں تمہاری"...... سرداور کے لہجے میں شدید پریشانی نمایاں تھی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجبوراً سنجیدہ ہونا پڑا ہے سرداور۔ آپ چیف ایکسٹو کو تو جانتے ہیں۔ وہی ایک ایسا آدمی ہے جو مجھے بھی سنجیدہ ہونے پر مجبور کر دیتا

ہے"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو کوئی خاص بات ہو گی۔ کیا ہوا ہے"...... اس بار سرداور کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"سرداور مجھے چیف نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں رات نامعلوم افراد نے تمام تر سائنسی حفاظتی انتظامات آن ہونے کے باوجود انتہائی پراسرار انداز میں واردات کی ہے۔ وہاں موجود ایک اہم ترین فائل کی کاپی اس طرح بنائی گئی ہے کہ اس کاپی پر الٹرا ایچ وی شعاعیں ڈال کر اس کا عکس لیا گیا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا۔ آپ نے ایک بین الاقوامی کانفرنس میں ان نو دریافت شدہ شعاعوں پر کسی سائنس دان کا تحقیقی مقالہ سنا تھا اور پھر آپ نے اسے میرے ساتھ تفصیل سے ڈسکس بھی کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں مجھے یاد آ گیا ہے۔ لیکن ان شعاعوں پر تو ابھی کام ہو رہا ہے اور ابھی وہ لوگ بھی ابتدائی کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔ ابھی اسے سالڈ پراسس میں تو لایا ہی نہیں جا سکتا۔ پھر انہیں یہاں کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے"۔

"اس بات پر تو مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے۔ لیکن میں نے چیک کر لیا ہے۔ انہیں بہرحال استعمال کیا گیا ہے۔ میں نے صرف یہ پوچھنے کے لئے آپ سے بات کی ہے کہ فائل "ایم وی" پر ابھی کام ہو رہا ہے یا مکمل ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس پر کام زیرو لیبارٹری میں اس فارمولے کا خالق سائنس دان

ڈاکٹر عالم رضا کر رہا تھا۔ زیرو لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر سلطان صاحب ہیں۔ ان سے معلوم کرنا پڑے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔ سر داور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ ان سے تفصیلات خود پوچھ لیں اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم کریں کہ یہ فارمولا کیسے لیک آؤٹ ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیک آؤٹ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ یہ انتہائی اہم ترین اور خفیہ فارمولا ہے۔ یہ کیسے لیک آؤٹ ہو سکتا ہے اس کے تحت ایک ایسا حفاظتی دفاعی نظام تیار کیا جا سکتا ہے جس پر دنیا کا کوئی اسلحہ چاہے وہ بارودی ہو، شعاعی ہو یا جراثیمی کسی صورت بھی اثرانداز نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔۔۔ سر داور نے جواب دیا۔

"تو پھر اس کی نقل حاصل کرنے والوں کو اس کا علم کیسے ہو گیا۔ یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی اور نہ صرف انہیں اس کے بارے میں علم ہے بلکہ انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ یہ فارمولا سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر میں محفوظ ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں واقعی یہ بات غور طلب ہے۔ تم ایسا کرو کہ آدھے گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کرنا۔ میں اس سلسلہ میں معلومات حاصل کرتا ں"۔۔۔۔۔۔ سر داور نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"لیکن عمران صاحب یہ لوگ کون ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو، عمران کے رسیور رکھتے ہی اس سے مخاطب ہو کر کہا وہ اس دوران یشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"یہ کام بلیک تھنڈر کا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"بلیک تھنڈر۔ آپ نے یہ اندازہ کس طرح لگایا ہے"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دنیا میں صرف وہی ایک ایسی تنظیم ہے جو انتہائی جدید ترین ٹیکنالوجی استعمال کرتی ہے۔ اب دیکھو ناقابل تسخیر سائنسی حفاظتی نظام کو کس طرح اس انداز میں معطل کیا گیا کہ فائل آپریٹنگ مشین ویسے ہی آن رہی ہے۔ دروازے بغیر کسی جدوجہد کے کھولے گئے ہیں۔ فائل روم کا حفاظتی نظام بھی آف کیا گیا۔ الماری کو بغیر چھیڑے کھولا گیا۔ فائلوں کا حفاظتی انتظام آف کیا گیا۔ فائل باہر نکالی گئی۔ اس کی انتہائی جدید ترین شعاعوں کی مدد سے کاپی بنائی گئی۔ پھر یہ واپس گئے۔ تمام دروازے دوبارہ بند ہوئے۔ تمام نظام دوبارہ آن ہوا۔ نہ کوئی الارم بجا۔ نہ تمہیں پتہ چلا۔ اب تمہاری رات والی کیفیت بھی سمجھ میں آ رہی ہے۔ اس وقت جب تم نے یہ آوازیں سنیں اس وقت مجرم اندر اپنے کام میں مصروف تھے۔ یہ ساری باتیں اس طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ انتہائی جدید ترین ٹیکنالوجی استعمال کی گئی ہے۔ دوسری بات یہ کہ سوزین کا یہاں آنا۔ بلیک تھنڈر کا نام لینا۔ سر لیفٹنٹ ہیروفین کا نام استعمال کرنا۔ اور بے سروپا کہانیاں سنانا۔ یہ سب ہی اس طرف اشارہ کرتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کا انداز درست ہو سکتا ہے۔ لیکن سوزین کی اس لایعنی اور

فضول گفتگو کا آپ اس معاملے سے لنک کیسے جوڑیں گے"۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کوئی نہ کوئی لنک بہرحال ہو گا اور اب تو مجھے اس کارڈ کے بارے میں بھی شک ہونے لگا ہے۔ اس کارڈ کے رنگ یہاں اچانک پھیکے پڑ گئے۔ یہ سب بہرحال کسی ایسے پراسرار کھیل کا حصہ ہیں جسے ہم سمجھ ہی نہیں سکے"......... عمران نے کہا۔

"اب یہ فارمولا آپ واپس حاصل کریں گے"......... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو اسی لئے میں نے سرداور سے بات کی ہے۔ تاکہ اس کی صحیح اہمیت کا اندازہ ہو سکے۔ اگر واقعی اسے بلیک تھنڈر نے اڑایا ہے تو پھر اس کے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بلیک تھنڈر سے یہ فارمولا اور کوئی ملک حاصل ہی نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر کسی اور نے اڑایا ہے تو پھر لامحالہ اسے واپس حاصل کرنا پڑے گا"......... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں عمران صاحب یہ فارمولا پاکیشیا کی ملکیت ہے۔ اسے ہر صورت میں واپس لانا ہو گا۔ چاہے اسے کسی نے بھی اڑایا ہو"۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران نے بجائے جواب دینے کے کرسی سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں پھر آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد عمران نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور سرداور کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"......... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"بغیر سر کے آپ کیسے بول لیتے ہیں۔ کیا یہ کسی نئی سائنسی ایجاد کی وجہ سے ممکن ہوا ہے"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران تم۔ میں تمہاری طرف سے کال کا منتظر تھا۔ انتہائی ہولناک انکشاف ہوا ہے۔ "ایم ڈی" منصوبے کے خالق اور اس پر کام کرنے والا سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا ناراک میں ہونے والی ایک بین الاقوامی سائنسی کانفرنس میں شرکت کے لئے گیا۔ اس کانفرنس سے واپسی پر جب وہ واپس پاکیشیا آ رہا تھا تو جہاز کریش ہو گیا۔ اور اس جہاز کے تمام مسافر ہلاک ہو گئے۔ لیکن یہ حادثہ اس قدر شدید تھا کہ جہاں جہاز کریش ہو کر گرا وہاں سے ایک لاش بھی نہیں مل سکی۔ لیکن انکوائری سے یہ بات البتہ حتمی طور پر معلوم ہو چکی ہے کہ ڈاکٹر عالم رضا مسافروں میں شامل تھے"......... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ یہ تو بے حد اہم بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کیا گیا ہے اور پھر یہ فارمولا حاصل کیا گیا ہے اور اس سے یہ بھی بات ظاہر ہوتی ہے کہ اس سائنسی کانفرنس میں ہی ڈاکٹر عالم رضا نے اس فارمولے کے بارے میں کسی جگہ بات کر دی ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران بیٹے تم اس کے اغوا کی بات کر رہے ہو جب کہ وہ

ہلاک ہو چکا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"سرداور جس تنظیم نے یہ فارمولا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے اڑایا ہے۔اس کے لئے یہ بڑی معمولی سی بات ہے کہ وہ ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کرے اور اس اغوا کو چھپانے کے لئے کسی جہاز کو کریش کرا دے۔اور مسافروں کی فہرست میں ڈاکٹر عالم رضا کا نام بھی شامل کرا دے۔بہرحال میں اس کی خود انکوائری کروں گا اور اگر ڈاکٹر عالم رضا زندہ ہے تو پھر اسے واپس حاصل کرنا ہمارا فرض بن جاتا ہے"...... عمران انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اگر وہ زندہ ہے تو پھر اسے ہر صورت میں واپس ہونا چاہئیے۔ ایک تو اس لئے کہ وہ پاکیشیا کا انتہائی ہونہار اور قابل فخر سائنس دان ہے اور دوسرا اس لئے کہ اس کی وفات کے بعد اس منصوبے پر اس طرح کام نہیں ہو پا رہا جس طرح اس کی زندگی میں ہو رہا تھا۔بلکہ یوں سمجھو کہ یہ اہم ترین سائنسی کام جس سے پاکیشیا کی سلامتی کو فول پروف انداز میں تحفظ دیا جا سکتا تھا ایک لحاظ سے تعطل کا شکار ہو کر رہ گیا ہے۔اگر ڈاکٹر عالم رضا واپس آ جاتا ہے تو یہ پاکیشیا کی سلامتی کے لئے بھی انتہائی فائدہ مند ثابت ہو گا"...... سرداور نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے۔لیکن کیا ڈاکٹر عالم رضا کے بارے میں تفصیلی معلومات مل جائیں گی۔خاص طور پر اس کی تازہ ترین تصویر"۔عمران نے کہا۔

"ہاں اس کی مکمل فائل وزارت دفاع میں موجود ہو گی۔وہاں سے

مل سکتی ہے"...... سرداور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔شکریہ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی۔اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کمال ہے۔سر علیحدہ کمرے میں اور پیر علیحدہ کمرے میں۔حیرت ہے۔کیا سائنس اس قدر ترقی کر گئی ہے کہ اب انسان کے اعضا علیحدہ علیحدہ رکھے جا سکتے ہیں اور پھر پیر بھی ایسا کہ بول بھی سکے۔ویری گڈ"...... عمران نے اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔لیکن یہ پیر اور سر والی بات میری سمجھ میں نہیں آئی"...... دوسری طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا تو پیر میں سمجھ والا خانہ بھی ہے۔یعنی عقل بھی ہے۔ویری گڈ پھر تو پرانا محاورہ واقعی درست ثابت ہو گیا کہ عقل پیر کے ٹخنے میں چلی جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو پی۔اے بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ نے مجھے پیر کس حیثیت سے بنا دیا۔سر سلطان کی حد تک تو درست ہے کہ وہ سر ہیں"...... پی۔اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے خود ہی تو تعارف کرایا ہے۔پی اے اور پی اے کو ملاؤ تو پا بنتا ہے اور پا فارسی زبان میں پیر کو ہی کہتے ہیں۔دوسرے لفظوں میں

پی اے کا فارسی ترجمہ پا۔ اور اس فارسی پا کا مقامی زبان میں ترجمہ پیر پی بنتا ہے"........ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اس بار پی اے پہلے سے بھی زیادہ زور دار آواز میں ہنس پڑا۔

"کوئی کام تو اس سر کے لئے بھی رہنے دو۔ بول بھی تم رہے ہو۔ عقل بھی تمہارے پاس ہے اور اب اس طرح اونچے اونچے قہقہے بھی تم ہی مار رہے ہو تو پھر یہ بیچارہ سر کیا کرے گا۔ کیا صرف ہاں اور ناں میں ہلتا ہی رہ جائے گا"........ عمران نے کہا۔

"بہتر عمران صاحب آپ سر سے ہی بات کر لیں"........ دوسری طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں"........ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"بغیر سر کے سلطان تو پھر تاج شاہی آپ کہاں رکھتے ہوں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران تم۔ ایک تو یہ پی اے بتاتا ہی نہیں کہ تم بات کر رہے ہو۔ تاکہ میں اپنے نام کے ساتھ سارے القابات لگا لیا کروں"۔ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ سر کے علاوہ بھی القابات ہیں آپ کے پاس۔ مجھے تو آپ نے آج سے پہلے بتایا ہی نہیں"...... عمران نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ایک اس سر نے ہی عذاب میں ڈال رکھا ہے مجھے۔ دوسرے

القابات تمہیں بتا کر میں نے اور مصیبت مول لینی ہے"۔ سر سلطان نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مصیبت تو بڑی سستی مل جائے گی۔ اس لئے آپ ضرور مول لیجئے اگر رقم کم پڑ جائے تو آپ میرے باورچی آغا سلیمان پاشا سے بات کر سکتے ہیں وہ ادھار لینے میں بے پناہ مہارت رکھتا ہے"........ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"اوکے میں بات کر لوں گا جب ضرورت پڑی۔ خدا حافظ"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا۔

"ارے ارے کمال ہے۔ اس قدر جلدی۔ آغا سلیمان پاشا اتنی آسانی سے تھوڑا مل جائے گا۔ پہلے آپ اس کے مالک علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی آکسن سے بات کریں گے۔ اس کی منت کریں گے کہ وہ آپ کو آغا سلیمان پاشا سے بات کرنے کا وقت لے دے۔ اور ظاہر ہے آج کل کے زمانے میں وقت سب سے زیادہ قیمتی ہو چکا ہے"........ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"صرف تمہارا ہی نہیں میرا بھی وقت قیمتی ہے"........ سر سلطان نے اسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا پھر تو آپ مصیبت خرید ہی لیں گے۔ لیکن فی الحال ایک کام کیجئے۔ وزارت دفاع سے فوری طور پر بظاہر مرحوم سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کی پرسنل فائل منگوا کر آغا سلیمان پاشا کو بھجوا دیجئے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بظاہر مرحوم سائنس دان"...... سر سلطان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں پاکیشیا نے تو اسے مرحومین کی صف میں شامل کر رکھا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ مرحوم نہیں بلکہ پاکیشیا آنے سے محروم ہے۔ اور میں اس کی یہ محرومی دور کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا الٹی ہوئی بات کر رہے ہو۔ سیدھی طرح کیوں نہیں بتاتے۔ کیا چکر ہے"...... سر سلطان نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چکر سیدھا ہو ہی نہیں سکتا وہ تو گول ہو گا۔ آپ نے اگر اسے سیدھا کرنا چاہا تو آپ بھی چکر کھا جائیں گے"...... عمران بھلا کہاں اتنی آسانی سے باز آنے والا تھا اور دوسری طرف سے یکلخت رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب آپ جس انداز میں کام کر رہے ہیں۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو اس فارمولے کی واپسی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ جن لوگوں نے اسے یہاں سے رات کو اڑایا ہے وہ ابھی ملک سے باہر نہیں گئے ہوں گے انہیں چیک کیا جا سکتا ہے"۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ان کے بوٹوں کے تلوں کے نشانات ہی ہیں ہمارے پاس ان کے فوٹو گرافس بنوا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھجوا دو تاکہ ائیر پورٹ اور دوسرے ملک سے باہر جانے والے راستوں پر ہر آدمی

کے بوٹ اتار کر ان کے تلے چیک کر سکیں۔ ہاں اگر ان لوگوں نے بوٹ تبدیل کر لئے تو پھر واقعی مسئلہ ہو جائے گا"...... عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ اب کبھی منہ ہی نہ کھولے گا

"منہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے خود ہی دیکھ لیا ہے کہ ان لوگوں نے تمہاری یہاں موجودگی اور اس قدر فول پروف حفاظتی انتظامات کے باوجود کس طرح فائل حاصل کر لی ہے اور نہ صرف حاصل کر لی ہے بلکہ ہمیں اس کا کسی طرح علم ہی نہ ہو سکتا۔ اگر نرسری میں ان کے قدموں کے نشانات سامنے نہ آتے اور تم رات کو اٹھ کر پریشان نہ ہوتے۔ انہوں نے یقیناً بے ہوش کر دینے والی کوئی گیس یہاں پھیلائی ہو گی۔ لیکن یہاں آپریشن روم میں اس کے اثرات بہت کم پہنچے ہوں گے۔ اس لئے تم مکمل طور بے ہوش نہیں ہوئے بلکہ صرف تمہارے ذہن اور اعصاب پر دباؤ پڑا۔ جس کی وجہ سے تمہیں بے چینی اور اضطراب کا احساس ہوا۔ نرسری میں انہوں نے احتیاط اس لئے نہ کی ہو گی کہ انہیں علم ہی نہ ہو گا کہ نرسری یا اس کے رہنے والوں کا تعلق اس عمارت سے ہی ہے اور اگر واقعی یہ کام بلیک تھنڈر کا ہے جس کا مجھے یقین ہے تو وہ لوگ آسانی سے ہاتھ بھی نہ آ سکیں گے۔ اب رہ گئی یہ بات کہ فارمولا بلیک تھنڈر کے پاس پہنچ جائے گا۔ تو جیسا میں نے پہلے بتایا ہے کہ اس سے پاکیشیا کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہاں اگر بلیک تھنڈر نے ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کرا لیا ہے تو

پھر یہ واقعی سیکرٹ سروس کا کیس بن جاتا ہے۔ ڈاکٹر عالم رضا
چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں ہو اسے واپس لانا ہمارا فرض
ہے"...... عمران نے کہا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب اصل میں یہ سوچ کر ہی میرا دماغ
پھٹنے لگتا ہے کہ انہوں نے دانش منزل سے بھی فارمولا اڑا لیا
ہے"...... بلیک زیرو نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں یہ واقعی قابل تشویش بات ہے۔ میں اس بارے میں ضرور
سوچوں گا"...... عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً
دس منٹ بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہے یہاں"...... دوسری طرف
سے سرسلطان کی باوقار آواز سنائی دی۔

"نہ بھی ہو تو سلطان کے نادر شاہی حکم پر حاضر کیا جا سکتا ہے
جناب"۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا

"عمران بیٹے ڈاکٹر عالم کی فائل میرے پاس پہنچ گئی ہے۔ میں نے
اپنا ایک آدمی خصوصی طور پر بھیج کر فوری منگوائی ہے۔ لیکن اس کے
متعلق تو بتایا گیا ہے کہ یہ جہاز کے کریش میں ہلاک ہو گئے تھے
پھر"۔ سرسلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں بتایا تو یہی جاتا ہے لیکن مجھے کچھ شواہد ایسے ملے ہیں جن سے

ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں اغوا کیا گیا ہے اور اس اغوا کو چھپانے کے لئے
جہاز کریش کر دیا گیا ہے"...... عمران نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

"اوہ کس نے ایسا کیا ہے اور کیوں"...... سرسلطان نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک خفیہ بین الاقوامی تنظیم ہے بلیک تھنڈر۔ یہ شاید اس کا
کام ہے اور اغوا اس لئے کرایا گیا ہے کہ وہ پاکیشیا میں ایک فول
پروف دفاعی نظام کے فارمولے پر کام کر رہے تھے"...... عمران نے
جواب دیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ لیکن وہ فارمولا تو یہاں ہو گا بلکہ یقیناً
تمہارے پاس دانش منزل میں ہو گا اور ایسے فارمولے کسی سائنسدان
کو زبانی تو یاد نہیں ہوتے پھر ڈاکٹر عالم کو اغوا کر کے وہ کیا کریں
گے"...... سرسلطان کے لہجے میں بے پناہ حیرت امڈ آئی تھی اور عمران
نے انہیں جواب میں پوری تفصیل بتا دی۔

"انتہائی حیرت انگیز بات ہے یہ۔ اس کا تو مطلب ہے کہ اب
دانش منزل بھی محفوظ نہ رہی"...... سرسلطان نے انتہائی تشویش
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں لیکن صرف بلیک تھنڈر کے لئے دوسری تنظیموں کے لئے
نہیں۔ اب ایک تو مجھے اس واقعہ کو سامنے رکھ کر اس کے انتظامات
میں تبدیلی لانی پڑے گی اور دوسرا اس ایجنٹ کو جس نے یہ واردات

کی ہلاک کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اصل کارروائی تو اس ایجنٹ نے کی ہو گی
بلیک تھنڈر کو تو اس نے فارمولے کی کاپی بھیج دی ہے۔ آپ فائل
میرے فلیٹ پر بھجوا دیں"......... عمران نے کہا۔
"وہ تو میں نے بھجوا کر ہی تمہیں فون کیا تھا"......... سر سلطان نے
جواب دیا۔
"ٹھیک ہے شکریہ۔ خدا حافظ"......... عمران نے کہا اور کریڈل
دبا کر اس نے اپنے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"سلیمان بول رہا ہوں"......... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی
آواز سنائی دی۔
"عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ سر سلطان کا آدمی ایک فائل لے کر
تمہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ تم نے اس فائل کو فوری طور پر یہاں
میرے پاس دانش منزل میں پہنچانا ہے"......... عمران نے سنجیدہ لہجے
میں کہا۔
"بہتر جناب"......... دوسری طرف سے سلیمان نے جواب دیا اور
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
"میرا خیال ہے اگر اس سوزین کی زبان کھلوائی جائے تو اصل
آدمی سامنے آ جائیں گے"......... بلیک زیرو نے کہا۔
"بلیک تھنڈر کچی گولیاں تو نہیں کھیلتی لیکن بہرحال کچھ نہ
ضرور معلوم ہو جائے گا"......... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل

کرنے شروع کر دیئے۔
"رانا ہاؤس"......... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔
"عمران بول رہا ہوں جوانا سے بات کراؤ"......... عمران نے کہا۔
"یس باس"......... جوزف نے کہا اور پھر رسیور ایک طرف رکھے
جانے کی آواز سنائی دی۔
"ہیلو ماسٹر میں جوانا بول رہا ہوں"......... چند لمحوں بعد جوانا کی
آواز سنائی دی۔
"جوانا ہوٹل شیرٹن جاؤ اور اس سوزین کو ساتھ لے کر رانا ہاؤس آ
جاؤ۔ اگر وہ رضامندی سے نہ آئے تو پھر اسے اغوا کر کے لے آنا۔ لیکن
میں بہرحال اسے فوراً رانا ہاؤس میں دیکھنا چاہتا ہوں"......... عمران
نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"یس ماسٹر"......... دوسری طرف سے جوانا نے کہا۔
"جب وہ رانا ہاؤس پہنچ جائے تو مجھے سپیشل فون پر کال کر کے بتا
دینا"......... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد مخصوص
سیٹی کی آواز سنائی دی اور عمران اور بلیک زیرو دونوں چونک پڑے۔
کیونکہ یہ آواز اس خصوصی سسٹم کی تھی جس کے تحت دروازے سے
کوئی پیکٹ وغیرہ اندر پہنچانے کے لئے نصب تھا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ
سلیمان نے فائل گیٹ کے ساتھ موجود خصوصی خلاء سے اندر بھجوائی ہو
گی۔ جب سیٹی کی آواز ختم ہو گئی تو بلیک زیرو نے میز کی نچلی دراز
کھولی اور اس میں موجود ایک پیکٹ نکالا کر اس نے عمران کی طرف

بڑھا دیا۔ یہ بند پیکٹ تھا اور اس کے کنارے باقاعدہ سیلڈ تھے۔ عمران نے میز پر موجود پیپر کٹر اٹھایا اور اس کی مدد سے اس پیکٹ کی ایک سائیڈ کھول دی۔ اندر فائل موجود تھی۔ عمران نے اسے باہر نکال کر کھولا اور اس کو پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ پھر اس نے فائل میں موجود ایک تصویر اتاری اور اسے جیب میں رکھ لیا۔

"یہ فائل رکھ لو۔ ہو سکتا ہے بعد میں اس کی ضرورت پڑ جائے"۔ عمران نے فائل بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سرہلاتا ہوا اٹھا اور فائل لے کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"جوانا بول رہا ہوں ماسٹر"...... دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا رہا"...... عمران نے کہا۔

"سوزین رانا ہاؤس میں پہنچ گئی ہے ماسٹر"۔ جوانا نے جواب دیا۔

"کس انداز میں پہنچی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"میں ہوٹل گیا باس تو وہ سیر کے لئے کمرے سے باہر نکل رہی تھی میں نے اسے کہا کہ آپ نے مجھے اسے سیر کرانے کے لئے بھجوایا ہے تو وہ میرے ساتھ خوشی سے چل پڑی۔ میں نے اسے بتایا کہ رانا ہاؤس میں میرے ذاتی کاغذات رہ گئے ہیں وہ لے لیں چنانچہ میں اسے لے کر

یہاں آ گیا ہوں۔ اب وہ سٹنگ روم میں موجود ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"جوزف سے کہو اسے گیس کی مدد سے بے ہوش کر کے بلیک روم پہنچا دے میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں ہو سکتا ہے کہ سوزین سے کچھ معلومات مل جائیں۔ اس کے بعد اس مشن پر باقاعدگی سے کام شروع کروں گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کار لئے دانش منزل سے نکلا اور رانا ہاؤس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کیا ہوا جوزف"...... عمران نے کار رانا ہاؤس کے پورچ میں روک کر اترتے ہوئے جوزف سے پوچھا جو پھاٹک بند کر کے واپس پورچ کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔

"اس لڑکی کے بارے میں پوچھ رہے ہیں ناں آپ"۔ برآمدے میں کھڑے ہوئے جوانا نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے مڑ کر کہا۔

"جوزف نے اسے بے ہوش کر کے بلیک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔ اسی لمحے جوزف بھی پہنچ گیا۔

"اب اس لڑکی کا کیا کرنا ہے باس"...... جوزف نے کہا۔

"جو لڑکیوں کا کیا جاتا ہے۔ میرا مطلب ہے عزت احترام تکریم۔ آخر صنف نازک ہے اور پھر ہے بھی جوانا کی ہم قوم"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف اور ج
اس کے پیچھے تھے۔

"اسے اب ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے بلیک روم میں
کرکرسی گھسیٹ کر بے ہوش سوزین کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹی
شیشی نکال کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ اس
سوزین کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحے ایسا کرنے کے بعد اس نے شیشی
کو ہٹایا اور ڈھکن بند کرکے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"اب جاکر باتھ روم سے یا گٹروں سے کوئی انتہائی مکروہ قسم کا
پکڑ لاؤ۔ اس کے جسم میں دھاگہ باندھ دینا"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیڑا کیا مطلب"...... جوزف نے چونک کر حیرت بھرے
میں کہا۔

"میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ماسٹر۔ یہ عورتیں واقعی ایسے کیڑو
سے انتہائی خوفزدہ ہو جاتی ہیں۔ میں لے آتا ہوں"...... جوانا نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اسی لمحے سوزین نے
کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر پوری طرح ہوش میں آتے
اس نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں سامنے بیٹھے ہوئے عمران
طرف دیکھا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ تم نے مجھے اس طرح جکڑ کیوں رکھا

ہے"...... سوزین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کے لہجے میں
تلخی نمایاں تھی۔

"تاکہ تم مجھے بتا سکو کہ بلیک تھنڈر کا سپر لیفٹیننٹ بیروفین کہاں
ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بیروفین کہاں ہے۔ کیا مطلب مجھے کیا معلوم۔ میں نے تو صرف
اس کا نام سنا ہوا ہے۔ اور بس"...... سوزین نے جواب دیا اور عمران
اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

"دیکھو سوزین بیروفین نے پاکیشیا میں ایک خوفناک واردات
کرنے کی کوشش کی ہے اور چونکہ اس واردات کا تعلق پاکیشیا کی
سلامتی سے ہے۔ اس لئے میں بیروفین کو فوری طور پر اور ہر قیمت پر
اس کے بل سے باہر نکالنا چاہتا ہوں"...... عمران نے اسی طرح
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے واقعی کچھ نہیں معلوم"...... سوزین نے کہا۔

"چلو جو کچھ تمہیں معلوم ہے تم وہ بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"مجھے جو کچھ معلوم تھا وہ میں نے تمہیں بتا دیا تھا"...... سوزین
نے کہا۔

"تمہاری بتائی ہوئی ساری باتیں غلط ثابت ہوئی ہیں اور یہ سن لو
میں تو پھر بھی خواتین کا لحاظ کر جاتا ہوں لیکن یہ جوزف اور جوانا قطعی
لحاظ نہیں کرتے۔ اس لئے اب تم بتاؤ گی کہ تمہیں کس لئے یہاں بھیجا
گیا۔ کارڈ جو تمہارے بیگ میں موجود تھا اس کا کیا مصرف ہے اور تم

نے یہ ساری کارروائی شروع ہی سے۔ یعنی خط لے کر آنا مجھ سے ملنا اور پھر بے سروپا کہانیاں سنانے کا تمہارا اصل مقصد کیا تھا"....... عمران نے کہا۔

"کوئی مقصد نہ تھا۔ میں تو یہاں صرف تم سے ملنے اور پاکیشیا کی سیر کرنے آئی تھی"....... سوزین نے جواب دیا۔

"باس آپ مجھے اجازت دیں ابھی یہ سب کچھ بول پڑے گی"۔ جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں تمہارا نمبر بعد میں آئے گا۔ پہلے میں چاہتا ہوں کہ اس کا ہم قوم جوانا اس کے ساتھ کارروائی کرے"....... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب تم کس کارروائی کی بات کر رہے ہو"۔ سوزین نے چونک کر کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا تمہیں"....... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے جوانا کمرے میں داخل ہوا۔ اس کا ایک ہاتھ اس کے عقب میں تھا اور چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

"کیا ہوا جوانا"....... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گئی ہے ماسٹر"....... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے پہلے مس سوزین کو اسے اچھی طرح دیکھنے دو پھر اسے مس سوزین کی گردن کے عقبی حصے میں لباس کے اندر چھوڑ دو"۔ عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"....... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سوزین کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"....... سوزین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اسی لمحے جوانا نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک دھاگے کے ساتھ ایک انتہائی مکروہ شکل کا کیڑا بندھا ہوا مسلسل ہل رہا تھا۔ اس کیڑے کو دیکھتے ہی سوزین کے چہرے کا رنگ یکلخت بدل گیا۔ اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔

"اب اسے سوزین پر چھوڑ دو"....... عمران نے کہا تو سوزین نے بے اختیار آنکھیں کھولیں اور پھر وہ چیخ پڑی۔

"نہیں نہیں ایسا مت کرنا ایسا مت کرنا"....... سوزین نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا جسم مسلسل جھٹکے کھانے لگا تھا۔ جب کہ جوانا نے کیڑے کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیا۔

"اچھی طرح دیکھ لو اسے۔ اب یہ تمہارے نازک جسم کی سیر کرے گا۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ انتہائی زہریلا کیڑا ہے۔ جہاں جہاں سے یہ گزرے گا۔ وہاں وہاں کا گوشت ہی سڑ جائے گا"....... جوانا نے خشک لہجے میں کہا۔

"ہٹاؤ ہٹاؤ۔ اسے ہٹاؤ۔ فار گاڈ سیک ہٹاؤ اسے۔ پلیز پلیز"۔ سوزین نے آنکھیں بند کر کے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل کرو جوانا"....... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"....... جوانا نے کہا اور سوزین کا سر ایک ہاتھ سے پکڑ کر

اس نے دوسرے ہاتھ میں دھاگے سے لٹکے ہوئے کیڑے کو سوزین کی گردن کے عقبی حصے پر رکھ دیا۔

"ہٹاؤ میں بتاتی ہوں ہٹاؤ اسے"....... سوزین نے پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا جسم اب اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا انتہائی تیز بخار ہو گیا ہو۔

"فی الحال ہٹا لو اور خود سوزین کے عقب میں چلے جاؤ"۔ عمران نے کہا اور جوانا نے کیڑے کو دھاگے کی مدد سے اٹھایا اور پھر گھوم کر وہ سوزین کے عقب میں پہنچ گیا۔ سوزین بے اختیار لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

"جو کچھ جانتی ہو بتا دو سوزین ورنہ یہ کیڑے والی بات تو معمولی ہے۔ یہ لوگ تو تمہارے چہرے پر تیزاب کی پوری بوتل بھی انڈیلنے سے باز نہ آئیں گے"........ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"پپ پپ پہلے وعدہ کرو کہ مجھے کچھ نہ کہو گے"......... سوزین نے زبان کو ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے کہا۔

"تم ایک معمولی سا مہرہ ہو اور میں معمولی مہروں کو توڑنے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا باس بیروفین کا دوست ہے۔ اس لئے بیروفین جب بھی ناراک آتا ہے وہ مجھ سے بھی ضرور ملتا ہے۔ اس بار بیروفین ناراک آیا تو وہ براہ راست رات کو میرے فلیٹ پر آگیا۔ اس نے مجھے کہا کہ اگر میں اس کا ایک معمولی سا کام کروں تو وہ مجھے اس کا کثیر معاوضہ دے

گا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پیشگی کے طور پر مجھے ایک لاکھ ڈالر دے دیئے۔ میرے لئے ایک لاکھ ڈالر بہت بڑی رقم ہے۔ میں نے اس سے کام پوچھا تو اس نے مجھے تمہارے متعلق تفصیل سے بتا دیا۔ اس نے کہا کہ میں پاکیشیا جا کر تم سے ملوں اور ایسی الٹی سیدھی باتیں کروں کہ تم ذہنی طور پر الجھ جاؤ۔ اس نے مجھے وہ تصویر والا کارڈ دیا کہ میں اسے اپنے بیگ کے خانے میں ڈال لوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ میری الٹی سیدھی باتوں کی وجہ سے لامحالہ تم میری طرف سے مشکوک ہو جاؤ گے۔ اور پھر تم اپنی فطرت کے مطابق میرے سامان کی تلاشی لو گے اور جب تمہیں یہ کارڈ نظر آئے گا تو تم یہ کارڈ چیک کرنے کے لئے اپنے ساتھ لے جاؤ گے۔ اور بس میرا کام ختم۔ اس کے بعد میں جب چاہوں واپس ناراک آجاؤں۔ میں نے اس سے اس ساری کارروائی کا مقصد پوچھا تو اس نے صرف اتنا بتایا کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنا ہے اور اس کے خیال کے مطابق تمہارا تعلق بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس لئے تم اس کارڈ سمیت یا تو سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر جاؤ گے یا سیکرٹ سروس کے کسی رکن سے ملو گے۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا اور پھر اگر تم ہیڈ کوارٹر گئے تو اس کا کام ہو جائے گا اور اگر تم کسی سیکرٹ سروس کے رکن سے ملے تو وہ اس رکن کے ذریعے ہیڈ کوارٹر ٹریس کر لے گا"۔ سوزین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم ٹرومین کا رقعہ لے کر آئی تھیں"......... عمران نے کہا۔

"ہاں اس کا مشورہ بھی بیروفین نے ہی دیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اگر میں ویسے ہی تم سے جا کر ملی تو تم بجائے ذہنی طور پر الجھنے کے براہ راست مجھ سے ہی مشکوک ہو جاؤ گے اور پھر ہو سکتا ہے کہ تم کوئی الٹی کارروائی کرو۔ جب کہ ٹرومین اور تمہاری دوستی ہے۔ ٹرومین کے حوالے سے ملنے پر تم مشکوک نہ ہو گے۔ ٹرومین میرا بھی دوست تھا۔ اسے میں نے بھائی کی گمشدگی کی کہانی سنائی تو اس نے مجھے تمہارے نام رقعہ دے دیا اور میں کارڈ بیگ میں رکھ کر پاکیشیا پہنچ گئی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا اس کے متعلق تم جانتے ہو"........ سوزین نے جواب دیا۔

"اس کارڈ کی کیا اہمیت تھی"........ عمران نے کہا۔

"بیروفین نے مجھے سرسری طور پر بتایا تھا کہ اس کارڈ میں کوئی ایسی شعاعیں بند ہیں جن کی مدد سے وہ ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع اور اس کے حفاظتی انتظامات کو کسی مشین پر چیک کر سکے گا اور جب چاہے گا اسے آف کر دے گا"........ سوزین نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس بیروفین کا حلیہ بتاؤ"........ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا اور سوزین نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

"یہاں آنے کے بعد کب بیروفین نے تم سے رابطہ قائم کیا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہ اس نے رابطہ کیا اور نہ اس نے کرنا تھا۔ اس نے یہی کہا تھا کہ

وہ مجھ سے کسی قسم کا کوئی تعلق یا رابطہ قائم نہیں کرے گا۔ تاکہ اگر تم چاہو بھی تو مجھ سے اس کے متعلق کچھ نہ پوچھ سکو"........ سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تاراک میں رہتا ہے"........ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اس نے کبھی بتایا ہی نہیں اور نہ میں نے کبھی پوچھا۔ باس سے ملنے بھی وہ کبھی کبھار ہی آتا ہے اور مجھ سے بھی"۔ سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے باس کا فون نمبر کیا ہے"........ عمران نے پوچھا تو سوزین نے فون نمبر بتا دیا۔

"کارڈلیس فون لے آؤ"........ عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا۔

"سنو سوزین اگر تم زندہ واپس جانا چاہتی ہو تو تم نے اپنے باس سے یہ بات اگلوانی ہے کہ بیروفین کی مستقل رہائش کہاں ہے یا اس کا کوئی مستقل فون نمبر۔ کوئی مستقل اڈہ وغیرہ کوئی ایسا کلیو تم نے حاصل کرنا ہے جس سے میں اس بیروفین تک پہنچ سکوں"........ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کوشش کرتی ہوں"........ سوزین نے جواب دیا اور عمران نے ایکریمیا اور تاراک کا رابطہ نمبر پریس کرنے کے ساتھ ساتھ سوزین کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے

کی آواز سنائی دی تو عمران نے لاؤڈر کا بٹن آن کر کے جوزف کی طرف بڑھا دیا۔ جوزف نے اسے سوزین کے کان سے لگا دیا۔

"یس اسپائسو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میگی سوزین بول رہی ہوں۔ اسپائسو سے بات کراؤ"۔ سوزین نے کہا۔

"آپ کہاں سے بات کر رہی ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"پاکیشیا کے دارالحکومت سے۔ میں یہاں آئی ہوئی ہوں"۔ سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سوزین ڈیئر میں اسپائسو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"اسپائسو ڈیئر میں پروگرام کے مطابق پاکیشیا پہنچ گئی اور میں نے پروگرام کے مطابق اپنا رول بھی نبھا دیا ہے لیکن بیروفین نے مجھ سے رابطہ ہی نہیں کیا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ رابطہ کرے گا۔ وہ شاید پاکیشیا آیا ہی نہیں ورنہ وہ ضرور مجھ سے رابطہ کرتا۔ اس نے کوئی فون نمبر بھی نہ دیا تھا"...... سوزین نے کہا۔

"بیروفین وانزا اور راگر کے ساتھ پاکیشیا گیا ہوا ہے اتنا تو مجھے علم ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ تم نے اپنا کام کر لیا ہے

تو تم واپس آ جاؤ۔ بیروفین جانے اور اس کا کام"...... اسپائسو نے جواب دیا۔

"لیکن ہو سکتا ہے اس کا کام مکمل نہ ہوا ہو۔ کیونکہ اس نے کہا تھا کہ جب کام ہو جائے گا تو وہ کارڈ آف کر دے گا۔ لیکن ابھی تک کارڈ ہی آف نہیں ہوا۔ اب میں آ جاؤں اور اس کا کام نہ ہوا تو پھر کیا ہو گا۔ تم مجھے اس کا کوئی فون نمبر یا پتہ بتا دو۔ تاکہ میں اس سے بات کر کے کنفرم کر لوں"...... سوزین نے کہا۔

"مجھے تو اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ ویسے وہ مشن کے دوران کچھ بتاتا بھی نہیں ہے"...... اسپائسو نے جواب دیا۔

"اس کا ناراک میں فون نمبر یا پتہ بتا دو ہو سکتا ہے وہ واپس پہنچ گیا ہو۔ میں وہاں اس سے بات کر لیتی ہوں"...... سوزین نے جواب دیا

"وہ ناراک میں نہیں ولنگٹن میں رہتا ہے یہاں تو وہ کبھی کبھار ہی کام سے آتا ہے اور کہاں رہتا ہے اور اس کا کیا فون نمبر ہے۔ اس کا بھی مجھے علم نہیں ہے۔ البتہ صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ ولنگٹن کی سب سے مشہور گولڈن بار کا مالک ہے اور اکثر وہ وہیں اٹھتا بیٹھتا ہے تم وہاں فون کر کے بات کر لو"...... اسپائسو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر بتا دو"...... سوزین نے کہا اور دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے میں کوشش کرتی ہوں۔ گڈ بائی"...... سوزین نے کہا تو جوزف نے فون آف کر دیا اور پھر فون پیس لا کر عمران کو دے دیا

عمران نے اس بار ایکریمیا کے رابطہ نمبر کے بعد ونگٹن کا رابطہ نمبر
پریس کیا اور پھر اسپائسو کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا اور فون ایک بار پھر
جوزف کے ہاتھ میں دے دیا۔جوزف نے فون پیس دوبارہ سوزین کے
کان سے لگا دیا۔دوسری طرف گھنٹی بج رہی تھی۔

"یس گولڈن بار"...... چند لمحوں بعد رابطہ ہوتے ہی ایک
نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں اسپائسو کلب ناراک کے چیف اسپائسو کی پرسنل سیکرٹری
میگی سوزین بول رہی ہوں"...... سوزین نے پورا تعارف کراتے
ہوئے کہا۔

"آپ ناراک سے بات کر رہی ہیں"...... دوسری طرف سے
بولنے والی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"نہیں میں پاکیشیا سے بات کر رہی ہوں"...... سوزین نے
جواب دیا۔

"اوہ اچھا فرمائیے"...... اس بار بولنے والی کے لہجے میں اطمینان تھا۔

"میں یہاں پاکیشیا میں ہیروفین کے کام سے آئی ہوئی ہوں۔ان
سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ان سے میری بات کرائیں"...... سوزین نے
کہا۔

"سوری چیف یہاں موجود نہیں ہیں اور نہ ہمیں علم ہے کہ وہ
کہاں ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"شاید منیجر کو علم ہو۔آپ کوشش تو کریں اس میں ہیروفین کا ہ

فائدہ ہے"۔سوزین نے کہا۔

"نہیں مس کسی کو بھی علم نہیں ہو سکتا۔چیف ہیروفین کبھی
کسی کو بتا کر نہیں جاتے اور نہ کوئی ان سے پوچھنے کی جرأت کر سکتا
ہے"۔دوسری طرف سے سخت لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا۔جوزف نے فون پیس اس کے کان سے علیحدہ کیا
اور اسے آف کر کے ایک طرف ہٹ گیا۔

"او کے۔تم نے بہرحال تعاون کیا ہے۔اس لئے تم زندہ رہو
گی"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف
مڑ گیا۔

"مجھے رہا تو کرو"...... سوزین نے چیخ کر کہا لیکن عمران خاموشی سے
باہر آ گیا۔جوانا اور جوزف بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے باہر آ گئے۔

"اسے بے ہوش کر کے ابھی دو تین روز تک یہیں رانا ہاؤس میں
رکھو۔پھر بعد میں دیکھا جائے گا اور جوانا تم تیار ہو جاؤ۔تمہیں میرے
ساتھ ایکریمیا جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کب ماسٹر"...... جوانا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے آج رات اور ہو سکتا ہے کل۔بہرحال تم تیار رہو"۔
عمران نے کہا اور پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھ گیا۔

بیروفین نے کار ایک کمرشل پلازہ کی پارکنگ میں روکی اور پھر کا
سے اتر کر اس نے پارکنگ کارڈ حاصل کیا اور اطمینان سے چلتا ہ
پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ لفٹ کے ذریعے
چوتھی منزل پر پہنچ چکا تھا۔ پلازہ کی چوتھی منزل پر ایک بین الاقوا
تجارتی کمپنی کے دفاتر تھے۔ بیروفین منیجنگ ڈائریکٹر کے کمرے ک
دروازے پر جا کر رک گیا۔ دروازہ بند تھا۔ اس کی سائیڈ پر ایک چھو
سی تپائی پر ایک سرخ رنگ کا فون رکھا ہوا تھا۔ بیروفین نے اس
رسیور اٹھایا اور جھک کر دو نمبر یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔

"یس"...... ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"بیروفین برائے فائنل رپورٹ"...... بیروفین نے سپاٹ
میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"روم نمبر تھری"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بیروفین

خاموشی سے رسیور کریڈل پر رکھا اور اطمینان سے آگے بڑھ گیا۔
راہداری کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا جس کے اوپر ٹوائلٹ کی پلیٹ
لگی ہوئی تھی۔ لیکن نیچے ایک کارڈ لٹک رہا تھا جس پر لکھا ہوا تھا کہ
ٹوائلٹ خراب ہونے کی وجہ سے بند ہے بیروفین نے اس پر تین بار
مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اندر واقعی
ایک ٹوائلٹ تھا جس کا فرش اکھڑا ہوا تھا اور باقی سامان بھی ٹوٹ کر
ادھر ادھر بکھرا پڑا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اسے مرمت کرتے کرتے کاریگر
کام چھوڑ کر چلے گئے ہوں۔ بیروفین کے اندر جاتے ہی دروازہ اس کے
عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔ بیروفین نے ایک دیوار پر لگی ہوئی
ٹائلوں میں سے ایک ٹائل پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا تو چھت سے روشنی
کی تیز دھار سی نکل کر بیروفین پر پڑی اور پھر غائب ہو گئی۔ اس کے
ساتھ ہی ایک سائیڈ کی دیوار درمیان سے پھٹی اور خلا سا بن گیا۔
بیروفین اس خلا کو کراس کرتے ہوئے دوسری طرف راہداری میں پہنچ
گیا۔ راہداری دونوں اطراف سے بند تھی راہداری کے آخر میں بھی
ٹھوس دیوار تھی جیسے جیسے بیروفین اس راہداری میں سے گزرتا رہا
راہداری کی چھت پر لگے ہوئے مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جلتے
بجھتے رہے لیکن بیروفین اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے
اختتام پر موجود دیوار کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا۔

"کوڈ نمبر"...... دیوار میں بنے ہوئے ایک خانے سے ایک بھاری
سی آواز سنائی دی۔

"تھرٹی ون ۔ تھرٹی تھری ۔ زیرو ڈبل ون"....... بیروفین نے جواب دیا۔

"سپیشل نمبر"....... وہی آواز سنائی دی۔

"ایسٹ ونگ الیون الیون"....... بیروفین نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں پر ہٹتی چلی گئی اور بیروفین نے قدم آگے بڑھا دیئے ۔ ایک بار پھر وہ ایک راہداری میں سے گزر رہا تھا لیکن یہ راہداری پہلے کی نسبت بہت چھوٹی تھی اور اس کے اختتام پر لکڑی کا ایک دروازہ موجود تھا۔ بیروفین نے آگے بڑھ کر مخصوص انداز میں تین بار دستک دی۔

"یس کم ان"....... وہی بھاری آواز سنائی دی ۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ بیروفین نے قدم آگے بڑھائے ۔ یہ ایک خاصا بڑا اور وسیع کمرہ تھا جس میں ایک بہت بڑی اور انتہائی قیمتی دفتری میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور بلڈاگ کی شکل والا بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کی سیاہ رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں لیکن سر انڈے کی طرح صاف تھا۔ اس کی کنپٹیوں پر ایک بھی بال نہ تھا۔ اس کی آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگا ہوا تھا اس کے جسم پر سفید رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کے ساتھ اس نے گہرے سرخ رنگ کی ٹائی باندھ رکھی تھی۔

"آؤ بیروفین بیٹھو"....... اس گنجے نے سپاٹ لہجے میں کہا اور بیروفین سر ہلاتا ہوا میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"رپورٹ دو"....... گنجے نے کہا۔

"سوری مسٹر فورڈ میں سپر ایجنٹ ہوں اس لئے براہ راست سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ہی رپورٹ دوں گا"....... بیروفین نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسٹ ونگ کا انچارج تو میں ہوں"....... گنجے فورڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہو گے میں نے کب انکار کیا ہے"....... بیروفین نے جواب دیا تو گنجے فورڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر اس نے بیروفین کے سامنے رکھ دیا۔ بیروفین نے ڈبے پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو ڈبے میں سے بڑی رومانٹک سی موسیقی سنائی دینے لگی ۔ چند لمحوں بعد موسیقی بند ہو گئی۔

"یس سیکشن ہیڈ کوارٹر فور"....... ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"سپر ایجنٹ بیروفین فائنل رپورٹ مشن ڈبل سکس پاکیشیا"۔ بیروفین نے کہا۔

"انتظار کرو"....... دوسری طرف سے اسی مشینی آواز نے جواب دیا۔

"ہیلو بیروفین میں روبن بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجے میں خاصی بے تکلفی تھی۔

"روبن پاکیشیا مشن کی فائنل رپورٹ دینی تھی"....... بیروفین اب دیا۔

"ایک منٹ"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور پھر چند

لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔ چیختی ہوئی آواز۔

"یس سر ایجنٹ کیا رپورٹ ہے"...... بولنے والی نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کامیابی میڈم ۔ میں فارمولا ایم وی کی کاپی حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہوں"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"گڈ تفصیلی رپورٹ دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا لیکن اس بار لہجہ نرم تھا اور بیروفین نے مختصر طور پر ساری کارروائی بتا دی۔

"تمام آلات جمع کرا دیئے ہیں"...... اس عورت نے پوچھا۔

"یس میڈم رسید میرے پاس موجود ہے"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"اور فارمولا"...... میڈم نے پوچھا۔

"وہ سپیشل ایکس کے حوالے کر دیا گیا ہے ۔ اس کی رسید بھی میرے پاس موجود ہے"...... بیروفین نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"دونوں رسیدیں فورڈ کو دے دو"...... اس عورت نے کہا اور بیروفین نے سرہلاتے ہوئے جیب سے دو رسیدیں نکالیں اور سامنے بیٹھے ہوئے گنجے کے ہاتھ میں دے دیں۔

"یس مادام رسیدیں میں نے لے لی ہیں"...... گنجے نے کہا۔

"بیروفین اس لڑکی سوزین کو فوری طور پر ہلاک کرا دو"۔ میڈم نے کہا۔

"یس میڈم جیسے ہی وہ ناراک پہنچے گی ۔ ہلاک کر دی جائے گی ۔ یہ

تو پہلے ہی طے شدہ ہے"...... بیروفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او ۔ کے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ڈبے میں سے دوبارہ موسیقی کی آواز نکلنے لگی تو بیروفین نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آف کر دیا اور گنجے فورڈ نے ڈبہ اٹھایا اور اسے دوبارہ میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"ہاں اب سناؤ فورڈ کیسے گزر رہی ہے"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شاندار۔ ویسے ایک بات ہے تمہاری جیسی شاندار نہیں گزر رہی تم تو پوری دنیا گھومتے رہتے ہو اور عیش کرتے ہو"...... فورڈ نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ سپر ایجنٹ کے سلسلے میں جو تلخ بات چیت بیروفین اور گنجے فورڈ کے درمیان ہوئی تھی وہ کوڈ تھی ۔ اس لئے ان کے درمیان اس وقت بڑے دوستانہ انداز میں باتیں ہو رہی تھیں۔

"تمہاری طرح یہاں بیٹھ کر حکم چلانے کا الگ مزہ ہے اور میری طرح فیلڈ میں کام کرنے کا الگ لطف ہے"...... بیروفین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سوزین کو تمہیں آتے ہوئے وہیں ہلاک کر دینا تھا"۔ اچانک فورڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں اس طرح عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس چونک پڑتی اور سیکشن ہیڈ کوارٹر ایسا نہیں چاہتا تھا"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"یہی بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر آخر ان کو

اس قدر ڈھیل کیوں دیتا ہے"......... فورڈ نے کہا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر مین ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے ایسا کرتا ہے۔ تمہیں شاید علم نہیں کہ مین ہیڈ کوارٹر کی سیف لسٹ میں عمران کا نام شامل ہے اور ٹرومین کا بھی۔ انہیں اس لئے زندہ رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جب پوری دنیا پر بلیک تھنڈر کی حکومت ہوگی تو انہیں بلیک تھنڈر میں شامل کر لیا جائے گا"......... بیروفین نے جواب دیا۔

"لیکن ایسا کب ہوگا۔ کئی سالوں سے تو میں بھی سن رہا ہوں" فورڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بیروفین بے اختیار ہنس پڑا

"تمہارا کیا خیال ہے کہ پوری دنیا پر قبضہ کرنا اور پھر اسے مستقل قائم رکھنا آسان بات ہے۔ سپر پاورز کی فوجوں۔ ان کے اسلحہ سٹوروں کو تباہ کرنا۔ ان کی طرف سے عوامی ردعمل کا مقابلہ کرنا۔ سب باتیں بہت مشکل ہیں۔ اگر ایک بھی جگہ قبضہ نہ ہو سکا یا قبضہ مستقل نہ رکھا جا سکا تو ایک لمحے میں سارا کیا کرایا ختم بھی ہو سکتا ہے"......... بیروفین نے جواب دیا اور فورڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بہرحال میری طرف سے اس مشن پر کامیابی کی مبارکباد قبول کرو"......... فورڈ نے کہا۔

"شکریہ ویسے یہ انتہائی آسان مشن رہا ہے۔ بس تھوڑی سی ذہانت استعمال کی ہے۔ باقی کام تنظیم کی طرف سے دیئے گئے جدید ترین آلات نے کر دیا ہے۔ اس طرح مشن مکمل ہو گیا ہے اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہو سکی اور نہ کبھی ہو سکے گی"......... بیروفین نے

جواب دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ فورڈ کوئی جواب دیتا۔ میز پر رکھے ہوئے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فورڈ نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس فورڈ بول رہا ہوں"......... فورڈ نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"ٹیری بول رہا ہوں باس"......... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"اوہ ٹیری تم۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"......... فورڈ نے کہا۔

"خاص بات تو نہیں ہے باس لیکن کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے اور وہ یہ ہے کہ سپر ایجنٹ بیروفین کے بارے میں آج کل فون بہت آ رہے ہیں"......... دوسری طرف سے کہا گیا تو بیروفین بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"بیروفین کے بارے میں فون۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"۔ فورڈ نے بیروفین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس گولڈن بار میں پاکیشیا سے فون کیا گیا۔ فون کرنے والی سوزین تھی۔ وہ بیروفین سے ملنا چاہتی تھی۔ میں اس وقت وہیں تھا۔ آواز واقعی سوزین کی ہی تھی۔ لیکن اس کا انداز وہ نہ تھا جو سوزین کا ہوتا ہے۔ اس پر میں نے مزید پڑتال کے لئے سوزین کے باس اسپانسو کو فون کیا تو اسپانسو نے بتایا کہ سوزین نے پہلے اس سے بات کی تھی اس کا کہنا تھا کہ اس نے اپنا رول مکمل کر لیا ہے لیکن بیروفین نے اس

سے رابطہ قائم نہیں کیا۔اس پر اسپائسو نے اسے گولڈن بار کی ٹپ دی
تھی"...... ٹیری نے جواب دیا۔
"لیکن اس میں خاص بات کیا ہے سوزین نے کیا ہوگا فون"۔ فورڈ
نے کہا۔
"باس خاص بات یہ ہے کہ اصل منصوبہ یہی تھا کہ بیروفین
سوزین سے کوئی رابطہ نہ کرے گا اور سوزین کو بھی اس کا علم تھا۔ پھر
اس نے کیوں یہ الفاظ کہے کہ بیروفین نے اس سے رابطہ نہیں کیا"۔
ٹیری نے جواب دیا۔
"تمہیں اس ساری بات کا کیسے علم ہوا کہ بیروفین کا منصوبہ کیا
تھا"...... فورڈ کے لہجے میں سختی تھی۔
"بیروفین کے دست راست راگر نے بتایا ہے۔آپ کو تو معلوم
ہے کہ راگر سے رپورٹ لے کر سیکشن ہیڈ کوارٹر بھجوانے کی ڈیوٹی
میری ہے"۔ٹیری نے جواب دیا۔
"پھر تم نے مزید کیا کیا ہے"...... فورڈ نے پوچھا۔
"میں نے پاکیشیا شیرٹن ہوٹل فون کیا کیونکہ راگر نے مجھے بتایا تھا
کہ سوزین کے لئے وہاں کمرہ بک کرایا گیا ہے۔وہاں سے پتہ چلا ہے کہ
سوزین ایک ایکریمی حبشی کے ساتھ گئی ہے اور تب سے واپس نہیں
آئی۔اس حبشی کے بارے میں جب میں نے تفصیلات معلوم کیں تو
معلوم ہوا کہ یہ ماسٹر کلرز کا جوانا ہے اور جوانا ان دنوں عمران کی
ملازمت میں ہے"...... ٹیری نے کہا۔

"لیکن سوزین تو منصوبے کے تحت خود جا کر عمران سے ملی تھی۔
اس لئے ہو سکتا ہے کہ جوانا سے اس نے دوستانہ تعلقات قائم کر لئے
ہوں"...... فورڈ نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔
"لیکن باس میں نے اس کے جوانا کے ساتھ جانے کا حتمی وقت
معلوم کرایا ہے۔اسپائسو اور گولڈن بار میں فون اس کے جوانا کے
ساتھ جانے کے بعد کیے گئے ہیں"...... ٹیری نے جواب دیا تو اس بار
فورڈ کے ساتھ ساتھ بیروفین بھی چونک پڑا۔
"ٹھیک ہے۔میں بیروفین تک تمہاری رپورٹ پہنچا دوں گا"۔
فورڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"تم نے لاؤڈر پر ٹیری کی رپورٹ سن لی ہے"...... فورڈ نے
رسیور رکھ کر بیروفین سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہاں لیکن اس سے صرف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ عمران سوزین سے
مشکوک ہو گیا ہے اور چونکہ سوزین نے اسے الجھانے کے لئے بلیک
تھنڈر اور میرا نام لیا ہے اس لئے وہ اس سے مجھے فون کرا کر اصل
حقیقت معلوم کرانا چاہتا ہے لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے اسے اصل
حقیقت کا کبھی بھی علم نہ ہو سکے گا"...... بیروفین نے اسی طرح
اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
"لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے پیچھے آئے"...... فورڈ نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔
"تو کیا ہوا۔میں نے کیا کیا ہے اور مجھ سے اسے کیا مل سکتا ہے

ویسے بھی میرا کوئی پتہ نہیں کہ میں کب کسی نئے مشن پر کہاں چلا جاؤں اور اگر وہ عمران ہے تو میں ہیروفین ہوں ۔ میں بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہوں ۔ عمران مجھ سے ٹکرا کر خود ہی ختم ہو جائے گا"۔ ہیروفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اصل مسئلہ تو یہی ہے کہ ہمیں عمران کو ہلاک کرنے کی اجازت ملی نہیں ہے ورنہ تو عمران کا خاتمہ چٹکی بجانے میں کیا جا سکتا ہے"...... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ہیروفین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیکن ابھی وہ عمران کے بارے میں باتیں کر ہی رہے تھے کہ کمرے میں اسی موسیقی کی آواز ابھری جو اس ڈبے میں سے نکلتی تھی اور یہ آواز سن کر وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے ۔ کیونکہ اس موسیقی کا مطلب تھا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے کال آ رہی ہے ۔ فورڈ نے بجلی کی سی تیزی سے میز کی دراز کھولی اور وہی پہلے والا ڈبہ باہر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو سیکشن ہیڈ کوارٹر کالنگ"...... ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"فورڈ اٹنڈنگ ولنگٹن سیکشن انچارج"...... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیروفین یہاں موجود ہے"...... اس بار ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر میں موجود ہوں سر"...... اس بار ہیروفین نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"سیکشن چیف تم سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس میں سن رہا ہوں"...... ہیروفین نے جواب دیا لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ اس بار قدرے پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ سیکشن چیف شاذ و نادر ہی بات کرتا تھا اور اس کے بات کرنے کا مطلب تھا کہ کوئی خاص واقعہ پیش آ گیا ہے ۔

"ہیلو سیکشن چیف سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں سپر ایجنٹ ہیروفین بول رہا ہوں سر"...... ہیروفین نے جواب دیا۔

"ہیروفین تم نے رپورٹ دی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تمہارے اس مشن کا علم نہیں ہو سکا"...... چیف کے لہجے میں غراہٹ تھی۔

"یس چیف"...... ہیروفین نے جواب دیا۔

"لیکن عمران نے ڈاکٹر عالم رضا کی موت کے بارے میں انکوائری شروع کر دی ہے اور ڈاکٹر عالم رضا وہی ہے جس نے "ایم وی" فارمولا ایجاد کیا تھا اور جسے تم نے ہی سائنس کانفرنس کے بعد اغوا کر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھجوایا تھا"...... چیف نے کہا۔

"اوہ یہ کیسے ممکن ہے چیف"...... ہیروفین نے حیران ہوتے

ہوئے کہا۔

"سب کچھ ممکن ہے بیروفین ۔ میں نے اس اطلاع کے بعد وہاں موجود اپنے مخبروں کو اس بات کے کھوج لگانے کا حکم دے دیا تھا کہ عمران کیوں ڈاکٹر عالم رضا کی موت کے بارے میں انکوائری کر رہا ہے اور ابھی ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ سوزین کو اس کا آدمی جوانا ہوٹل سے اس کی خاص عمارت رانا ہاؤس لے گیا ہے اور پھر سوزین وہاں سے ابھی تک واپس نہیں آئی ۔ اس کے علاوہ وہ عمارت جس سے تم نے فارمولا حاصل کیا ہے ۔ اس کے عقب میں نرسری ہے ۔ وہاں عمران اور ایک اور آدمی کافی دیر تک رہے ہیں اور تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے قدموں کے نشانات وہاں چیک کرتے رہے ہیں ۔ اس کے بعد وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان نے وزارت دفاع سے ڈاکٹر عالم رضا کی پرسنل فائل منگوائی ہے اور تم جانتے ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس وزارت خارجہ کے تحت ہی کام کرتی ہے ۔ اس کے بعد عمران نے اس جہاز کے کریش ہونے کے بارے میں ائیرپورٹ پر اپنے کسی آدمی سے انکوائری کرائی ہے کہ اس جہاز میں کون کون مسافر موجود تھا اور کیا اس میں واقعی ڈاکٹر عالم رضا بھی موجود تھا یا نہیں ۔ ایئرپورٹ کا ریکارڈ کیپر ہمارا آدمی ہے ۔ اس نے مجھے اطلاع دی تھی ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس فارمولے کی کاپی اڑانے کا پتہ چل گیا ہے اور اب وہ لامحالہ اس بات کا بھی سراغ لگالیں گے کہ ڈاکٹر عالم رضا ہلاک نہیں

ہوا بلکہ اسے اغوا کیا گیا ہے ۔ اس کے بعد تم جانتے ہو کہ کیا ہوگا"...... چیف نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوگا چیف"...... بیروفین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کے بعد عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس ڈاکٹر عالم رضا کو اور اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دیں گے ۔ اور ہماری وہ لیبارٹری جہاں ڈاکٹر عالم رضا اس فارمولے پر کام کر رہا ہے ۔ شدید ترین خطرے کی زد میں آجائے گی اور اگر یہ تباہ ہو گئی یا کر دی گئی تو پھر لامحالہ مین ہیڈ کوارٹر ہمارے پورے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو موت کی سزا دے دے گا"...... چیف نے انتہائی سخت اور تلخ لہجے میں کہا۔

"یس چیف لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے ۔ مین ہیڈ کوارٹر نے خود ہی عمران کو سیف لسٹ میں شامل کر رکھا ہے"...... بیروفین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سنو میں نے ہیڈ کوارٹر سے بات کر لی ہے ۔ انہیں پوری تفصیل بتا دی ہے ۔ یہ لیبارٹری اور یہ فارمولا اس قدر اہم ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر اسے ہر صورت میں محفوظ رکھنا چاہتا ہے ۔ اس لئے مین ہیڈ کوارٹر نے اجازت دے دی ہے کہ اگر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری یا اس فارمولے کے لئے خطرہ ثابت ہونے لگے تو اسے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... سیکشن چیف نے کہا تو بیروفین اور فورڈ دونوں بے اختیار مسرت سے اچھل پڑے۔

"لیکن چیف یہ کس طرح پتہ چلے گا کہ عمران کب لیبارٹری کے لئے خطرہ بنے گا اور پھر ہمیں تو اس لیبارٹری کے بارے میں بھی علم نہیں ہے"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"مین ہیڈ کوارٹر نے مشروط اجازت دی ہے لیکن ہم اس مشروط اجازت کو اپنے مطلب کے مطابق لے سکتے ہیں۔ ہمیں صرف اجازت کی ضرورت تھی وہ مل گئی ہے۔ اس لئے سنو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم عمران کی ہلاکت کے مشن پر کام کرو گے"...... چیف نے کہا تو بیروفین کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ تھینک یو چیف۔ آپ نے یہ مشن دے کر میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری کر دی ہے۔ اب آپ دیکھیں گے کہ میں عمران کا خاتمہ کتنی جلدی اور کس طرح کرتا ہوں"...... بیروفین نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"زیادہ خوش فہمی کی ضرورت نہیں ہے۔ تم میرے سیکشن کے واحد سپر ایجنٹ ہو۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تم ختم ہو جاؤ۔ اس لئے عمران کے مقابلے میں جوش کی بجائے ہوش سے کام لو"...... چیف نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس آپ جانتے تو ہیں کہ میں مشن پر کام کرتے ہوئے عقل ہی استعمال کرتا ہوں"...... بیروفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو تم نے از خود عمران کے خلاف کام نہیں کرنا کیونکہ اس طرح مین ہیڈ کوارٹر کو اطلاع مل جائے گی کہ ہم نے اس کی شرط کی خلاف

ورزی کی ہے اور تم جانتے ہو کہ مین ہیڈ کوارٹر ایسے معاملات میں کس قدر سخت اور اصول پسند واقع ہوا ہے۔ چونکہ ڈاکٹر عالم رضا کے اغوا اور اس فارمولے کی کاپی حاصل کرنے کا مشن تم نے مکمل کیا ہے اور عمران تک تمہارا نام بھی پہنچ گیا ہے۔ اس لئے لامحالہ اس مشن میں عمران تمہیں بنیاد بنا کر آگے بڑھے گا۔ وہ لازماً گولڈن کلب تک پہنچے گا اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم اس سے اس انداز میں ٹکراؤ کہ اس کا خاتمہ بھی ہو جائے اور مین ہیڈ کوارٹر کو یہی اطلاع ملے کہ عمران کو ان کی شرط کے مطابق ختم کیا گیا ہے"...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف آپ بے فکر رہیں ایسا ہی ہوگا"...... بیروفین نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"دوسری بات یہ کہ ٹرومین بھی سپر ایجنٹ رہا ہے اور تم بھی سپر ایجنٹ ہو۔ ٹرومین تمہارے متعلق جانتا ہے اور اب ٹرومین عمران کا دوست ہے۔ اس لئے لازماً عمران تمہارے خلاف ٹرومین کو بھی استعمال کرے گا۔ لیکن ٹرومین کے خاتمے کی مین ہیڈ کوارٹر سے اجازت نہیں ملی۔ اس لئے تم نے ٹرومین کی طرف سے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ صرف ہوشیار"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف میں سمجھ گیا ہوں"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"اور اب آخری بات۔ اگر تم عمران کے مقابلے میں شکست کھا گئے تو پھر یہ شکست صرف تمہاری ہی نہیں ہوگی۔ بلکہ پورے سیکشن کی ہوگی۔ اور پھر موت صرف تمہارا انجام نہیں ہوگی۔ پورا سیکشن موت

کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اس لئے عمران کے مقابلے میں آتے ہوئے تمہارے ذہن میں یہ ساری باتیں ہونی چاہئیں۔ میں پورے سیکشن کو سپیشل ہدایات دے رہا ہوں کہ اس مشن میں وہ تمہارے ماتحت کام کریں گے"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ڈبے میں سے ایک بار پھر موسیقی سنائی دینے لگی۔ فورڈ نے ڈبہ اٹھا کر واپس میز کی دراز میں رکھ دیا اور چند لمحوں بعد موسیقی کی آواز سنائی دینی بند ہو گئی۔

"اب لطف آئے گا مقابلے کا"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی"...... فورڈ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور بیروفین اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"او۔کے میں اب چلتا ہوں تاکہ اس عمران کے مقابلے کی پوری طرح تیاری کر لوں"...... بیروفین نے کہا۔

"وش یو گڈ لک بیروفین"...... فورڈ نے اٹھ کر مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"جب آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ بیروفین ولنگٹن میں موجود ہے تو پھر آپ وہاں کیوں نہیں جا رہے"...... بلیک زیرو نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیونکہ اس کے سامنے عمران نے فارن ایجنٹ کی رپورٹ فون پر سنی تھی اور اس فارن ایجنٹ نے اسے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا تھا کہ بیروفین آج کل باقاعدگی سے گولڈن کلب آجا رہا ہے۔

"اس لئے کہ مجھے بیروفین سے کچھ حاصل نہیں ہو گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں اصل بنیاد تو وہی ہے اور اب تو آپ کو یہ بھی حتمی طور پر معلوم ہو چکا ہے کہ جو جہاز کریش ہوا تھا اس میں ڈاکٹر عالم رضا سوار ہی نہ ہوا تھا اس کی سیٹ خالی تھی اور اس روز ائیر پورٹ پر بھی بیروفین دیکھا گیا تھا"...... بلیک زیرو نے بحث کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو بلیک زیرو اب مجھے بلیک تھنڈر کے بارے میں پہلے سے
کہیں زیادہ معلوم ہو چکا ہے۔ بلیک تھنڈر نے جو نظام اپنایا ہوا ہے
اب میں اسے سمجھ چکا ہوں۔ بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر خفیہ ہے کوئی
بھی اس کے بارے میں نہیں جانتا اور مین ہیڈ کوارٹر صرف پالیسیاں
بناتا ہے کنٹرول اور سپروائزر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ کچھ نہیں کرتا
اس نے بے شمار سیکشن ہیڈ کوارٹر بنائے ہوئے ہیں اور سیکشن ہیڈ
کوارٹر کے تحت سپر ایجنٹس ہوتے ہیں۔ یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر مین ہیڈ
کوارٹر کی پالیسیوں کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ تمام لیبارٹریاں۔
فیکٹریاں۔ سائنسی ریسرچ ادارے سب کچھ ان سیکشن ہیڈ کوارٹرز کے
تحت ہی چلتے اور کام کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ بیروفین جو ایک
سپر ایجنٹ ہے کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کا بس ایک مہرہ ہوگا اور یہ بھی
ضروری نہیں ہے کہ اسے یہ بھی معلوم ہو کہ جس سیکشن ہیڈ کوارٹر
سے اس کا تعلق ہے وہ کہاں ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی رہائش
گاہ کی ساتھ والی عمارت میں سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے
کہ وہ دنیا کے کسی دور دراز جزیرے میں ہو۔ اور اس بات کا تو مجھے
یقین ہے کہ بیروفین کو یہ قطعی علم نہیں ہوگا کہ وہ لیبارٹری جہاں
ڈاکٹر عالم رضا کو لے جایا گیا ہے کہاں ہے اور ظاہر ہے جہاں ڈاکٹر عالم
رضا ہوگا وہیں یہ فارمولا بھی پہنچایا گیا ہوگا۔ اس لئے اب اگر میں
بیروفین کے پیچھے بھاگوں تو کس لئے بھاگوں۔ اس سے مجھے کیا حاصل
ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کا نمبر معلوم ہو جائے گا اور

بس۔ عمران انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"لیکن وہ یہ تو بتا سکتا ہے کہ اس نے فارمولا کس کو دیا۔ ڈاکٹر عالم
رضا کو کہاں پہنچایا گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"وہ واقعی اس بارے میں کچھ نہیں جانتا ہوگا۔ بلیک تھنڈر کے
انتظامات ہی ایسے ہیں۔ ڈاکٹر عالم رضا کو بے ہوش کر کے کسی
ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہوگا۔ پھر وہ اچانک ہسپتال سے غائب
ہو گیا ہوگا یا اسے کسی پارک میں ڈال دیا گیا ہوگا یا کسی ویران مکان
میں پہنچا دیا گیا ہوگا۔ بس ایسے ہی کام کرتے ہیں وہ لوگ۔ جہاں تک
فارمولے کا تعلق ہے۔ ہو سکتا ہے کسی کلوک روم میں جمع کرا دیا گیا
ہو اور پھر وہاں سے غائب ہو گیا ہو۔ بلیک تھنڈر ہر معاملے میں ایسے
ہی انتظامات کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک وہ کام بھی کر رہی ہے
ورنہ عالمی قوتوں کی ایجنسیاں کب کا اس کا خاتمہ کر چکی ہوتیں"۔
عمران نے کہا۔
"عالمی قوتوں کی ایجنسیاں۔ ان کا کیا تعلق بلیک تھنڈر سے"۔
بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔
"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اتنی بڑی تنظیم جو اس قدر جدید ترین
سائنسی آلات بھی تیار کر چکی ہے کہ اس نے دانش منزل کا سارا
حفاظتی نظام ہی آف کر دیا۔ کیا صرف پاکیشیا کو فتح کرنے کے لئے قائم
ہوئی ہے۔ ایسی بات نہیں۔ اس کا مقصد پوری دنیا پر ہمیشہ ہمیشہ کے
لئے قبضہ کرنے کا ہے۔ اس لئے سب سے پہلا نشانہ سپر پاورز ہی بنیں

گیں اور سپر پاورز کو اس کے بارے میں علم ہے۔ ان کی ایجنسیاں مسلسل اس کا کھوج لگانے میں مصروف ہیں۔ لیکن آج تک وہ اس کے کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ٹریس نہیں کر سکیں یہ شرف بھی صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حاصل ہے کہ وہ اس کے بارے میں نہ صرف بہت کچھ جانتی ہے بلکہ اس کے کئی سپر ایجنٹ اس سے ٹکرا بھی چکے ہیں اور پھر اس کے ایک ادارے تک بھی پہنچ گئی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں اس لیبارٹری کا کھوج لگانا چاہتا ہوں۔ جہاں ڈاکٹر عالم رضا موجود ہے اور جہاں فارمولا لے جایا گیا ہے۔ میں وہاں سے ڈاکٹر عالم رضا اور اس فارمولے کو واپس لے آنا چاہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن کس طرح"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے ٹرومین کے ذمے لگا دیا ہے۔ وہ اس سلسلے میں کام کر رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس کا کوئی نہ کوئی کلیو نکال لے گا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"ہیروفین نے دانش منزل میں واردات کی ہے۔ اس کے خلاف بھی تو کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر وہ خود راستے میں آگیا تو کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔ ویسے مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ یہ درست ہے کہ اس نے انتہائی ذہانت سے منصوبہ بندی کی ہے۔ لیکن اس کی یہ ساری منصوبہ بندی صرف اس وجہ سے کامیاب ہوئی ہے کہ اس کے پاس بلیک تھنڈر کے ایجاد کردہ جدید ترین آلات تھے۔ اس لئے اصل ٹارگٹ بلیک تھنڈر ہے۔ میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں جب اس کا کوئی ایجنٹ داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے اور جب پاکیشیا کے کسی سائنسدان کو وہ اغوا کراتی ہے تو اس کی ایک انتہائی قیمتی لیبارٹری بھی تباہ ہو جاتی ہے اور اس کا ایک سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے اس بار اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے اب سمجھ آئی ہو کہ عمران کیوں ہیروفین میں دلچسپی نہیں لے رہا۔

"میں آپ کے لئے چائے بنا لاؤں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چائے نہیں کافی کا موڈ ہے"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد اس نے کافی کی ایک پیالی عمران کے سامنے لا کر رکھی اور دوسری اپنے سامنے رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے کافی کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

"ویسے ایک بات ہے بلیک زیرو اب تمہارے ہاتھ میں لذت نام

کی چیز عنقا ہو گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پہلے تھی"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں پہلے ایسی لذت تھی کہ جی چاہتا تھا کہ کافی میں انگلی ڈبو کر انگلی چاٹنے کی بجائے کھا لی جائے لیکن اب تو جی چاہتا ہے کہ پیالی سمیت کافی حلق میں انڈیل لی جائے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"لذت کیسے جا سکتی ہے۔ کیا اسکی کوئی وجہ ہوتی ہے"...... بلیک زیرو نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"سنا تو یہی ہے کہ اگر چھپکلی کو مار دیا جائے تو ہاتھ سے لذت غائب ہو جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"مطلب ہے کہ لذت اصل میں چھپکلی میں ہوتی ہے۔ جب تک وہ زندہ ہو لذت موجود رہتی ہے اور جیسے ہی اسے ہلاک کیا جائے لذت بھی غائب ہو جاتی ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی اس کی خوبصورت بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے کہ پرانے زمانے کی خواتین کو چھپکلی بے حد پسند تھی۔ اس لئے انہوں نے اسے موت سے بچانے کے لئے یہ خوف پیدا کر دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آج کل کی خواتین تو چھپکلی سے بے حد خوفزدہ نظر آتی

ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"انہیں خوف چھپکلی سے نہیں آتا۔ اپنے ہاتھ کی لذت جانے سے آتا ہے۔ اس لئے وہ چھپکلی دیکھتے ہی بھاگ جاتی ہیں۔ تاکہ اسے مارنا نہ پڑے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا

"لیکن آج کل کی خواتین تو باورچی خانے میں گھستی ہی نہیں ہیں۔ پھر انہیں لذت کے آنے جانے سے کیا فرق پڑتا ہے"...... بلیک زیرو بھی باقاعدہ بحث پر اتر آیا تھا۔

"بڑا فرق پڑتا ہے۔ جب بھی انہیں شوہر پر غصہ آتا ہے وہ باورچی کو فوراً چھپکلی مارنے کا حکم دے دیتی ہیں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران سمجھ گیا کہ کال ٹرومین کی طرف سے ہو گی۔ کیونکہ اس نے اسے فلیٹ سے فون کیا تھا اور اسے سپیشل فون کا نمبر بھی دے دیا تھا کہ اگر فلیٹ والے نمبر پر وہ نہ ملے تو اس نمبر پر فون کرے۔ سپیشل فون صرف عمران نے اپنے لئے ریزرو رکھا ہوا تھا۔ اگر اس کی عدم موجودگی میں سپیشل فون پر کال آجاتی تو بلیک زیرو بحیثیت ایکسٹو اس پر کال رسیو نہ کیا کرتا تھا۔

"علی عمران ایم۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بزبان خویش جو ہے مرد درویش۔ دور نزدیک اندیش۔ ہر نیک کام میں پیش پیش۔ البتہ آغا سلیمان پاشا کی تنخواہوں میں مسلسل پس و پیش۔ حساب

کتاب میں نہ کم نہ بیش۔۔۔۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"عمران صاحب آپ کے یہ الفاظ میری سمجھ میں نہیں آ رہے۔ اس لئے آپ خواہ مخواہ اپنی زبان نہ تھکائیں تو بہتر ہے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے نرومین نے ہنستے ہوئے اس کی بات کاٹ کر کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے اب تمہیں باقاعدہ سکول میں داخل کرانا پڑے گا۔ بہرحال بتاؤ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ہیروفین کا تعلق سیکشن ہیڈ کوارٹر الیون الیون سے ہے اور میں نے جو انکوائری کی ہے۔ اس سے صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ ولنگٹن میں سیکشن ہیڈ کوارٹر الیون الیون کے تحت جو سب سیکشن ہے اس کا انچارج فورڈ نامی ایک آدمی ہے اور اس فورڈ کے بارے میں بھی صرف ایک بات کا علم ہوا ہے کہ اس کا تعلق کسی زمانے میں ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم راسکز سے رہا ہے۔ لیکن راسکز نامی تنظیم اب مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے اس لئے اب اس کے کسی آدمی کو باقاعدہ تلاش کرنا پڑے گا"۔۔۔۔۔۔ نرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ فورڈ والا اچھا کلیو ہے۔ اس سے آگے مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ بہرحال تم کوشش جاری رکھو میں بھی کوشش کرتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بلیک زیرو۔ ہماری لائبریری میں لازماً راسکز نامی تنظیم کی فائل موجود ہو گی۔ میرے ذہن میں یہ نام موجود ہے۔ تم اسے تلاش کر کے

لے آؤ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فائل موجود تھی۔

"مل گئی ہے۔ اس کے آخر میں یہ بھی درج ہے کہ یہ تنظیم ختم ہو چکی ہے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے فائل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر فائل کھول کر اس نے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔

"ہاں اس میں فورڈ کا نام موجود ہے اور اس کی ساتھی عورت جنیڈا ہے جس نے ایکریمیا میں اپنے ہی نام پر ایک کلب کھولا ہوا تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر فائل بند کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لہجہ ایکریمین تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران نے ایکریمیا کی انکوائری کے نمبر ڈائل کئے تھے۔

"جنیڈا کلب کا نمبر دیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور میز سے بال پوائنٹ لے کر اس نے فائل میں یہ نمبر درج کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ کلب ابھی قائم ہے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور اگر جنیڈا ابھی زندہ ہے تو پھر اس سے فورڈ کے بارے میں آسانی سے معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ کیونکہ عورتیں چاہے ان کے تعلقات اپنے دوستوں سے کشیدہ ہی کیوں نہ ہوں۔ ان کے بارے میں تازہ ترین معلومات ضرور رکھتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جنیڈا کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی

"مادام جنیڈا سے بات کرائیں۔ ہم گریٹ لینڈ سے لارڈ مخوتھی بول رہے ہیں"...... عمران نے بدلے ہوئے مگر بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"مادام ناراک گئی ہوئی ہیں جناب۔ وہ کل واپس آ رہی ہیں۔ آپ اپنا فون نمبر دے دیں جیسے ہی وہ واپس آئیں گی آپ کو فون کر لیں گی"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہم کل پھر کال کر لیں گے شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو طے ہو گیا کہ جنیڈا زندہ ہے۔ اس لئے اب بات آگے بڑھ سکتی ہے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ یکلخت بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

"بلیک تھنڈر کے خلاف ایک اہم مشن درپیش ہے۔ بلیک تھنڈر نے پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کر لیا تھا اور اس کی ہلاکت کا ڈرامہ رچا کر یہاں کے اعلیٰ حکام کو خاموش کرا دیا تھا۔ اب انہوں نے ڈاکٹر عالم رضا کا تخلیق کردہ فارمولے کی کاپی اپنے سر ایجنٹ بیروفین کے ذریعے انتہائی پراسرار انداز میں حاصل کر لی ہے۔ انہوں نے یہ کارروائی اس قدر پراسرار انداز میں کی ہے کہ کسی کو اس کا قطعی علم نہیں ہو سکا لیکن عمران نے اس کا سراغ لگا لیا۔ اس طرح یہ بات بھی سامنے آ گئی ہے کہ ڈاکٹر عالم رضا کو بھی اغوا کیا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈاکٹر عالم رضا اور اس فارمولے کی کاپی کو واپس حاصل کیا جائے۔ چنانچہ تم صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور خاور کو فوری طور پر مشن کے لئے روانگی کا کہہ دو اور خود بھی تیار ہو جاؤ۔ مشن کا لیڈر علی عمران ہو گا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں مشن کی تفصیل اس لئے بتا دی ہے کہ یہ انتہائی کٹھن مشن بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ بلیک تھنڈر انتہائی باوسائل اور فعال تنظیم ہے۔ اس لئے تم سب نے اس مشن میں انتہائی محتاط رہنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اس بار اگر تم میں سے کسی نے عمران کی

ہدایات کی خلاف ورزی کی یا اس سے جھگڑا کرنے کی کوشش کی تو میں اس کا انتہائی سخت نوٹس لوں گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اس بار آپ نے خاص طور پر نوٹس دیا ہے انہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں آج کل ان کے دماغوں میں کیڑے زیادہ رینگنے لگ گئے ہیں جب بھی مشن پر باہر جاؤ یہ سب اکڑ جاتے ہیں۔ لیکن بلیک تھنڈر کے خلاف مشن کا مطلب یقینی موت بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے خاص طور پر انہیں نوٹس دیا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ اس بار جوانا کو ساتھ نہیں لے جا رہے۔ جب کہ ایکریمیا میں مشن کے دوران اکثر آپ جوانا کو ساتھ رکھتے ہیں"...... بلیک زیرو نے بھی احتراماً کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے کہا تو تھا کہ میں اسے ساتھ لے جاؤں گا۔ لیکن جوانا اور جوزف کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ اپنے دیو ہیکل جسموں کی وجہ سے فوراً شناخت کر لئے جاتے ہیں اس لئے میں نے اسے ڈراپ کر دیا ہے"...... عمران نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے بیروفین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یس"...... بیروفین نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے اس کے نمبر ٹو راجر کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے"...... بیروفین نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"باس عمران اور اس کے ساتھیوں کی پاکیشیا سے روانگی کی اطلاع مل گئی ہے وہ ولنگٹن آ رہے ہیں"...... راجر نے کہا تو بیروفین بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"تفصیل سے رپورٹ دو"...... بیروفین نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس میں نے پاکیشیا میں عمران کو جاننے والے مختلف افراد کو ایئر پورٹ پر تعینات کرایا ہوا تھا۔ ویسے تو عمران میک اپ کا ماہر ہے

لیکن اس کی مذاق کرنے والی عادت سے اس کا آسانی سے پتہ چلایا جا
سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے انہیں اس بارے میں چیک کرنے کے لئے
ہدایات دی تھیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران کو
ایئر پورٹ پر ٹریس کر لیا گیا۔ وہ حسب عادت اپنے ساتھیوں کے ساتھ
مذاق کرنے میں مصروف تھا۔ چنانچہ اسے نظروں میں رکھ لیا گیا۔ جس
فلائٹ پر وہ سوار ہوئے وہ فلائٹ ولنگٹن کے لئے تھی اور عمران کے
ساتھ ایک عورت اور پانچ مرد ہیں۔ ان سب کی سیٹیں اکٹھی بک
کرائی گئی تھیں اور وہ سب ایکریمین میک اپ میں ہیں اور ایکریمین
کاغذات پر ہی آ رہے ہیں"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ فلائٹ ولنگٹن کب پہنچے گی"...... ہیروفین نے پوچھا۔

"یہ فلائٹ راستے میں دو جگہ رکتی ہے۔ یہاں چوبیس گھنٹے بعد پہنچے
گی"...... راجر نے جواب دیا۔

"تو ایسا کرو کہ اس فلائٹ کو ہوا میں کریش کرنے کے انتظامات
کرو۔ ولنگٹن سے پہلے اس کا جو آخری سٹاپ ہو۔ وہاں سے اس کے اندر
سپیشل ایکس وی بم پہنچا دو۔ اسے کوئی آلہ چیک نہیں کر سکتا اور
جیسے ہی جہاز شہر کی حدود سے نکلے اسے فائر کرا دو"...... ہیروفین نے
سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن باس آپ نے تو کہا تھا کہ جب تک وہ ہم سے ٹکرانے جلے
ہم نے اسے چھیڑنا نہیں ہے۔ ورنہ مین ہیڈ کوارٹر ہمیں سزا دے سکتا
ہے"...... راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ ایسی اطلاع پیشگی بھی ہمیں مل
سکتی ہے۔ سپیشل ایکس وی بم کو فائر ہونے کے بعد ٹریس نہیں کیا جا
سکتا اس لئے لامحالہ یہی سمجھا جائے گا کہ جہاز کسی فنی خرابی کی وجہ سے
تباہ ہوا ہے۔ اس طرح یہ ایک عام ہوائی حادثہ سمجھا جائے گا۔ جس
میں ہمیں کسی طرح بھی ملوث نہ کیا جا سکے گا اور ہمارا مشن بھی مکمل
ہو جائے گا"...... ہیروفین نے جواب دیا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے راجر نے جواب دیا۔

"ایک بات اچھی طرح سمجھ لو۔ یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس والے عام ایجنٹ نہیں ہیں۔ اس لئے تم نے اس بات کا خاص
طور پر خیال رکھنا ہے کہ آخری سٹاپ سے جہاز جب پرواز کرے تو یہ
اس میں موجود بھی ہیں یا نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ راستے میں ہی
کہیں ڈراپ ہو جائیں اور ہم جہاز تباہ کر کے مطمئن ہو جائیں"۔
ہیروفین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس آپ فکر نہ کریں میں پوری نگرانی کروں گا"۔
راجر نے جواب دیا۔

"جیسے ہی یہ جہاز کریش ہو تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے"۔
ہیروفین نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک سائیڈ پر رکھا ہوا رسالہ
اٹھا کر پڑھنا شروع کر دیا۔ رسالہ دیکھنے کے بعد وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم
کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ کلب جانے کی تیاری کر سکے۔ اسے معلوم تھا
کہ جہاز کے کریش ہونے کی خبر اسے کل صبح ہی مل سکتی ہے کیونکہ

آخری سٹاپ تک پہنچنے میں ہی ساری رات گزر جانی تھی۔ اس لئے وہ مطمئن انداز میں کلب جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ کلب سے رات گئے وہ واپس آیا تو اس نے سونے سے پہلے راجر کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"راجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"بیروفین بول رہا ہوں کیا رپورٹ ہے۔ مشن ایئر کریش کی"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ ہمارے آدمی لاسٹ سٹاپ پر پہنچ گئے ہیں۔ سپیشل ایکس وی بم بھی وہاں تیار ہے لیکن فلائٹ تو وہاں صبح کو پہنچے گی"...... راجر نے جواب دیا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ میں نے صرف انتظامات کی رپورٹ مانگی تھی"...... بیروفین نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھا اور اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر ٹی وی کے پروگرام دیکھنے کے بعد وہ گہری نیند سو گیا۔ پھر سوتے ہوئے اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی کی آواز سن کر اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بیروفین کے لہجے میں نیند کا خمار پوری طرح موجود تھا

"راجر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے راجر کی جوش بھری آواز سنائی دی اور بیروفین بے اختیار چونک کر اٹھ بیٹھا۔

"ارے کیا صبح ہو گئی ہے۔ اتنی جلدی"...... بیروفین نے کہا۔

"یس باس آٹھ بج رہے ہیں اور باس وکٹری مبارک ہو۔ مشن ایئر کریش مکمل طور پر کامیاب رہا ہے"...... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"اچھا کیسے پوری تفصیل بتاؤ"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس چھ بجے کی فلائٹ نے لاسٹ سٹاپ سے ولنگٹن کے لئے پرواز شروع کی۔ وہاں فلائٹ کا ایک گھنٹے کا سٹاپ تھا۔ بہت سے مسافر وہاں اترے بھی اور سوار بھی ہوئے میں نے پاکیشیا سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے حلیئے اور دوسری تفصیلات منگوا کر اس سٹاپ پر اپنے ساتھیوں کو مہیا کر دی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس سٹاپ پر باقاعدہ چیک کیا گیا اور پھر وہ میرے آدمیوں کے سامنے دوبارہ فلائٹ پر سوار ہوئے۔ کاغذات کے لحاظ سے بھی چیک کر لیا گیا کہ وہ لوگ وہاں ڈراپ نہیں ہوئے۔ جب پوری طرح تسلی ہو گئی تو میرے آدمی مشن کے لئے تیار ہو گئے۔ ایک مسافر کے سامان میں میرے آدمیوں نے خاموشی سے سپیشل ایس وی بم رکھ دیا تھا۔ جس کا کسی کو بھی علم نہ ہو سکا تھا۔ سامان طیارے میں لوڈ کر دیا گیا اور طیارہ ولنگٹن کے لئے فلائی کر گیا۔ جب اسے فلائی کیے ہوئے آدھا گھنٹہ گزر گیا تو لانگ رینج ریموٹ کنٹرول کے ذریعے سپیشل ایکس وی بم فائر کر دیا گیا اور طیارہ فضا میں ہی ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ کر سمندر میں جا گرا۔ بم بے حد طاقتور تھا۔ اس لئے ان کی لاشوں اور جہاز کے

پرزے اڑ گئے۔ اس جہاز میں عملے کے چالیس افراد کے ساتھ ساتھ ایک سو اٹھارہ مسافر سوار تھے۔ سب کے سب اس طرح ہلاک ہوئے ہیں کہ ان کے جسموں کا کوئی حصہ بھی سلامت نہیں بچا۔ میں نے جہاز کے کریش ہونے اور سمندر میں گرنے کے بعد پولیس کارروائی کو بھی چیک کرایا ہے اور جب میری پوری طرح تسلی ہو گئی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے زندہ بچ جانے کا کوئی سکوپ نہیں رہا تو میں آپ کو کال کر رہا ہوں"...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ مین ویری گڈ۔ اب تم نے اس معاملے میں مکمل خاموشی اختیار کرنی ہے۔ اگر مین ہیڈ کوارٹر سے اس بارے میں بات کی جائے یا سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تم نے لاعلمی کا ہی اظہار کرنا ہے۔ باقی میں خود سنبھال لوں گا"...... ہیروفین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس میں سمجھتا ہوں باس"...... راجر نے کہا اور ہیروفین نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ اطمینان اور مسرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں اور ایسا ہونا بھی چاہئے تھا کیونکہ ایک لحاظ سے اس نے ایک ناممکن کام کو اتنی آسانی سے ممکن بنا دیا تھا۔

ایئرپورٹ پر عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ چونکہ فلائٹ کی روانگی میں ابھی کافی دیر تھی۔ اس لئے وہ سب ریستوران میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ وہ سب ایکریمن میک اپ میں تھے۔ حتیٰ کہ جولیا بھی اس وقت ایکریمین میک اپ میں ہی تھی۔

"عمران صاحب اس بار شروع سے ہی آپ نے ہم سب کا میک اپ کرا دیا ہے اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ کہیں ایکریمیا والے ہمارے بدصورت چہروں کو دیکھتے ہی ہمیں ایکریمیا میں داخلہ دینے سے ہی انکار نہ کر دیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ ہم بدصورت ہیں کیوں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے متعلق تو حتمی طور پر کہہ سکتا ہوں۔ جہاں تک تمہارا تعلق ہے اس کے لئے حتمی رائے تو تمہارا چیف ہی دے سکتا ہے جس نے نجانے کہاں کہاں تمہارے فوٹو بھیجے ہیں لیکن ہر طرف سے یہی کہہ کر انکار کر دیا گیا کہ اس قدر بدصورت افراد کے رشتے کیسے منظور کیے جا سکتے ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تم ہمارے متعلق تو بات ہی نہ کرو۔ کم از کم تم نے اپنے متعلق تو یہ تسلیم کر لیا ہے کہ تم بدصورت ہو"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تجربے سے تو یہی معلوم ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تجربہ کیسا تجربہ"...... تنویر اور دوسرے ساتھیوں نے چونک کر پوچھا۔

"طویل تجربہ اور تو میرے خیال میں مجھ میں کوئی کمی نہیں ہے۔ کان، ناک، آنکھیں، ہاتھ، پیر، سر سب موجود ہیں۔ مانگے کا ہی بہرحال فلیٹ بھی موجود ہے۔ بڑا آدمی کہنے کے لئے ایک باورچی کا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ وہ بھی موجود ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ اس بے چارے کو تنخواہ آج تک نہ ملی ہو۔ ایک کار بھی ہے۔ چاہے اماں بی کے بقول وہ ڈبیا ہی سہی۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض بھی زندہ ہے جس کی وجہ سے کم از کم گزارہ تو چل جاتا ہے۔ خاندانی لحاظ سے بھی اللہ کا فضل ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی محترمہ ہاں نہیں کرتی تو اس سے یہی

مطلب لیا جا سکتا ہے کہ میری صورت اسے پسند نہ آئی ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے خود کبھی ہاں کی ہے"...... اچانک جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرے ہاں کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ میں تو ہاں کا دو گھنٹے کا ٹیپ بھروا کر اپنے گلے سے لٹکا سکتا ہوں۔ لیکن مسئلہ تو کسی اور کے ہاں کرنے کا ہے۔ اب بچارے تنویر کو دیکھو خواتین کا پسندیدہ ترین مرد ہونے کے باوجود اس ہاں کے لئے ترس رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو تنویر کا چہرہ اپنے متعلق اچھے ریمارکس کا سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔

"پسندیدہ بدترین کیسے......" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ جس کی کھوپڑی خالی ہو۔ وہ خواتین کے لئے پسندیدہ ترین مرد ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ تنویر کا چہرہ البتہ بگڑ گیا تھا۔

"تنویر تو بے حد عقل مند اور ذہین آدمی ہے۔ تم خواہ مخواہ اس کے متعلق غلط بات مت کیا کرو"...... جولیا نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"لو بھئی تمہارا تو سکوپ ختم ہو گیا۔ میں نے تو کوشش کی تھی لیکن اب اللہ کی مرضی۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"عمران صاحب آپ نے میرے سوال کو مذاق میں ٹال دیا ہے، کیا یہ ضروری تھا کہ ہم سب میک اپ میں ہی یہاں سے روانہ ہوں، کیا آپ کا خیال ہے کہ بلیک تھنڈر کو اس بات کی اطلاع مل چکی ہو گی کہ ہم اس کے خلاف مشن پر کام کر رہے ہیں۔ جب کہ چیف نے تو کہا تھا کہ انہوں نے انتہائی پراسرار انداز میں فارمولے کی کاپی اڑائی ہے اور اس بات کا علم صرف آپ کو ہی ہو سکتا تھا"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس نے شاید موضوع بدلنے کے لئے یہ بات کی تھی کیونکہ تنویر کی طبیعت سے وہ واقف تھا کہ تنویر ایک حد تک تو برداشت کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ پھٹ پڑتا ہے اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ تنویر عمران سے لڑ پڑے کیونکہ اس بار ایکسٹو نے انہیں اس بارے میں انتہائی سخت تنبیہہ کی تھی۔ گو اس تنبیہہ کا علم تنویر کو بھی تھا لیکن صفدر جانتا تھا کہ تنویر جذباتی آدمی ہے۔ جب اسے غصہ آتا ہے تو پھر اس کے ذہن سے ساری ہدایات نکل جاتی ہیں۔

"بلیک تھنڈر بہت باخبر تنظیم ہے اور میں چاہتا ہوں کہ انہیں یہی رپورٹ ملتی رہے کہ ان کے مشن کی کامیابی کا علم کسی کو نہیں ہوا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب کیا بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر ولنگٹن میں ہے"۔ اچانک خاور نے پوچھا۔

"اگر ہیڈ کوارٹر کا پتہ ہوتا تو پھر تو یہ سارا کام تمہارے چیف کے فارن ایجنٹ ہی وہاں مکمل کر لیتے تمہیں تکلیف دینے کی ضرورت ہی

اسے نہ پڑتی۔ تم ہیڈ کوارٹر کی بات کر رہے ہو۔ اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا علم کسی کو نہ ہو گا کہ وہ کہاں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں اس لئے پوچھ رہا تھا کہ پھر آپ نے ولنگٹن کو ہی کام کے آغاز کے لئے کیوں منتخب کیا ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا تو تم طنزیہ انداز میں پوچھ رہے تھے۔ اصل میں چکر اور ہے۔ ولنگٹن میں ایک محترمہ ہے جس کا نام بھی بڑا خوبصورت ہے۔ مس جنیڈا اور خاصی امیر کبیر بھی اسے یقیناً ہونا چاہئے کہ ولنگٹن جیسے گراں ترین شہر میں اس کا ذاتی کلب بھی ہے۔ سنا ہے کہ اس نے وہاں سوئمبر کا بندوبست کیا ہے۔ میں نے سوچا کہ مشن کے آغاز سے پہلے سوئمبر جیتنے کی کوشش کر ہی لینی چاہئے تاکہ اگر کوشش کامیاب رہتی ہے تو پھر مجھے ضرورت ہی نہ رہے گی۔ اس طرح چھوٹے چھوٹے چیکوں کے لئے مارے مارے پھرنے کی۔ زندگی ٹھاٹ سے گزرے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کے نتھنے بے اختیار پھولنے پچکنے لگے۔

"اوہ تو یہ لائن آف ایکشن اختیار کی ہے آپ نے"...... کسی اور کے بولنے سے پہلے ہی کیپٹن شکیل نے بے اختیار کہا تو وہ سب چونک کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب کون سی لائن آف ایکشن"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"عمران صاحب نے جنیڈا اور اس کے کلب کا ذکر کیا ہے۔ اس سے میں ان کی لائن آف ایکشن سمجھ گیا ہوں۔ جنیڈا ایکریمیا کی زیر زمین دنیا کی ایک معروف عورت ہے۔ کسی زمانے میں ایک تنظیم راسکلز نامی ہوا کرتی تھی۔ اس تنظیم کا انچارج ایک گنجا فورڈ تھا جو اپنی وحشت اور سفاکی کی وجہ سے پورے ایکریمیا میں مشہور تھا۔ جنیڈا اس فورڈ کی ساتھی کہلائی جاتی تھی بعد میں راسکلز تنظیم ختم کر دی گئی اور سنا ہے کہ فورڈ نے کسی بین الاقوامی خفیہ مجرم تنظیم میں شمولیت اختیار کر لی ہے اور اب عمران صاحب کے جنیڈا کا نام لینے سے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس فورڈ نے جس تنظیم میں شمولیت اختیار کی وہ بلیک تھنڈر تھی اور فورڈ جس پائے کا مجرم تھا۔ اس لحاظ سے وہ یقیناً اسی تنظیم کے کسی سیکشن کا انچارج ہو گا یا اگر ایسا نہیں ہے تو پھر بھی بہرحال وہ کسی نہ کسی اہم عہدے پر ضرور ہو گا۔ جنیڈا اب بھی اس کی فرینڈ ہو گی۔ اب عمران صاحب اس جنیڈا کے ذریعے اس فورڈ کو ٹریس کریں گے اور پھر فورڈ کے ذریعے وہ آگے بڑھ کر اس لیبارٹری تک پہنچیں گے جہاں پاکیشیائی سائنس دان کو رکھا گیا ہو گا اور جہاں وہ فارمولا بھی موجود ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے بڑی تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا اور باقی ساتھی تو ایک طرف خود عمران کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کیپٹن شکیل نے صرف جنیڈا اور جنیڈا کلب کا نام سن کر جو کچھ کہا ہے وہ واقعی سو فیصد درست ہے۔

"بہت خوب کیپٹن شکیل آج تمہاری باتیں سن کر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں سارے ہی عقل سے خالی نہیں ہیں"...... عمران نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ کیپٹن شکیل نے جو تجزیہ کیا ہے وہ اپنی معلومات کی بنا پر کیا ہے اور ہم سب اسے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمارا ساتھی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی سارے عقل سے پیدل ہیں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب پیدل کہا ہے۔ پیدل آدمی کو تو بہرحال اتنا وقت مل جاتا ہے کہ وہ عقل کو استعمال کر کے کوئی کام کی بات سوچ لے۔ اصل مسئلہ تو عقل سواروں کا ہوتا ہے۔ وہ عقل کے ایکسیلیٹر پر اپورا دباؤ ڈال دیتے ہیں اس لئے عقل کی رفتار اس قدر تیز ہو جاتی ہے کہ آدمی پیچھے رہ جاتا ہے"...... عمران نے نئے انداز کی وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے فلائٹ کی روانگی کا اعلان ہونے لگا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ حسب سابق اس بار بھی جولیا کی سیٹ عمران کے ساتھ تھی۔ لیکن جہاز میں پہنچتے ہی عمران نے سیٹ کے ساتھ سر ٹکایا۔ آنکھیں بند کیں اور ہلکے ہلکے خراٹے لینے شروع کر دیئے۔

"اٹھ کر بیٹھو یہ کیا نحوست پھیلا رکھی ہے تم نے۔ یہ سونے کا وقت ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ تم عورت ہو کر سونے کو منحوس کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے

ممکن ہے ۔ یہ الفاظ تو بے چارے شوہر کے لئے مخصوص ڈکشنری میں ہی لکھے ہوئے ہوتے ہیں ۔ جب اس کی ساری کمائی سونے کے زیورات کی شکل میں ڈھلتی چلی جاتی ہے اور وہ ایک نئی ٹائی خریدنے کے لئے پانچ سالہ منصوبہ بنانے پر مجبور کر دیا جاتا ہے"...... عمران نے آنکھیں کھولتے ہی کہنا شروع کر دیا۔

"اگر سونے سے تمہاری زبان رک سکتی ہے تو پھر سوتے رہو۔ اب اگر تم نے آنکھیں کھولیں تو آنکھیں ہی نکال دوں گی"...... جولیا نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آنکھیں نکل گئیں تو پھر جلوہ دوست کیسے دیکھ سکوں گا اور یہی جلوہ دوست ہی تو ہے جو مجھے زندہ رکھے ہوئے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ جہاز اب فضا میں پرواز کر رہا تھا۔

"عمران صاحب کیا آپ خاموش نہیں رہ سکتے ۔ پورے جہاز میں خاموشی ہے صرف آپ کی آواز گونج رہی ہے اور لوگ تنگ ہو رہے ہیں"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے خاور نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموشی کا تصور تو ایک ہی جگہ کے لئے مخصوص ہے ۔ اس لئے اسے جادۂ خاموش بھی کہا جاتا ہے ۔ یعنی قبرستان اور جہاں تک لوگوں کا تعلق ہے تو جہاز میں لوگ نہیں ہوا کرتے مسافر ہوتے ہیں اور مسافروں کی آخری منزل بہرحال جادۂ خاموش ہی ہو سکتی ہے ۔ لیکن

اب کیا ضروری ہے کہ سفر میں بھی خاموش ہی رہا جائے ۔ جب کہ منزل پر پہنچ کر خاموشی خود بخود طاری ہو جاتی ہے"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی منحوس باتیں ۔ ابھی سفر کا آغاز ہوا ہے اور تم نے منحوس باتیں منہ سے نکالنی شروع کر دی ہیں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے ۔ آخر اس لفظ منحوس کا دائرہ اثر کس قدر وسیع ہے کہ ہر کام اس کے دائرہ میں شامل ہو جاتا ہے ۔ پہلے سونا منحوس تھا اب باتیں کرنا منحوس ہو گیا ہے ۔ تم ایسا کرو اپنا تخلص ہی منحوس رکھ لو ۔ لیکن منحوس کی مونث تو ہوتی ہو گی ۔ منحوسی ۔ نہیں ایسا تو کوئی لفظ نہیں ہے ۔ نحوست ہاں چلو یہ کچھ کام دے جائے گا تو تمہارا نام ہوا ۔ مس جولیانا فٹز واٹر نحوست ۔ واہ کیا خوبصورت نام ہے"...... عمران کی زبان بھلا کہاں رکنے والی تھی کہ اسی لمحے ایک ایئر ہوسٹس ہاتھ میں ایک کارڈ اٹھائے ان کے پاس پہنچ گئی۔

"معاف کیجئے پلیز"...... ایئر ہوسٹس نے جھکتے ہوئے انتہائی بااخلاق لہجے میں کہا۔

"معاف کیا ۔ ویسے یہ انداز بہت اچھا ہے کہ آدمی غلطی کرنے سے پہلے ہی معافی مانگ لے ۔ گڈ آئیڈیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ میرا مطلب تھا کہ میں آپ کو ڈسٹرب کر رہی ہوں ۔ اس لئے

میں نے معاف کیا کے الفاظ ادا کیے تھے"...... ایئر ہوسٹس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس سے بڑی خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ جیسی خوبصورت خاتون کسی کو ڈسٹرب کرے۔ آپ چاہیں تو میں ساری عمر ڈسٹرب ہونے کے لئے تیار ہوں۔ آپ کو قطعاً معافی نہ مانگنی پڑے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"شٹ اپ۔ فضول باتیں مت کرو۔ کیا بات ہے مس۔ کیا کہنا چاہتی ہیں آپ"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں پہلے عمران کو ڈانٹا اور پھر ایئر ہوسٹس سے مخاطب ہو گئی۔

"آپ حضرات کو علم ہو گا کہ ہماری فلائٹ ونگٹن پہنچنے سے پہلے دو جگہ ایک ایک گھنٹے کے لئے ٹھہرے گی۔ پہلا سٹاپ ناسامی ایئر پورٹ پر ہے۔ جب کہ دوسرا سٹاپ کیپ ڈلے پر ہو گا۔ اگر آپ ان دونوں جگہوں پر یا کسی ایک جگہ پر ایئر پورٹ سے باہر جانا چاہیں تو نوٹ کرا دیں تاکہ اس کے انتظامات کر لئے جائیں"...... ایئر ہوسٹس نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ہم کہیں بھی ایئر پورٹ سے باہر نہیں جائیں گے"۔ عمران کے بولنے سے پہلے جولیا نے جواب دے دیا۔

"جی بہتر شکریہ"...... ایئر ہوسٹس نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

"میں نے ٹھیک کہا ہے ناں"...... ایئر ہوسٹس کے آگے بڑھتے ہی

جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم غلط کیسے کہہ سکتی ہو۔ آخر تم ڈپٹی چیف ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار مسکرا کر رہ گئی۔

"ویسے اب مجھے وہاں سے فون پر بات کرنی پڑے گی اور بعد میں جب حساب کتاب تمہارے چیف کے سامنے پیش ہو گا تو وہ اس فون کال کے خرچ پر چیخ و پکار کرے گا کہ جب باہر جا کر آدمی سے بات کی جا سکتی تھی تو پھر فون کال کا خرچہ کیوں کیا گیا"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیا مطلب کیا تم نے باہر جا کر کسی سے ملنا تھا۔ کس سے ملنا تھا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"اب کیا بتاؤں مس جولیا یہ دراصل مردانہ باتیں ہیں"۔ عمران نے کہا تو جولیا اور زیادہ چونک پڑی۔

"مردانہ باتیں کیا مطلب۔ پھر کوئی نئی بکواس سوچ لی ہے تم نے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے تو واقعی بکواس ہو سکتی ہیں لیکن ہم مردوں کے لئے یہ بکواس نہیں ہوا کرتیں۔ اب دیکھو تمہارے چیف نے صرف مردوں کو تو فارن ایجنٹ نہیں بنایا ہوا۔ کہیں کہیں خواتین بھی ہوتی ہیں اور ان دونوں سٹاپس پر اتفاق سے خواتین ہی فارن ایجنٹ ہیں۔ میں نے لمبا چوڑا چکر چلا کر تمہارے چیف سے ان کے متعلق تفصیلات معلوم کیں اور ان تفصیلات کے مطابق وہ انتہائی خوبصورت۔

طرحدار بلکہ حسینہ عالم قسم کی خواتین ہیں۔ میں نے سوچا کہ ایک گھنٹہ وہاں ایئرپورٹ پر بیٹھ کر بور ہونے سے بہتر ہے۔ان طرح دار خواتین کے ساتھ کسی خوبصورت ہوٹل میں بیٹھ کر کافی پی جائے۔ کچھ حال دل کہا جائے۔ کچھ حال دل سنا جائے۔ بات بھی ضروری تھی۔ اس لئے چیف نے باہر جا کر ملنے کی اجازت دے دی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو مجھے معلوم ہے کسی ملک میں کوئی عورت فارن ایجنٹ نہیں ہے۔اگر ہوتی تو آج تک کہیں نہ کہیں تو نظر آ ہی جاتی۔ لیکن کیا تم خرچے کی تفصیل بھی چیف کو دیتے ہو"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تو اور تمہارا کیا خیال ہے۔وہ مجھے ویسے ہی لامحدود رقم پکڑا دیتا ہے۔ پھر مجھے کیا ضرورت تھی ایک ایک چیک کے لئے رونے کی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن ہم سے اس نے کبھی اخراجات کی تفصیل طلب نہیں کی۔ ہم تو بس باقی رقم سیکرٹ سروس کے خفیہ اکاؤنٹ میں جمع کرا دیتے ہیں اور بس"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس خفیہ اکاؤنٹ کو تو وہ مجھے آپریٹ نہیں کرنے دیتا۔ورنہ تو یہ خفیہ اکاؤنٹ ایک لمحے میں خالی ہو جائے۔یہ تو تمہارے مزے ہیں کہ اس اکاؤنٹ سے جتنی رقم چاہو نکلوا لو۔ جس قدر چاہو خرچ کر لو اور جتنی چاہے واپس جمع کرا دو۔ کراؤ یا نہ کراؤ کوئی پوچھنے والا ہی نہیں

ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ ہم پر اعتماد کرتا ہے اور ہم نے بھی کبھی اس کے اعتماد کو دھوکہ نہیں دیا"...... جولیا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"لیکن مجھ سے تو وہ ایک ایک پائی پر جواب طلب کر لیتا ہے۔ کہتا ہے یہ پاکیشیا کے عوام کی خون پسینے کی کمائی سے دیا ہوا ٹیکس ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ایک فون کال فالتو ہو جائے تو ایک گھنٹہ جھاڑ سننی پڑتی ہے اور نہ صرف جھاڑ سننی پڑتی ہے بلکہ اس کی قیمت بھی چیک سے منہا کر لی جاتی ہے"......... عمران نے جواب دیا۔

"اچھا مرو نہیں تم ہمارے خرچے پر فون کر لینا"..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ابھی ایسے فون تو ایجاد نہیں ہوئے جس میں فون سننے والے کی تصویر بھی دیکھنے کو مل جائے اور آواز کا کیا ہے۔آواز تو تمہاری بھی خوبصورت ہے"...... عمران نے اسے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اچھا تو میری صرف آواز ہی خوبصورت ہے کیوں"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا وہ عمران کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔

"آواز کا خوبصورتی اور بدصورتی سے کیا تعلق۔ایکسٹو تمہارا چیف تمہیں کسی گرامر سکول میں ہی داخل نہیں کرا دیتا۔آواز تو رسیلی ہو سکتی ہے۔ سریلی ہو سکتی ہے بھدی ہو سکتی ہے۔ پھٹے ہوئے بانس کی طرح ہو سکتی ہے۔ چیختی ہوئی ہو سکتی ہے یا پھر کانوں کو بھلا لگنے والی ہو سکتی ہے یا ایسی بھی ہو سکتی ہے کہ جیسے دور کہیں کانسی کی گھنٹیاں

بج رہی ہوں ۔ لیکن بدصورت اور خوبصورت تو بہر حال اسے نہیں کہا جا سکتا ۔ کیونکہ خوبصورتی اور بدصورتی کا تعلق آنکھوں سے ہے اور آنکھوں سے آواز کو دیکھا نہیں جا سکتا صرف کانوں سے سنا جا سکتا ہے "...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی ۔

" ابھی تم خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ میری بھی آواز خوبصورت ہے "...... جولیا نے لطف لیتے ہوئے انداز میں کہا ۔

" میں نے غلط تو نہیں کہا ۔ آواز کی بھی اپنی ایک صورت ہوتی ہے اب چیخ کی آواز سن کر تمہارے ذہن میں کسی ہنستی ہوئی لڑکی کی صورت تو نہیں آ سکتی اور قہقہے کی آواز سن کر تم یہ تو نہیں سوچ سکتی کہ قہقہہ مارنے والا مر رہا ہے ۔ اس سے ظاہر ہوا کہ یہ آواز کی ایک صورت ہوتی ہے اور جب صورت ہوتی ہے تو وہ خوب بھی ہو سکتی ہے اور بد بھی "...... عمران نے الٹے دلائل دینے شروع کر دیئے ۔

" تم سے خدا سمجھے تمہارے پاس ہر انداز کی باتیں موجود رہتی ہیں "...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" خدا کو کیا ضرورت ہے کہ وہ مجھے سمجھے اس نے تو مجھے بنایا ہے اور ہر بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز کو سب سے زیادہ سمجھتا ہے ۔ ہاں اگر تم سمجھ جاؤ تو یہ میری خوش قسمتی ہو گی "۔ عمران نے فلسفیانہ لہجے میں کہا ۔

" میں تو تمہیں تم سے بھی زیادہ سمجھتی ہوں "۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اچھا کمال ہے ۔ حیرت ہے ۔ واقعی "...... عمران نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا ۔

" ہاں بالکل ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم پتھر دل کٹھور ، لاابالی ، لاپرواہ ، دوسروں کے جذبات سے کھیلنے والے ۔ احمق اور نانسنس آدمی ہو "...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ارے واہ اس قدر خصوصیات ہیں مجھ میں ۔ مجھے تو علم ہی نہ تھا ۔ میں بھی سوچتا تھا کہ آخر خواتین مجھے دیکھتے ہی کیوں پسند کرنے لگ جاتی ہیں "...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی ۔

" منہ دھو رکھو تمہیں اور عورتیں پسند کریں گی ۔ اپنی شکل دیکھی ہے کبھی "...... جولیا بھی اب لطف لینے پر اتر آئی تھی ۔

" عورتیں ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ یہ کیا کہہ رہی ہو ۔ یہاں ایک مسئلہ بنی ہوئی ہے اور تم کہہ رہی ہو عورتیں ۔ نہیں موجودہ مہنگائی کے دور میں یہ جمع کا صیغہ استعمال نہیں کیا جا سکتا "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" کون ایک مسئلہ بنی ہوئی ہے "...... جولیا نے جان بوجھ کر پوچھا ۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی ۔

" ہے ایک بیچاری اور تو کوئی پوچھتا نہیں اسے ۔ مجھے اس پر رحم آ گیا ۔ میں نے سوچا کہ چلو میں ہی پوچھ لیتا ہوں اور بس پوچھنے کی دیر تھی ۔ اب وہ میرے گلے کا ہار بننے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے ۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ وہ مجھے پسند نہیں ہے ۔ میں تو کسی اور کو پسند کرتا

ہوں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون ہے وہ کس کی بات کر رہے ہو"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب کیا کرو گی اس کے بارے میں پوچھ کر چلو چھوڑو اپنی بات کرو سناؤ دل لگ گیا ہے تمہارا پاکیشیا میں گھر تو یاد نہیں آتا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے اپنا سر دوسری طرف کر لیا اور جولیا کا ہاتھ ایک دھماکے سے سیٹ کے ایک حصے پر پڑا۔ اگر عمران فوری طور پر سر نہ ہٹا لیتا تو جولیا کا ہاتھ یقیناً اس کے چہرے پر ہی پڑتا۔

"کیا ہوا مس جولیا خیریت"...... اچانک عقب سے خاور اور صفدر دونوں نے پوچھا۔ وہ دونوں عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"کچھ نہیں خاور تم یہاں آجاؤ۔ یہ احمق ہے میں اس کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتی"...... جولیا نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر غصے کے ساتھ ساتھ قدرے شرمندگی کے تاثرات بھی نمایاں تھے کیونکہ جہاز کے تمام مسافر ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی خاور عمران کے ساتھ والی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا تھا عمران صاحب۔ مس جولیا تو بے حد غصے میں نظر آ رہی ہیں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے کہا تھا کہ خاور تمہاری سیکرٹ سروس کا انتہائی ذہین

عقلمند اور فعال ممبر ہے۔ بس اس بات پر غصہ کھا گئی۔ اب تم خود ہی بتاؤ کہ کیا میں نے غلط کہا تھا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"ظاہر ہے آپ نے یہ نہیں کہا تھا۔ اگر ایسا کہا ہوتا تو مس جولیا کو غصہ کیوں آجاتا"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں آ سکتا ناں۔ بس یہی بات ہے"...... عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"کون سی بات"...... خاور نے چونک کر پوچھا۔

"اب کون کون سی باتیں بتاؤں۔ چھوڑو۔ ہو سکتا ہے تمہیں بھی غصہ آجائے۔ جولیا خاور کا معنی پوچھ رہی تھی اور میں نے بتا دیا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خاور کا معنی۔ کیا معنی بتایا تھا آپ نے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خاور کے دو ہی تو معنی ہوتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔ یعنی مشرق اور سورج اور میں نے اسے یہی دو معنی بتائے بس اس بات پر غصہ آگیا"...... عمران نے کہا۔

"اس میں غصے والی کون سی بات ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ مس جولیا کا تعلق مغرب سے رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں رہا ہے پھر"...... خاور بھی پوری طرح لطف لے رہا تھا۔

"پھر کیا ہے سب جانتے ہیں کہ مشرق مشرق ہوتا ہے اور مغرب مغرب۔ دونوں ایک دوسرے سے نہیں مل سکتے۔ غصے والی بات تو ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب کیا ہے۔ ذرا کھول کر بات کریں۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آ رہی"...... خاور نے پہلی بار الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جولیا کا خیال تھا کہ مشرق مغرب مل سکتے ہیں۔ یعنی خاور اور جولیا میں نے کہا کہ نہیں مل سکتے بیچ میں روشن یعنی تنویر آ جاتا ہے بس اس بات پر اسے غصہ آ گیا"...... عمران نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا اور خاور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ نے تنویر کا نام کیوں لیا۔ اپنا نام کیوں نہیں لیا"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا نام۔ میرا اس سارے معاملے سے کیا تعلق میرا معاملہ تو بڑا سیدھا سادھا سا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سیدھا سادھا ہوتا تو آج ہیر رانجھا کا قصہ اس قدر مشہور کیوں ہوتا"...... خاور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب یہ درمیان میں ہیر رانجھا کا قصہ کہاں سے آ گیا"۔ عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ ہیر رانجھا کے درمیان اصل فساد ہیر کے

چچا کیدو نے ڈالا تھا"...... خاور نے کہا۔

"ہاں معلوم ہے مگر"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر کیدو نہ ہوتا تو ہیر رانجھا کی شادی ہو جاتی اور مسئلہ ختم۔ نہ ہیر کو مرنا پڑتا اور نہ رانجھا کو اور نہ مس جولیا کو غصہ آتا اور نہ آپ کو تھپڑ کھانا پڑتا"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ میں تو سمجھتا تھا کہ جس طرح شکل سے عقل مند نظر آتے ہو۔ اسی طرح ذہنی طور پر بھی ہو گے۔ لیکن لگتا ہے تمہارے اندر بھی حماقت کے جراثیم بلکہ جراثیموں کی پوری فوج موجود ہے"۔ عمران نے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ ہمیں کبھی لفٹ ہی نہیں کراتے۔ بلکہ میں تو کہوں گا کہ آپ ہم سے بات ہی نہیں کرتے۔ جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل تک ہی آپ کی باتوں کا تمام سٹاک ختم ہو جاتا ہے اور میں، نعمانی، صدیقی اور چوہان چاروں منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ آج بھی اگر مس جولیا مجھے یہاں بیٹھنے کا حکم نہ دیتیں تو آپ سے اتنی باتیں نہ ہو سکتیں"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آئندہ خیال رکھوں گا بھائی۔ اب تک کی معافی۔ لیکن وہ کیدو والے سلسلے کی تم نے وضاحت نہیں کی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کا معنی تو جانتے ہی ہوں گے آپ"...... خاور نے باقاعدہ استادوں کے سے انداز میں کہا۔

"ہاں عم چچا کو کہتے ہیں اور عم زاد چچا کے بیٹے کو"........ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اسے واقعی خاور کی بات کا مطلب سمجھ نہ آیا تھا۔

"اور آپ ہیں عم ران۔ ران اگر اکیلا لفظ استعمال کیا جائے تو اس کا مطلب ہوتا ہے ٹانگ کا وہ حصہ جو گھٹنے سے اوپر ہوتا ہے۔ لیکن جب اسے مرکب کی صورت میں استعمال کیا جائے تو اس کا مطلب ہوتا ہے چلانے والا، کرنے والا، جیسے حکمران، حکم چلانے والا یا حکم کرنے والا اور آپ کا نام چونکہ مرکب ہے۔ اس لئے عمران کا معنی ہوا چچا جو چلنے والا ہو اور کیدو بھی ہیر کا چچا تھا اور بیساکھی کے سہارے ہی چلتا تھا۔ اس لئے مشرق اور مغرب کے درمیان آپ بھی کیدو بن سکتے ہیں۔ آپ نے خواہ مخواہ تنویر کا نام لیا"........ خاور نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"مجھے اب تمہاری پرسنل فائل دیکھنی پڑے گی۔ مجھے تو لگتا ہے تم سکول میں پڑھاتے پڑھاتے سیکرٹ سروس میں شامل ہو گئے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور خاور بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے آج مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے نام کا اصل مطلب کیا ہے۔ اسی لئے بیچارہ تنویر میرا نام سنتے ہی غصے سے اکھڑ جاتا ہے"۔ عمران نے کہا اور خاور ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"دوسرا مطلب بھی یہی بنتا ہے۔ ظالم سماج"........ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"........ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمران کا معنی ہے۔ معاشرہ، سماج اور جب مشرق مغرب آپس میں آپ کی وجہ سے نہ ملیں گے تو لامحالہ لفظ ظالم آپ کے ساتھ لگا دیا جائے گا"........ خاور بھی آج پورے موڈ میں تھا۔

"ارے واہ تم نے تو میرے بھی کان کاٹ دیئے ہیں۔ بہت خوب۔ تم سے تو جولیا ہی اچھی تھی جس سے بہرحال میں نے چہرہ بچا لیا۔ لیکن تم سے کان نہ بچ سکے"........ عمران نے کہا اور خاور عمران کی اس خوبصورت بات پر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ ایک ایئر ہوسٹس تیزی سے ان کی طرف آئی۔

"مائیکل آپ ہیں"........ ایئر ہوسٹس نے قریب آ کر خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں میں ہوں فرمایئے"........ عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ کا فون ہے۔ فون روم میں آجایئے"........ ایئر ہوسٹس نے کہا اور آگے بڑھ گئی۔

"فون کس کا ہو سکتا ہے"........ خاور نے حیران ہو کر کہا۔

"ایک ہی شخصیت ہے۔ جسے معلوم ہے کہ ہم ان حلیوں میں ہیں اور جہاز پر سفر کر رہے ہیں اور ہمارے نام یہ ہے اور کون ہو سکتا ہے"........ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا

وہ عمران کا اشارہ سمجھ گیا تھا کہ فون ایکسٹو کا ہو گا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا فون روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پہلے فون روم کا دروازہ بند

کیا اور پھر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل آپ آگئے"...... دوسری طرف سے جہاز کے عملے کے کسی آدمی کی آواز سنائی دی۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"او کے ہولڈ آن کریں میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... بلیک زیرو نے صرف لفظ ہیلو کہا لیکن لہجہ وہی مخصوص ہی تھا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنا موجودہ کاغذات کی رو سے نام بتاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ دونوں بزنس سپاٹس پر ہمارے آدمی پہنچ گئے ہیں اگر کوئی خاص بات ہوئی تو وہ آپ کو وہیں فون کر لیں گے۔ بزنس کا ہی حوالہ دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا۔

"شکریہ جناب"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کمرے سے باہر آگیا۔

"کوئی خاص بات تھی کیا"...... خاور نے اس کے بیٹھتے ہی کہا۔

"نہیں صرف یہ اطلاع تھی کہ اس فلائٹ کے دونوں سپاٹس پر

تمہارے چیف کے خاص آدمی پہنچ چکے ہیں اگر وہاں کوئی خاص بات ہوئی تو وہ مجھے فون کر دیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خاص بات کیا ہونی ہے۔ ہم نے باہر تو نہیں جانا"...... خاور نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کتنی بار بتاؤں کہ ہمارے مقابل انتہائی تیز لوگ ہیں اس لئے ہر طرف سے محتاط رہنا پڑتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے یہ میک اپ وغیرہ سب بیکار چلے جائیں۔ انہیں اطلاع مل چکی ہو اور کوئی بھی کارروائی ہو سکتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر پہلے سٹاپ پر وہ ایک گھنٹہ ایئر پورٹ پر رہے لیکن کوئی کال نہ آئی۔ جب وہاں سے فلائٹ روانہ ہوئی تو تھوڑی دیر بعد ہی ایئر ہوسٹس نے ایک بار پھر عمران کو آکر فون آنے کا کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہیلو میں کیپ ڈے سے جیکب بول رہا ہوں۔ بزنس کے سلسلے میں آپ سے بات کرنی تھی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا بات ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مسٹر مائیکل کیپ ڈے میں بزنس کے سلسلے میں ایک سرگرمی سامنے آئی ہے۔ آپ کے بارے میں ایئر پورٹ سے تفصیلات حاصل کی گئی ہیں کہ کیا آپ فلائٹ میں سوار ہیں یا نہیں۔ آپ کے نام کے ساتھ ساتھ آپ کے دوسرے ساتھیوں کے بھی باقاعدہ نام لئے گئے ہیں"...... جیکب نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ کون لوگ ہیں وہ"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مقامی گروپ ہے۔ البتہ ان میں سے ایک آدمی ایکریمین لگتا ہے۔ اب آپ جیسے حکم کریں۔ کہیں تو ان کو راستے سے ہٹا دیا جائے"۔ جیکب نے کہا۔

"نہیں اس طرح دوسرے لوگ بھی آسکتے ہیں اور ضروری نہیں کہ ان کا علم تمہیں ہو سکے۔ تم ایسا کرو کہ اس ایکریمین کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اس طرح کور کرو کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور پھر اس سے پوری کارروائی معلوم کرو کہ وہ بزنس کے سلسلے میں کیا کرنا چاہتے ہیں۔ پھر اس آدمی کی جگہ اپنا آدمی بھیج دو اور مجھے فوری اطلاع دو باقی باتیں بعد میں ہوں گی"....... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کر واپس سیٹ پر آگیا۔ لیکن اب اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی خاور نے شاید اس کے چہرے پر موجود سنجیدگی دیکھ کر ہی اس سے کوئی بات نہ کی تھی پھر تقریباً آدھے سے زیادہ سفر گزر گیا تو ایک بار پھر عمران کو فون کی اطلاع دی گئی۔ عمران اٹھ کر دوبارہ فون روم میں پہنچ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا لیا اور چند لمحوں بعد اس کی بات جیکب سے کرا دی گئی۔

"یس مائیکل بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"جیکب بول رہا ہوں جناب بزنس سرگرمی انتہائی خطرناک ہے۔

اس لئے جناب بزنس ٹاک سپیشل کوڈ میں ہی کی جا سکتی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کی پیشانی پر شکنیں سی پھیل گئیں۔

"ٹھیک ہے کرو بات"....... عمران نے سپیشل کوڈ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ جہاز میں کال سنسر نہیں کی جاتی کیونکہ جہازوں میں کال انتہائی اہم بزنس ٹاکس یا انتہائی اہم ایمرجنسی کی صورت میں ہی کی جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود جیکب کا سپیشل کوڈ میں بات کرنے کا مطلب تھا کہ کوئی انتہائی خطرناک ترین بات ہو رہی ہے۔

"مسٹر مائیکل کیپ ڈے سے جب جہاز فلائی کرے گا تو جہاز کو فضا میں کسی انتہائی خفیہ بم سے تباہ کرنے کی پلاننگ کی گئی ہے لیکن جس آدمی کو کور کیا گیا ہے۔ اسے تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ البتہ اس نے یہ ضرور بتایا ہے کہ کیپ ڈے پر پہلے یہ چیک کیا جائے گا کہ کیا آپ لوگ اس فلائٹ پر سوار ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ سوار ہوئے تو پھر یہ کارروائی کی جائے گی۔ اس کارروائی کا مکمل چارج اس ایکریمین کے پاس ہے"....... جیکب نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"اب آپ کہیں تو اس ساری کارروائی کو روک دیا جائے"۔ جیکب نے کہا۔

"نہیں روکا نہ جائے۔ اس طرح وہ لوگ دوسروں کو سامنے لے آئیں گے۔ ہم کیپ ڈے سے سلپ ہو جائیں گے اس طرح جہاز کے

مسافر بھی بچ جائیں گے اور ہم بھی۔ تم اس سلسلے میں کیپ ڈے پر ایسے انتظامات کرو کہ ہم خفیہ طور پر وہاں سے نکل کر کسی محفوظ مقام پر پہنچ سکیں وہاں سے ہم میک اپ لباس اور کاغذات تبدیل کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ جب انہیں معلوم ہو گا کہ آپ سوار نہیں ہوئے تو وہ کارروائی خود ہی روک دیں گے اور آپ یہ بھی چاہتے ہیں کہ انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ آپ کب اور کہاں گئے ہیں"۔ جیکب نے جواب دیا۔

"ہاں کیا تم انتظامات کر لو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں آسانی سے جناب۔ آپ جب ایئرپورٹ پر اتریں گے تو آپ ایک ایک کر کے شمالی سمت واقع انکوائری آفس میں پہنچ جائیں۔ آپ کے تمام نام مجھے معلوم ہیں۔ وہاں انکوائری پر جو آدمی بھی موجود ہو گا۔ آپ صرف اپنا نام اور لفظ گڈنس بتائیں گے تو وہ آپ کو خاموشی سے سائیڈ روم میں بھجوا دے گا۔ وہاں سے آپ کو میں پک کر لوں گا اور آپ کو انتہائی خفیہ طریقے سے محفوظ مقام پر پہنچا دیا جائے گا"۔ جیکب نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ پوری طرح محتاط رہنا"...... عمران نے کہا
"آپ قطعی بے فکر رہیں جناب مجھے اس کی اہمیت کا پوری طرح احساس ہے"...... جیکب نے جواب دیا اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھا اور واپس اپنی سیٹ پر آگیا۔ اس نے جیب سے ایک کاغذ

نکال کر اس پر ممبرز کے لئے مختصر طور پر ہدایات لکھنی شروع کر دیں اور پھر کاغذ خاور کے ہاتھ میں دے دیا۔ خاور نے کاغذ پڑھا اور پھر مڑ کر اس نے کاغذ عقب میں موجود جولیا کو دے دیا۔ چند لمحوں بعد ہی کاغذ تمام ممبرز تک پہنچ کر واپس عمران کے پاس آگیا اور عمران مطمئن ہو گیا۔ کیپ ڈے پر جیسے ہی فلائٹ اتری سب نے ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک مکان میں اس طرح پہنچ گئے کہ وہاں ایئرپورٹ پر کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو سکتی تھی۔ جیکب انہیں یہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا تاکہ مزید کارروائی کے بارے میں رپورٹ حاصل کر سکے۔

"یہ سب کیا ہوا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا اور عمران نے تفصیلات بتا دیں تو سب کے چہروں پر بے اختیار سنسنی سی پھیلتی چلی گئی۔

"اوہ اگر جیکب ان جگہوں پر اپنے آدمی نہ بھیجتا تو ہمیں تو احساس ہی نہ ہوتا اور جہاز کو اڑا دیا جاتا"...... سب نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہیں اپنے اور دوسرے ساتھیوں کے میک اپ میں جہاز میں آدمی بھیجنے چاہئیں تھے۔ اس کا انتظام جیکب آسانی سے کر سکتا تھا۔ اس طرح وہ جہاز اڑا کر پوری طرح مطمئن ہو جاتے"...... تنویر نے کہا۔
"نہیں جہاز میں موجود بے گناہ مسافر مارے جاتے اور میں ایسا نہیں چاہتا تھا"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا اور دوسرے

ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"جیکب بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے جیکب کی آواز سنائی دی۔

"اتنی دیر بعد کیوں کال کی ہے۔ فلائٹ نے تو صرف ایک گھنٹہ رکنا تھا"...... عمران نے کہا۔

"انہوں نے کارروائی کر دی ہے جناب اور جہاز فضا میں پھٹ گیا ہے۔ تمام مسافر اور عملہ ہلاک ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے جیکب نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے پناہ غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیوں جب ہم اس میں سوار ہی نہ ہوئے تھے تو پھر ایسا کیوں کیا گیا ہے"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ لوگ ایئر پورٹ پر موجود رہے۔ میں ان کی نگرانی کرتا رہا۔ ایک بار ان کے درمیان کھلبلی سی مچی اور وہ لوگ اس ایکریمین کے ساتھ ایک سائیڈ پر کافی دیر تک میٹنگ کرتے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے کس وقت کارروائی کی اور کس طرح کی۔ اس کا مجھے علم نہیں ہو سکا لیکن فلائٹ جانے کے باوجود وہ ایئر پورٹ پر موجود رہے تھے۔ اس لئے میں بھی وہاں موجود رہا۔ پھر ایئر پورٹ پر اچانک خطرے کے سائرن بج اٹھے اور اس کے ساتھ ہی اعلان کیا گیا کہ ولنگٹن جانے والی فلائٹ یہاں سے پچاس کلو میٹر دور سمندر کے اوپر

فضا میں پھٹ جانے کی وجہ سے تباہ ہو گئی ہے۔ یہ اعلان سنتے ہی وہ سب تیزی سے واپس جانے لگے میں نے اس ایکریمین کی چیکنگ کی وہ اپنے ساتھیوں سمیت جائے حادثہ پر پہنچا۔ جہاں پولیس اور اعلیٰ حکام موجود تھے اور سمندر سے جہاز کا ملبہ اور لاشیں نکالی جا رہی تھیں لیکن جب وہاں معلوم ہوا کہ تباہی اس قدر مکمل تھی کہ کوئی لاش بھی سلامت نہیں مل سکی۔ بلکہ سب کے پرزے اڑ گئے ہیں تو وہ ایکریمین اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس ایئر پورٹ پہنچ گیا اور کافی دیر تک وہاں ٹریفک مینجر کے دفتر میں بیٹھا رہا پھر واپس چلا گیا اور اب وہ ہوٹل ابرٹو میں موجود ہے۔ چونکہ ساری صورت حال آپ کو بتانی تھی اس لئے میں نے اب کال کی ہے"...... دوسری طرف سے جیکب نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو سوچا تھا کہ جہاز کے بے گناہ مسافر بچ جائیں گے لیکن ایسا نہ ہو سکا"...... عمران نے اس بار ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"اب مزید کیا حکم ہے جناب"...... جیکب نے پوچھا۔

"میں وہیں ہوٹل ابرٹو میں آ رہا ہوں۔ میرے ساتھ ایک ساتھی بھی ہو گا۔ تم وہیں رکو۔ اگر یہ ایکریمین کہیں جائے تو تم نے اس کی نگرانی کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اسے اغوا کر کے آپ کے پاس نہ پہنچا دیا جائے"...... جیکب نے کہا۔

"کیا تم آسانی سے ایسا کر سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں یہاں میرا پورا گروپ ہے اور ایکریمین اکیلا ہے ۔ کام آسانی سے ہو جائے گا" .... جیکب نے جواب دیا۔

"او۔ کے پھر ایسا ہی کرو۔ بس اس بات کا خیال رکھنا کہ کسی کو اس اغوا کا علم نہیں ہونا چاہئے ۔ سب یہیں سمجھیں کہ وہ ایکریمین اپنی مرضی سے ہوٹل سے باہر گیا ہے" .... عمران نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا جناب" .... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کاش یہ جہاز بچ جاتا" .... عمران نے رسیور رکھ کر دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"ان لوگوں نے یہ کارروائی اس لئے کی ہو گی تاکہ انہیں سزا نہ دی جاسکے کہ ہم لوگ ان کی نگرانی سے غائب ہو گئے ہیں" .... جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب آپ اس ایکریمین کو اغوا کرا رہے ہیں ۔ اس سے اس کے سرپرست چونک نہ پڑیں گے ۔ اگر اسے اغوا نہ کیا جاتا تو وہ لوگ مطمئن رہتے" .... صفدر نے کہا۔

"ہاں بات تو ایسی ہی تھی ۔ لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ ساری کارروائی کس نے کرائی ہے ۔ ظاہر ہے جس نے بھی یہ کارروائی کرائی ہے ۔ اسے پاکیشیا سے نہ صرف ہماری روانگی کا پوری طرح علم تھا بلکہ وہ ہمارے ناموں اور حلیوں سے بھی واقف تھا اور ایسا آدمی یقیناً بلیک تھنڈر کے سیکشن یا مین ہیڈ کوارٹر میں کوئی اہم عہدیدار ہی ہو

سکتا ہے" .... عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک کار کوٹھی میں داخل ہوئی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر جیکب بیٹھا ہوا تھا ۔ باقی سیٹیں خالی تھیں ۔ عمران اور اس کے ساتھی کار کا ہارن اور پھاٹک کھلنے کی آواز سن کر باہر برآمدے میں ہی آگئے تھے ۔

"میں اسے لے آیا ہوں جناب" .... جیکب نے کار سے اترتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی پرابلم" .... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب میرے آدمی پولیس یونیفارم میں اس کے کمرے میں گئے اور پوچھ گچھ کے لئے اپنے ساتھ ہوٹل سے باہر لے آئے ۔ پھر راستے میں اسے گیس کی مدد سے بے ہوش کر دیا گیا اور اسے میری کار میں منتقل کر دیا گیا اور میں اسے یہاں لے آیا ہوں" .... جیکب نے جواب دیا اور پھر اس نے وہاں موجود اپنے آدمیوں کو اس بے ہوش شخص کو جو کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان پڑا ہوا تھا اٹھا کر نیچے تہہ خانے میں لے جانے کی ہدایات دینی شروع کر دیں ۔ تھوڑی دیر بعد اس ایکریمین کو وسیع تہہ خانے میں کرسی پر بٹھا کر اچھی طرح رسیوں سے باندھ دیا گیا ۔ عمران پوچھ گچھ کے لئے اکیلا وہاں گیا تھا ۔ البتہ جیکب اس کے ساتھ تھا ۔ باقی ساتھی باہر ہی رہے تھے ۔

"تمہارے پاس خنجر تو ہو گا" .... عمران نے جیکب سے پوچھا۔

"میرے پاس تو نہیں ہے ۔ البتہ اس عمارت میں ضرور ہو گا"۔

جیکب نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کے جا کر خنجر لے آؤ۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہو گا۔ اس لئے آسانی سے زبان نہ کھولے گا"...... عمران نے کہا اور جیکب سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اس بے ہوش ایکریمین کے سامنے کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جیکب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار خنجر موجود تھا۔ عمران نے اس سے خنجر لے کر جیب میں ڈال لیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور جیکب سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور اس کا دہانہ بے ہوش ایکریمین کی ناک سے لگا دیا چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈالا اور پیچھے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس ایکریمین کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے اور چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ چند لمحوں تک اس کی آنکھوں میں لاشعوری کیفیت طاری رہی۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ ظاہر ہے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ میں کہاں ہوں۔ وہ تو پولیس ہیڈ کوارٹر سے

دو پولیس آفیسرز آئے تھے انہوں نے بتایا تھا کہ چیف مجھ سے ملنا چاہتا ہے تو میں ان کے ساتھ ہوٹل سے باہر نکلا تھا پھر اچانک کوئی نامانوس سی بو میری ناک سے ٹکرائی اور میں بے ہوش ہو گیا اور اب میں یہاں ہوں اور تم لوگ۔ یہ سب کیا چکر ہے۔ کون ہو تم"...... اس ایکریمین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق بھی پولیس سے ہی ہے۔ تم نے نام نہیں بتایا"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام جوزف ہے۔ میں سیاح ہوں۔ میرے کاغذات بھی درست ہیں اور میں نے کوئی غیر قانونی حرکت بھی نہیں کی پھر یہ سب کچھ کیا ہے"...... ایکریمین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر جوزف کیا تمہیں پاکیشیا سے آنے والوں کے حلیے معلوم نہ تھے"...... عمران نے کہا تو جوزف بے اختیار چونک پڑا۔

"پاکیشیا سے آنے والوں کے حلیے۔ کیا مطلب"...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو میں تمہیں تمہاری کارروائی بتا دیتا ہوں۔ تمہیں بتایا گیا ہے کہ پاکیشیا سے ولنگٹن جانے والی فلائٹ سے مائیکل اور اس کے ساتھی سفر کر رہے ہیں۔ فلائٹ ولنگٹن پہنچنے سے پہلے کیپ ڈے میں سٹاپ کرے گی۔ تم نے چیک کرنا ہے کہ یہ لوگ دوبارہ فلائٹ میں سوار ہوتے ہیں یا کیپ ڈے میں ہی ڈراپ ہو جاتے ہیں اور اگر سوار ہوں تو تم نے ایسی کارروائی کرنی ہے کہ جہاز فضا میں ہی کریش ہو جائے

اور یہ لوگ ہلاک ہو جائیں"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا تو جوزف کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"اب تمہیں سب کچھ یاد آگیا ہو گا اور یہ بھی یاد آگیا ہو گا کہ میرا نام مائیکل ہے۔ تمہیں یقیناً حلیوں کی تفصیل بتائی گئی ہو گی تاکہ تم نگرانی کر سکو۔ اچانک ہوش میں آنے کی وجہ سے شاید تم پہلے مجھے نہ پہچان سکے ہو گے لیکن اب تم نے یقیناً مجھے پہچان لیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"میں۔ میں تو اس سارے سلسلے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔ نجانے تم کیا کہہ رہے ہو"...... جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہیں جب یہ علم ہو گیا تھا کہ ہم سب یہاں ایئرپورٹ پر پہنچ کر پراسرار طور پر غائب ہو گئے ہیں تو پھر تم نے اس جہاز کو تباہ کرنے کی کارروائی کیوں کی تھی جب کہ تمہیں خاص طور پر کہا گیا تھا کہ جب ہم اس میں سوار ہوں تو کارروائی کی جائے"...... عمران نے کہا۔

"تم نجانے کیا کہہ رہے ہو۔ میں کہہ تو رہا ہوں کہ نہ میرا کسی کارروائی سے کوئی تعلق ہے اور نہ میں کسی کو جانتا ہوں۔ میں تو ایک عام سا سیاح ہوں اور بس"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے میں نے تو کوشش کی تھی کہ تم بغیر تشدد کے زبان کھول دو کیونکہ ہماری تم سے براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے۔ لیکن تمہیں شاید اپنی قوت ارادی پر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی بھروسہ

ہے"...... عمران نے جیب سے خنجر نکالتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تمہیں کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا واقعی کسی چیز سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تمہارے چہرے کے تاثرات بتا رہے ہیں کہ تم تربیت یافتہ آدمی ہو۔ اگر تم عام سیاح ہوتے تو خنجر کو دیکھتے ہی لامحالہ تمہارے چہرے پر خوف کے تاثرات ضرور پیدا ہوتے بہرحال ابھی تمہیں سارا تعلق یاد آ جائے گا۔ مجھے غائب شدہ یادداشت کو بحال کرنے کا بڑا اکسیری نسخہ معلوم ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوزف کوئی جواب دیتا عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور جوزف کے حلق سے نکلنے والی زوردار چیخ سے تہہ خانہ گونج اٹھا۔ خنجر کی تیز دھار سے عمران نے اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کاٹ دیا تھا اور ابھی اس کی پہلی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا ہاتھ دوبارہ حرکت میں آیا اور اس بار تہہ خانہ یکے بعد دیگرے کئی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوزف کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا تھا۔ اس کا جسم بندھے ہونے کے باوجود بری طرح پھڑک رہا تھا اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں اور وہ مسلسل دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔ دونوں نتھنے کٹنے کی وجہ سے اس کی پیشانی کے درمیان نیلے رنگ کی ایک موٹی سی رگ ابھر آئی تھی۔

"اب دیکھو کیسے تمہاری یادداشت بحال ہوتی ہے"...... عمران نے کہا اور خنجر ایک طرف پھینک کر اس نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک

اس کی پیشانی پر ابھری ہوئی رگ میں مار دیا۔ جوزف کی حالت یکلخت انتہائی خراب ہو گئی۔ اس کا پورا جسم اور چہرہ پسینے میں شرابور ہو گیا۔ اس کا منہ کھل گیا تھا اور وہ اس طرح سانس لے رہا تھا جیسے اس کا سانس سینے میں اٹک رہا ہو۔ ساتھ ہی ہلکی ہلکی چیخیں بھی نکل رہی تھیں۔

"بتاؤ کیوں کیا تھا تم نے ایسا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور رگ پر دوسری ضرب لگائی۔

"رک جاؤ رک جاؤ۔ اوہ۔ اوہ گاڈ۔ یہ۔ یہ۔ کس طرح کا عذاب ہے اوہ۔ اوہ رک جاؤ۔ رک جاؤ"...... جوزف نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تیسری ضرب تمہاری روح میں شگاف ڈال دے گی۔ جسم کی ایک ایک رگ ٹوٹ جائے گی۔ بولو۔ کس لئے کیا تھا تم نے ایسا"...... عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ مم۔ مم مجھے پانی پلاؤ۔ میں مر رہا ہوں۔ مم۔ مم"...... جوزف کی حالت واقعی حد سے زیادہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔

"اسے پانی پلا دو جیکب"...... عمران نے کہا اور جیکب سر ہلاتا ہوا ایک طرف کو بڑھ گیا۔ اس نے ایک الماری کھولی۔ اس میں سے شراب کی ایک بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شراب کی بوتل جوزف کے منہ سے لگا دی۔ جوزف اس طرح غٹاغٹ شراب پیتا چلا گیا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ جب آدھی سے زیادہ بوتل اس

کے حلق سے اتر گئی تو جیکب نے بوتل ہٹا لی۔ شراب پینے کی وجہ سے جوزف کی حالت پہلے کی نسبت کافی سدھر گئی تھی۔

"یہ آخری موقعہ ہے جوزف اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر تم سچ سچ سب کچھ بتا دو تو اب بھی تم اپنی جان بچا لو گے۔ تم ایک درمیانے آدمی ہو اور ہمارے لئے بیکار ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ اب بتانا ہی پڑے گا۔ تم نے جو عذاب دیا ہے وہ تو موت سے بھی بدتر ہے۔ میں نے یہ کارروائی اس لئے کی ہے کہ تم لوگ پراسرار طور پر ایئر پورٹ سے غائب ہو گئے تھے پہلے میں نے کوشش کی کہ تمہیں ٹریس کر سکوں لیکن تمہارے متعلق جب کچھ معلوم نہ ہو سکا تو میں نے کارروائی مکمل کرنے کا پلان بنایا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اگر میں نے یہ اطلاع دی کہ تم ہماری نگرانی کے باوجود غائب ہو گئے ہو۔ تو پھر وہ لوگ یقیناً مجھے موت کے گھاٹ اتار دیتے۔ جب کہ کارروائی کرنے کے بعد تمہاری لاشیں تو دستیاب ہونی ہی نہ تھیں اس طرح میری جان بچ سکتی تھی۔ چنانچہ میں نے کارروائی کر دی ایک مسافر کے سامان میں خصوصی ساخت کا بم خاموشی سے ڈال دیا گیا۔ جسے چیک نہ کیا جا سکتا تھا اور فلائٹ روانہ ہو گئی۔ پھر میں نے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے بم فائر کر دیا اور جہاز کریش ہو گیا۔ میں وہاں موقع پر گیا۔ وہاں جب میری تسلی ہو گئی کہ کوئی لاش نہیں ملی تو میں واپس ایئر پورٹ گیا۔ ٹریفک مینجر کو میں نے بھاری رشوت دے کر اس سے کاغذات میں تبدیلی کرا دی جس کے مطابق تم لوگ کیپ

ڈے ایئرپورٹ پر ڈراپ نہیں ہوئے بلکہ تم جہاز میں سوار ہو گئے تھے
پھر میں واپس ہوٹل گیا اور میں نے خصوصی ٹرانسمیٹر پر کارروائی کی
تکمیل کی اطلاع دے دی۔ اس کے بعد پولیس والے پہنچ گئے۔ میں
نے سمجھا کہ سیاح ہونے کی وجہ سے رسمی کارروائی ہو رہی ہے چنانچہ
میں ان کے ساتھ چلا گیا"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کارروائی کا حکم تمہیں کس نے دیا تھا"...... عمران نے پوچھا

"میرا تعلق ناراک کی ایک تنظیم ہائی سکائی سے ہے"...... جوزف
نے جواب دیا۔

"اس گروپ کا چیف کون ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں
ہے"...... عمران نے کہا۔

"چیف کا نام رابرٹ ہے اور ہیڈ کوارٹر ناراک کے ایسٹ ایونیو
میں واقع رابرٹ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں ہے"...... جوزف نے
جواب دیا۔

"کیا تمہیں رابرٹ نے خود بھیجا تھا اور وہ بم بھی تمہیں اس نے خود
دیا تھا"...... عمران نے پوچھا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جیکب فون لے آؤ"...... عمران نے جیکب سے کہا اور جیکب سر
ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"سنو جوزف تم نے جس طرح تعاون کیا ہے اس طرح تم واقعی
اپنی جان بچا لو گے۔ اب تم نے صرف اتنا کرنا ہے کہ رابرٹ کو فون
کر کے اس سے پوچھو کہ آئندہ کے لئے اس کے کیا احکامات ہیں"

عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن پلیز اگر تم وہاں جاؤ اور
جو کارروائی کرو میرا نام درمیان میں نہ آنا چاہئے ورنہ رابرٹ مجھے دوسرا
سانس بھی نہ لینے دے گا۔ وہ حد درجہ سفاک اور سخت آدمی ہے"۔
جوزف نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم نے تعاون کیا تو ہمیں کیا ضرورت ہے تمہارا نام سامنے
لانے کی۔ بلکہ تمہاری کارروائی سے تو ہمیں فائدہ ہوا ہے کہ وہ لوگ
اب ہمیں مردہ سمجھ کر مطمئن ہو چکے ہوں گے"...... عمران نے جواب
دیا اور جوزف کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ چند لمحوں
بعد جیکب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔

"اس میں لاؤڈر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ہے"...... جیکب نے جواب دیا۔

"اب رابرٹ کا فون نمبر بتاؤ جس پر تمہاری اس سے براہ راست
بات ہوتی ہے"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور
جوزف نے ایک نمبر بتا دیا۔

"یہاں سے ایکریمیا کا رابطہ نمبر کیا ہے"...... عمران نے جیکب
سے پوچھا اور جیکب نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے رابطہ نمبر پریس کیا اور
پھر ناراک کا رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے جوزف کا بتایا ہوا
نمبر پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کیا اور
فون پیس جیکب کی طرف بڑھا دیا۔ جیکب نے فون پیس بندھے

ہوئے جوزف کے کان لگا دیا۔

"یس"...... ایک آواز فون پیس سے سنائی دی۔

"جوزف بول رہا ہوں کیپ ڈے سے باس سے بات کراؤ"۔ جوزف نے کہا۔

"ہولڈ آن کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"باس میں جوزف بول رہا ہوں۔ اب میرے لئے مزید کیا حکم ہے"...... جوزف نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے اس حادثے کی پولیس رپورٹ حاصل کی ہے"۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس باس۔ پولیس کو ابھی تک پتہ نہیں چل سکا کہ جہاز کیسے کریش ہوا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"تمہارے فوری ایسا کرنے سے کہیں پولیس کو شک نہ پڑ جائے وہ لامحالہ وہاں غیر ملکیوں کی نگرانی کر رہی ہو گی۔ اس لئے تم دو چار روز وہیں رکو اور سیاحوں کی طرح سیر و تفریح کرو۔ جب مکمل طور پر کارروائی ختم ہو جائے تو پھر واپس آجانا اور سنو اب مجھے کال بھی نہ کرنا ہو سکتا ہے پولیس فارن فون کالیں بھی چیک کر رہی ہو اور تمہارے انداز سے بھی کسی کو مشکوک نہیں ہونا چاہئے"...... رابرٹ نے اسے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور پھر جب دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو جیکب نے فون پیس ہٹایا اور اسے آف کر دیا۔

"تمہاری اس تنظیم کا کسی بڑی تنظیم سے بھی تعلق ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ چیف کے ہی رابطے ہوں گے۔ ہمیں تو صرف حکم دیا جاتا ہے اور حکم کی تعمیل پر انتہائی خطیر معاوضہ مل جاتا ہے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"تم نے صرف اپنے آپ کو سزا سے بچانے کے لئے جہاز میں سوار سینکڑوں بے گناہ مسافروں کو ہلاک کر دیا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجبوری تھی۔ میں نے اپنی جان بھی تو بچانی تھی"...... جوزف نے جواب دیا۔

"لیکن اس قدر بے گناہ افراد کی ہلاکت کا انتقام لینا میری بھی مجبوری ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر فرش پر پڑا ہوا خون آلود خنجر اٹھا لیا۔

"مگر۔ مگر۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"۔ جوزف نے یکلخت گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم انسان نہیں ہو۔ درندے ہو۔ تم نے قتل عام کیا ہے۔ سینکڑوں خاندانوں کو تباہ کر دیا ہے۔ ایسے خاندانوں کو جن کا کوئی گناہ ہی نہ تھا اور تم جیسے درندوں کو زندہ چھوڑنا بذات خود بہت بڑی

درندگی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ میں موجود خون آلود خنجر سیدھا جوزف کے دل میں پیوست ہو گیا۔ جوزف کے حلق سے ایک تیز چیخ نکلی۔ اس کا جسم چند لمحوں تک پھڑکتا رہا۔ پھر اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھتی چلی گئیں اور وہ ساکت ہو گیا۔

"اس کے چہرے کو کچل کر لاش گٹر میں پھینک دینا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے ساتھ کھڑے جیکب سے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا جناب"...... جیکب نے جواب دیا۔

"اب ہم نے فوری طور پر ناراک پہنچنا ہے۔ یہاں سے کوئی چارٹرڈ طیارہ مل سکے تو زیادہ بہتر ہے اور کاغذات بھی نئے بنوانے ہوں گے"...... عمران نے تہہ خانے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"آپ میک اپ کر لیں۔ میں اس میک اپ میں آپ کی تصویریں بنا لیتا ہوں۔ تصویریں بنتے ہی ایک گھنٹے کے اندر کاغذات تیار ہو جائیں گے اور طیارہ بھی بک ہو جائے گا"...... جیکب نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا معلوم ہوا اس آدمی سے"...... صفدر نے پوچھا تو عمران نے اسے مختصر طور پر بتا دیا۔

"تو اب تمہارا پروگرام ناراک جانے کا ہو گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں فی الحال تو ارادہ یہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ ہمیں ولنگٹن ہی جانا چاہئے۔ اب وہ لوگ ہماری طرف سے مطمئن ہوں گے۔ ہم آسانی سے کام کر سکیں گے۔ لیکن ناراک میں جیسے ہی ہم نے رابرٹ کو چھیڑا انہیں اطلاع مل جائے گی اور وہ ہوشیار ہو جائیں گے"...... خاور نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ واقعی تمہارا خیال درست ہے۔ او کے جیکب اب ہم نے ولنگٹن جانا ہے"...... عمران نے جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی جناب"...... جیکب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو پھر میک اپ کا کام شروع کر دیں۔ تاکہ جلد از جلد یہاں سے نکل سکیں"...... عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں قطعی منفرد انتہائی دلچسپ اور تحیر خیز یادگار ناول

بلیک ورلڈ

سپیشل نمبر

مصنف ...... مظہر کلیم ایم اے

بلیک ورلڈ شیطان کی دنیا' شیطان اور اس کے کارندوں کی دنیا جہاں سیاہ قوتوں کا راج ہے۔ جہاں انسانیت کے خلاف ہر سطح پر شیطانی انداز میں کام جاری رہتا ہے۔

پروفیسر البرٹ شیطانی دنیا کا ایک ایسا کردار جو شیطان کا نائب تھا اور جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کے خاتمے کے لئے ایک خوفناک شیطانی منصوبے پر کام شروع کر دیا۔ یہ منصوبہ کیا تھا ——— ؟

رعمیس ایک ایسا جادوئی زیور جو صدیوں پہلے ایک شیطانی معبد کے پجاری کی ملکیت تھا اور پروفیسر البرٹ کو اس کی تلاش تھی۔ کیوں؟ وہ اس سے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا

جبوتی ایک شیطانی قوت جو انتہائی خوبصورت عورت کے روپ میں عمران سے ٹکرائی اور اس کا دعویٰ تھا کہ عمران اس کی شیطنیت سے کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا کیا واقعی ایسا ہوا ——— ؟ کیا جبوتی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی ——— ؟

بلیک ورلڈ جس کے مقابل عمران' جوزف' جوانا اور ٹائیگر سمیت جب میدان میں آئے تو عمران کو پہلی بار احساس ہوا کہ بلیک ورلڈ کی شیطانی قوتیں کس قدر طاقتور اور خوفناک قوتوں کی مالک ہیں۔

بلیک ورلڈ ایک ایسی پراسرار' سحر انگیز اور انوکھی دنیا جس کا ہر معاملہ عام دنیا سے ہٹ کر تھا۔

بلیک ورلڈ جس کی پراسرار اور انوکھی قوتوں کے مقابل عمران کو بالکل منفرد انداز میں جدوجہد کرنی پڑی۔ انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی جدوجہد۔

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کے خوفناک پنجوں میں پھنس کر رہ گئے اور ان کے بچ نکلنے کی کوئی راہ باقی نہ رہی۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کا شکار ہو گئے۔ یا؟

بلیک ورلڈ جس کے خلاف طویل جدوجہد کے بعد آخر کار ناکامی ہی عمران کا مقدر بنی۔ کیوں اور کیسے؟ کیا واقعی عمران ناکام ہو گیا تھا۔ یا؟

بلیک ورلڈ جس کے خلاف کام کرتے ہوئے عمران کو عام دنیاوی اسلحے کی بجائے قطعی مختلف انداز کی طاقت کا سہارا لینا پڑا۔ وہ طاقت کیا تھی؟

قطعی مختلف انداز کی کہانی۔ انتہائی منفرد انداز کی جدوجہد

تحیر اور سحر کی فسوں کاریوں میں لپٹی ہوئی ایک پراسرار دنیا کی کہانی

ایک ایسا ناول جو اس سے قبل صفحہ قرطاس پر نہیں ابھرا

ان سیریز
ڈبل ایجنٹ
مظہر کلیم
ایم اے

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ "گولڈن ایجنٹ" کا دوسرا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ بلیک تھنڈر کے سلسلے کا یہ ناول اس حصے میں اپنے عروج کی طرف بڑھ رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ پہلا حصہ پڑھنے کے بعد آپ اس حصے کو پڑھنے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اگر آپ اپنے خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں تو اس سے یقیناً آپ کی دلچسپی میں اضافہ ہی ہو گا۔

بھلوال ضلع سرگودھا سے محمد عرفان شیخ صاحب لکھتے ہیں ۔ "یوں تو آپ کا ہر ناول اپنی جگہ ایک شاہکار کا درجہ رکھتا ہے لیکن "بلاسٹڈ اٹیک" نے واقعی مجھے بے پناہ متاثر کیا ہے ۔ اس ناول میں آپ کے قلم کی جولانیاں اپنے پورے زوروں پر دکھائی دیتی ہیں ۔ اس ناول کے چند مناظر کو آپ نے جس انداز میں لکھا ہے اس سے واقعی قارئین کی آنکھوں میں آنسو رواں ہو گئے ۔ جاسوسی ناول میں اس قدر متاثر کن مناظر واقعی آپ کے قلم کی بے پناہ طاقت کو ظاہر کرتے ہیں ۔ اس لحاظ سے آپ واقعی ایک منفرد قلمکار ہیں"۔

محترم محمد عرفان شیخ صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ سچے جذبات کی جہاں بھی ترجمانی ہو وہاں پڑھنے والے ضرور متاثر ہوتے ہیں ۔ "بلاسٹڈ اٹیک" کے جن مناظر کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ

بھی انہی سچے اور پرخلوص جذبات پر مشتمل تھے ۔یہی وجہ ہے کہ انہوں نے قارئین کو بے حد متاثر کیا ہے ۔

بورے والا سے فرح ناز صاحبہ لکھتی ہیں ۔" میں آپ کی خاموش قاری ہوں لیکن جب آپ مسلسل اتنے اچھے ناول لکھتے ہیں تو انسان کب تک خاموش رہ سکتا ہے ۔مجبور ہو کر یہ خاموشی توڑنی پڑتی ہے اور میں نے بھی اسی مجبوری کی وجہ سے یہ خط لکھا ہے ۔اب جبکہ میں نے خاموشی توڑ دی ہے تو ایک خامی کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ جولیا کے کردار نے اب بور کرنا شروع کر دیا ہے ۔ بحیثیت سیکرٹ ایجنٹ اسے اس قدر جذباتی نہیں ہونا چاہئے جتنی اب وہ ہو چکی ہے ۔ اس کی نہ اپنی کوئی سوچ رہی ہے نہ کوئی پلاننگ ۔ بس وہ عمران کی باتوں پر یا روتی رہتی ہے یا خوش ہوتی رہتی ہے ۔اس لئے میرا خیال ہے کہ اب جولیا کو کسی مشن کے دوران ختم کر دیا جائے تو بہتر ہے اور اس کی جگہ کوئی نئی لڑکی ٹیم میں شامل کی جائے تاکہ اس بوریت سے تو نجات مل سکے "۔

محترمہ فرح ناز صاحبہ ۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بےحد شکریہ جہاں تک آپ نے جولیا کے کردار کے بارے میں لکھا ہے تو بے شمار قارئین نے جولیا کی اس جذباتیت پر تنقید کی ہے لیکن وہ اس حد تک نہیں گئے جس حد تک آپ چلی گئی ہیں کہ جولیا کا کردار ہی ختم کر دیا جائے ۔انسان پر مختلف موڈ طاری ہوتے رہتے ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ جولیا کا یہ جذباتی موڈ مستقبل میں بھی قائم رہے ۔ویسے بھی آپ کے جذبات سے آگاہ ہونے کے بعد اسے لامحالہ اپنے موڈ میں تبدیلی لانی پڑے گی ۔اس لئے بے فکر رہیں آپ کی بوریت بھی یقیناً جلد ہی دور ہو جائے گی ۔

قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ سے اصغر سہیل چوہان صاحب لکھتے ہیں ۔آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں البتہ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ عمران ویسے تو جھوٹ بولنے والوں سے نفرت کرتا ہے لیکن خود وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان سے مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے کہ وہ ایکسٹو نہیں ہے ۔وہ انہیں سچ سچ بتا کیوں نہیں دیتا اس جھوٹ کو نبھانے کے لئے اسے کتنے جتن کرنے پڑتے ہیں ۔اگر وہ یہ سچ بول دے تو اسے بہت سے بکھیڑوں سے خود بخود نجات مل جائے گی اور بلیک زیرو کو بھی دانش منزل سے نکل کر ٹیم کے ساتھ کام کرنے میں آسانی ہو جائے گی "۔

محترم اصغر سہیل چوہان صاحب ۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔آپ کی بات اس حد تک تو درست ہے کہ عمران اگر اپنے ساتھیوں کو بتا دے کہ وہ ایکسٹو ہے تو اسے بہت سے بکھیڑوں سے نجات مل جائے گی لیکن میرا خیال ہے کہ اگر وہ ایسا کر بھی دے تو اس کے ساتھی ہی اس پر یقین نہیں کریں گے کیونکہ ایکسٹو کا جو تصور ان کے ذہنوں میں راسخ ہو چکا ہے عمران اپنے عام مزاج کے لحاظ سے اس پر پورا نہیں اترے گا ۔باقی رہی یہ بات کہ عمران نے ایکسٹو کا یہ سیٹ اپ کیوں قائم کر رکھا ہے تو آپ نے اس بات پر شاید غور نہیں

کیا کہ عمران کو اس سیٹ اپ کی وجہ سے کام کرنے کی بے حد آزادی مل جاتی ہے ورنہ بطور ایکسٹو وہ فیلڈ میں اتنی آزادی سے کام نہیں کر سکتا۔ آپ نے ایکسٹو کے اس خصوصی سیٹ اپ کو جھوٹ قرار دیا ہے لیکن میرے خیال میں ایکسٹو کے اس سیٹ اپ کو جھوٹ کی بجائے سیکرٹ کہیں تو زیادہ بہتر ہے اور وہ سیکرٹ سروس کا ہی چیف ہے اور اگر وہ خود سیکرٹ کو سیکرٹ نہ رکھ سکے تو پھر اسے سیکرٹ سروس کا چیف رہنے کا بھی حق نہیں رہتا۔ امید ہے اب آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

ساحل سمندر پر ہر طرف عورتوں اور مردوں کا جم غفیر موجود تھا۔ چونکہ موسم ایسا تھا کہ اس موسم میں سن باتھ بے حد لطف دیتا تھا اور آج ویسے بھی تعطیل تھی۔ اس لئے ساحل سمندر پر پیر رکھنے کی جگہ باقی نہ رہی تھی۔ بیروفین بھی ایک جگہ چھتری کے نیچے لیٹا ہوا میوزک سننے اور شراب پینے میں مصروف تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک نوجوان اور دلکش لڑکی اسی کی طرح چھتری کے نیچے لیٹی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا اور وہ رسالہ پڑھنے میں مہمک نظر آ رہی تھی۔

"کیا بات ہے پرنی آج تم یہاں اکیلی نظر آ رہی ہو۔ وہ سمتھ کہاں ہے جو ہر وقت سائے کی طرح تمہارے ساتھ چمٹا رہتا ہے"۔ بیروفین نے موسیقی بند کرتے ہوئے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا

"سمتھ کی بات مت پوچھو مجھ سے"...... لڑکی نے رسالہ ایک طرف ہٹاتے ہوئے بیروفین کی طرف چہرہ موڑتے ہوئے کہا۔

"کیوں کیا ہوا۔ کیا لڑائی ہو گئی ہے اس سے"....... بیروفین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب اس نے وعدہ خلافی کرنی شروع کر دی ہے۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اس بار وہ مجھے جزیرہ ہوائی لے جائے گا لیکن پھر اس نے بات ہی نہیں کی"...... پریٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے اوہ اچھا تو اس لئے ناراض ہو رہی ہو۔ مجھے معلوم ہے وہ ایک کاروباری چکر میں پھنس گیا تھا اس لئے نہ جا سکا ہو گا۔ چلو غصہ تھوک دو میں اسے سمجھاؤں گا کہ وہ تم سے وعدہ خلافی نہ کرے گا"۔ بیروفین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ تمہارا بھتیجا ضرور لگتا ہے۔ لیکن وہ قطعی احمق آدمی ہے۔ کاش وہ تمہاری طرح عقل مند ہوتا۔ بالکل نانسنس ہے وہ"........ پریٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر میری طرح عقل مند ہوتا تو پھر میری طرح ہمیشہ کنوارہ ہی رہتا۔ اسے احمق ہی رہنے دو۔ اسی صورت میں وہ تمہیں پروپوز بھی کر سکے گا مگر تم فکر مت کرو اب وہ تمہارے ساتھ ضرور جائے گا اور سارا خرچہ بھی میرے ذمے ہو گا۔ اب بولو اب تو ناراضگی دور ہوئی ہے یا نہیں"....... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی کے چہرے پر جیسے مسرت کے فوارے سے پھوٹ پڑے۔

"شکریہ بیروفین تم کتنے اچھے ہو"....... لڑکی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سمتھ کو میں جانتا ہوں وہ تو تمہارا دیوانہ ہے۔ وہ تو تمہاری ناراضگی برداشت ہی نہیں کر سکتا"....... بیروفین نے کہا۔

"یہی بات وہ باقی لڑکیوں سے بھی کرتا ہو گا"........ پریٹی نے مسکراتے ہوئے کہا تو بیروفین بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں اس سے ملتی جلتی بات تو ہو سکتی ہے لیکن یہ بات صرف تمہارے لئے ہے"........ بیروفین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بیروفین ایک بات تو بتاؤ۔ دیکھو سچ بتانا"....... اچانک پریٹی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کون سی بات"........ بیروفین نے اس کے لہجے میں سنجیدگی محسوس کرتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

"کیا تم ممی کے بھی دوست رہے ہو"...... پریٹی نے کہا تو بیروفین بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم سے کس نے کہا ہے"........ بیروفین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ممی ایک بار کہہ رہی تھیں کہ بیروفین بڑا شاندار آدمی ہے"۔ پریٹی نے جواب دیا۔

"کس سے کہہ رہی تھی"....... بیروفین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ڈیڈی سے"........ پریٹی نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"پھر تمہارے ڈیڈی نے کیا جواب دیا"....... بیروفین نے اسی طرح مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ڈیڈی نے کیا کہنا تھا۔ وہ ہنس کر چپ ہو گئے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ڈیڈی ممی کو کتنا چاہتے ہیں۔ میں تو بعض اوقات حیران ہو جاتی ہوں کہ ایسی محبت تو مشرق کے لوگوں میں ہوتی ہے۔ جب کہ ڈیڈی کا کوئی تعلق بھی مشرق سے نہیں رہا"۔۔۔۔۔۔۔ پریٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے اور اسی لئے میں نے تمہاری ممی کو پروپوز نہیں کیا تھا۔ ورنہ تمہاری ممی مجھے اس قدر پسند تھی کہ میں لازماً اسے پروپوز کرتا لیکن فورڈ میرا گہرا دوست ہے۔ اس لئے میں راستے سے ہٹ گیا۔ ویسے ایک بات ہے پریٹی تمہاری ممی انتہائی شاندار عورت ہے"۔۔۔۔۔۔۔ بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور میرے متعلق کیا خیال ہے۔ کیا میں ممی سے کم ہوں"۔ پریٹی نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"تم اس کی ہی تو بیٹی ہو۔ اس لئے تم اس سے کم کیسے ہو سکتی ہو"۔ بیروفین نے جواب دیا اور پریٹی بے اختیار ہنس پڑی۔

"پھر سمتھ نے اب تک مجھے پروپوز کیوں نہیں کیا"۔۔۔۔۔۔۔ پریٹی نے کہا۔

"اسے تمہارے ڈیڈی سے ڈر لگتا ہے۔ اس کا گنجا سر اور بڑی بڑی مونچھیں دیکھ کر"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بیروفین نے کہا۔ تو پریٹی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اسے کیوں ڈر لگتا ہے۔ ڈیڈی تو اسے بے حد پسند کرتے

ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ پریٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ تو مجھے بھی معلوم ہے۔ کئی بار فورڈ نے سمتھ کے لئے پسندیدگی کا اظہار بھی کیا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ میں سمجھ گئی وہ مجھے پروپوز ہی نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے ٹال رہا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ پریٹی نے ایک بار پھر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ وہ فطرتاً معصوم سی لڑکی تھی۔

"ارے ارے پھر ناراض نہ ہو جانا۔ چلو ٹھیک ہے۔ تم اس کے ساتھ ہوائی سے ہو آؤ۔ پھر میں اس سے سنجیدگی سے بات کروں گا۔ تمہاری ممی کو تو اعتراض نہ ہو گا"۔۔۔۔۔۔۔ بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ممی کو کیا اعتراض ہو گا۔ بلکہ ممی تو خوش ہوں گی کہ ان کے دوست کا بھتیجا ان کی بیٹی کو پروپوز کر رہا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ پریٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ بیروفین کوئی جواب دیتا اچانک اس کے ساتھ رکھے ہوئے بیگ میں سے ٹوں ٹوں کی ہلکی ہلکی آوازیں نکلنے لگیں اور بیروفین اور پریٹی دونوں چونک پڑے۔ بیروفین ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے بیگ اٹھا کر اس کی زپ کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ ٹوں ٹوں کی آوازیں اسی میں سے نکل رہی تھیں۔ بیروفین نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو فورڈ کالنگ اوور"۔۔۔۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے فورڈ کی آواز سنائی

دی تو پریٹی بے اختیار چونک پڑی۔

"یس بیروفین اٹنڈنگ یو اوور"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا ہو رہا ہے۔ تمہاری رہائش گاہ سے پتہ چلا کہ تم ساحل پر گئے ہوئے ہو اوور"...... فورڈ کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں تمہاری بیٹی پریٹی بھی یہاں موجود ہے۔ سمتھ سے ناراض ہو رہی تھی۔ بڑی مشکل سے منایا ہے اوور"...... بیروفین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا تو وہ بھی ساتھ ہے۔ مجھے کہہ رہی تھی کہ سمتھ اچھا نہیں ہے وعدہ خلافی کرتا ہے۔ کوئی وعدہ کیا ہو گا اس نے پریٹی کے ساتھ اوور"...... فورڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں ہوائی لے جانے کا وعدہ کیا تھا۔ پھر کاروباری چکر میں پھنس کر بھول گیا تھا۔ میں اسے سمجھاؤں گا۔ بہرحال اب پریٹی کی ناراضگی دور ہو گئی ہے اوور"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"وہ تو ظاہر ہے ہونی تھی۔ اس کی ماں بھی اس طرح جلدی ناراض ہو جاتی ہے اور پھر جلدی ہی مان بھی جاتی ہے۔ سنو میں نے پاکیشیا مشن کے سلسلے میں ہی تمہیں کال کیا ہے اوور"...... فورڈ نے کہا تو بیروفین بے اختیار چونک پڑا۔

"اس سلسلہ میں کیوں۔ وہ تو مسئلہ ختم ہو چکا ہے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی سب ختم ہو گئے ہیں اوور"...... بیروفین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بظاہر تو وہ ختم ہو چکے ہیں لیکن ایک بات مشکوک ہے اور وہ یہ کہ جس آدمی نے کیپ ڈے میں کارروائی کی تھی۔ اس کی لاش ایک گٹر میں بہتی ہوئی پولیس کو ملی ہے۔ اس کا چہرہ تو کچل کر بگاڑ دیا گیا تھا لیکن اس کی کلائی پر اس کا نام لکھا ہوا موجود تھا۔ پھر اس کے لباس سے ایک پلاسٹک کے تھیلے میں بند اس کے کاغذات بھی دستیاب ہو گئے۔ وہاں وہ آدمی جنہوں نے اس کارروائی میں اس کی معاونت کی تھی۔ اس کے متعلق جانتے تھے۔ انہوں نے اس کی اطلاع ناراک میں رابرٹ کو دی۔ رابرٹ نے وہاں اس کی موت کی تحقیقات کے لئے اپنا خاص آدمی بھیجا اور اس آدمی نے جو رپورٹ دی ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے اوور"...... فورڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ دی ہے اوور"...... بیروفین نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

"اس آدمی کو شک پڑا کہ جوزف کو اس کارروائی کی وجہ سے ہی خاص طور پر ہلاک کیا گیا ہے تو اس نے اس کی معاونت کرنے والے ایک آدمی کو علیحدہ گھیر لیا اور پھر اس آدمی نے تشدد کے بعد زبان کھول دی۔ اس نے کہا ہے کہ پاکیشیا سے آنے والے عمران اور اس کے ساتھی کیپ ڈے ایئرپورٹ پر پراسرار طور پر غائب ہو گئے تھے۔ جوزف نے صرف رابرٹ کی سختی سے بچنے کے لئے جہاز کو اڑوا دیا اور پھر ٹریفک منیجر کو بھاری رقم دے کر اس نے کاغذات تبدیل کرا دیئے

تاکہ کاغذات کی وجہ سے یہی پتہ چل سکے کہ وہ لوگ تباہی کے وقت جہاز میں موجود تھے۔ اس اطلاع کے بعد اس نے ٹریفک مینجر کو گھیرا اور ٹریفک مینجر نے بھی اقرار کر لیا کہ واقعی ایسا ہوا ہے۔ چنانچہ اس آدمی نے اس کی اطلاع رابرٹ کو دی اور رابرٹ نے اس کی اہمیت کے پیش نظر مجھے براہ راست اطلاع دے دی۔ اوور"...... فورڈ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے ہمیں باقاعدہ ڈاج دیا گیا ہے اور وہ لوگ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں اوور"...... بیروفین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور مجھے یقین ہے کہ جوزف ان کے ہاتھ ہی لگا ہوگا اور انہوں نے اس سے سب کچھ اگلوا کر اسے ہلاک کر دیا اوور"...... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس آدمی نے انہیں زیادہ سے زیادہ رابرٹ کے متعلق بتایا ہوگا۔ البتہ اب رابرٹ کو علیحدہ کرنا پڑے گا اوور"...... بیروفین نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اب عمران اور اس کے ساتھی رابرٹ کو ہی گھیریں گے۔ اس لئے میں نے رابرٹ کو بھی الرٹ کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی میں نے ایک اور گروپ کو بھی اس کی اور اس کے کلب کی نگرانی پر تعینات کر دیا ہے۔ یہ لوگ بھی سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کی موت کی وجہ سے ان کے متعلق سب مطمئن ہوں گے اس لئے وہ بھی اطمینان سے رابرٹ کے پاس پہنچیں گے اس طرح وہ رابرٹ کے

آدمیوں کی گولیوں کا نشانہ بن جائیں گے اور اگر ان سے بچ بھی گئے تو دوسرا گروپ لامحالہ انہیں ختم کر دے گا اوور"...... فورڈ نے کہا۔

"نہیں وہ رابرٹ جیسے بدمعاشوں کے بس کا روگ نہیں ہیں۔ تم فوری طور پر رابرٹ کو فنش کرا دو تاکہ وہ رابرٹ سے تمہارے متعلق یا میرے متعلق کوئی کلیو نہ حاصل کر سکیں اوور"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بیروفین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیا چکر ہے بیروفین"...... پریٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک پاکیشیائی گروپ ہے۔ میں نے ان کے ملک کے خلاف مشن مکمل کیا ہے۔ اس لئے وہ اب مجھے تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ تمہارے ڈیڈی بھی اس چکر میں ملوث ہیں۔ اس لئے اس نے کال کیا ہے"...... بیروفین نے سامان پیک کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس چکر میں سمتھ کو کہنا نہ بھول جانا کہ وہ مجھے ہوائی لے جائے"...... پریٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بالکل نہیں بھولوں گا۔ تم فکر مت کرو"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... پریٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور بیروفین اس کی معصومیت پر بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت تھوڑی دیر پہلے ولنگٹن پہنچا تھا۔ یہاں پہنچتے ہی عمران نے اپنے مخصوص ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے سب سے پہلے ایک کوٹھی اور دو کاریں حاصل کی تھیں اور وہ سب اس وقت اس کوٹھی میں ہی موجود تھے۔ عمران نے کوٹھی پہنچتے ہی ایک بار پھر اپنے سمیت سب کے چہرے واش کیے اور پھر نیا میک اپ کر دیا۔

"نئے میک اپ کی کیا ضرورت تھی"...... جولیا نے پوچھا۔

"اب یہ یہاں مستقل رہے گا۔ میں کوئی شک باقی نہیں رکھنا چاہتا۔ ہو سکتا ہے کہ اس جوزف کی موت کا انہیں علم ہو جائے اور وہ وہاں سے ہمارے ان حلیوں کے متعلق تفصیلات حاصل کر لیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں واقعی"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب تم اس جنیڈا سے ملنے جاؤ گے"...... تنویر نے کہا۔

"ظاہر ہے [illegible] لے جاؤں گا۔ کیونکہ جنیڈا ادھیڑ عمر عورت ہے اور ایسی عورتیں تم جیسے باوقار افراد کو ہی پسند کرتی ہیں۔ مجھ جیسے نوجوان کو اس نے کہاں گھاس ڈالنی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ کیونکہ وہ عمران کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ گئے تھے۔

"لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ تم ساتھ جاؤ میں اور تنویر بھی تو جا سکتے ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم وہاں جا کر کیا کرو گی"...... عمران نے پوچھا۔

"وہی جو تم نے کرنا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اچھا۔ لیکن میں نے تو اس کے حسن اور وقار کی تعریف کرنی ہے۔ کیا تم کر سکو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"نہیں یہ کام تو مجھ سے نہیں ہو گا"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو یہ کام تنویر کر لے گا۔ کیوں تنویر"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے۔ اس بوڑھی گھوڑی کی تعریفیں کرتا پھروں۔ میں تو اس کی گردن دبا کر اس سے سب کچھ اگلوا لوں گا"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"گردن ہی دب گئی تو کیا اگلوا سکو گے۔ البتہ وہ تم پر آنکھیں ضرور نکالے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار تنویر بھی

مسکرا دیا۔

"پھر آپ کا اب پروگرام کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"جنیڈا سے ہمیں براہ راست کوئی مطلب نہیں ہے۔ میں نے پہلے بتایا ہے کہ ہم نے اس سے فورڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں جو اس کا دوست رہا ہے۔ اس کے لئے جنیڈا کو کسی ایسے طریقے سے گھیرنا پڑے گا کہ اس کی اطلاع اور کسی کو نہ ہو سکے۔ یہاں فارن ایجنٹ مالکم موجود ہے۔ میں نے مالکم سے کہہ دیا ہے کہ وہ جنیڈا کے بارے میں تازہ ترین معلومات حاصل کر کے مجھے اطلاع دے اس سے اطلاع ملنے کے بعد کوئی پروگرام بنایا جا سکے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مالکم کو اس کوٹھی کے فون نمبر کا علم ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"اسی کے ذریعے تو یہ کوٹھی حاصل کی گئی ہے ورنہ اجنبیوں کو کون اس طرح پراپرٹی دیتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ولیم بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنا نیا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"مالکم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

"ہاں کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جنیڈا تو کانڈیا گئی ہوئی ہے۔ وہاں کوئی کاروباری سلسلہ ہے۔ البتہ اس کی بیٹی پریٹی رہائش گاہ پر موجود ہے"...... مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنی عمر ہے پریٹی کی۔ گود میں اٹھا کر بہلانا تو نہ پڑے گا اسے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب نوجوان لڑکی ہے اور انتہائی آزاد خیال۔ جنیڈا کی اکلوتی بیٹی ہے اور جنیڈا اس سے بے حد محبت کرتی ہے"...... مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جنیڈا نے کس سے شادی کی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"فورڈ سمتھ نام کا کوئی آدمی ہے۔ لیکن وہ اس کے ساتھ نہیں رہتا"...... مالکم نے جواب دیا۔

"فورڈ سمتھ۔ اوہ اس کا حلیہ معلوم ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ سر سے گنجا ہے اور بڑی بڑی مونچھیں ہیں اس کی"۔ مالکم نے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ۔ پھر تو اصل مسئلہ ہی حل ہو گیا۔ جنیڈا سے ہم نے اس فورڈ کے بارے میں ہی تو معلومات حاصل کرنی تھیں۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ ان دونوں نے شادی کر لی ہے۔ ایسا کرو تم فورڈ کے

بارے میں معلومات حاصل کرو کہ وہ کہاں مل سکتا ہے"۔ عمران نے
تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

"جس قدر جلد ہو سکے معلومات حاصل کر کے اطلاع دو۔ تاکہ کام
کو آگے بڑھایا جا سکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ مسئلہ تو حل ہوا اور ہم لمبے چکر سے بچ گئے"...... عمران نے کہا
اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد
فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"مالکم بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے مالکم کی آواز
سنائی دی۔

"ہاں کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سوری سر اس کے متعلق باوجود بے پناہ کوشش کے کچھ معلوم
نہیں ہو سکا۔ ویسے وہ نہ کسی کلب میں آتا جاتا ہے اور نہ اس کی کوئی
ایسی سرگرمی ہے کہ اسے ٹریس کیا جا سکے۔ بس کبھی کبھار جنیڈا کے
ساتھ اس کے کلب میں نظر آ جاتا ہے۔ لیکن وہاں بھی کوئی اس کے
بارے میں کچھ نہیں جانتا"...... مالکم نے جواب دیا۔

"اس کی بیٹی کو تو معلوم ہو گا کہ اس کا ڈیڈی کہاں ہے"۔ عمران
نے کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب"...... مالکم نے جواب دیا۔

"کیا تم اس کی بیٹی کو اغوا کرا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب میرا کام صرف معلومات حاصل کرنا ہے اور بس"۔
مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے اس کی رہائش گاہ کے بارے میں بتا دو"...... عمران نے
کہا۔

"جنیڈا کی رہائش گاہ اس کے کلب کی ایک سائیڈ پر ہی ہے۔ اسے
جنیڈا ہاؤس کہا جاتا ہے"...... مالکم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود چیک کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور
رسیور رکھ دیا۔

"جولیا تم میرے ساتھ چلو گی جب کہ باقی ساتھی یہیں رہیں گے۔
اب اس کی بیٹی سے مل کر فورڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی
پڑیں گی"...... عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا
دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں سوار جنیڈا کلب کی طرف
بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جنیڈا کلب خاصی بڑی اور وسیع عمارت پر
مشتمل تھا۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر دونوں اتر کر کلب
کی عمارت کی طرف چل پڑے۔ لیکن وہ کلب کے مین گیٹ سے اندر
جانے کی بجائے باہر کی طرف بڑھتے چلے گئے اور کلب کی عمارت ختم
ہونے پر وہ گھوم کر اس کی عقبی سائیڈ پر پہنچے تو وہاں ایک طرف ایک
رہائشی عمارت علیحدہ موجود تھی جس کا مین گیٹ بند تھا اور مین گیٹ پر

جنیڈا ہاؤس کی پلیٹ موجود تھی۔ گیٹ کے باہر ایک مسلح دربان بھی موجود تھا۔

"مس پریٹی اندر موجود ہیں"...... عمران نے قریب جا کر اس دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہیں۔ کیوں"...... دربان نے عمران [illegible] سر سے پیر تک غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسے کہو کہ اوہالو سے پرنس چارمنگ [illegible]ٹری کے ساتھ آیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا وہ تمہیں جانتی ہے۔ میں نے تو تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا"۔ دربان نے بڑے مشکوک لہجے میں کہا۔

"پہلے نہیں دیکھا تو اب تو دیکھ لیا ہے یا اب بھی نہیں دیکھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور دربان منہ بناتے ہوئے مڑا اور چھوٹا پھاٹک کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

"آؤ جولیا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس چھوٹے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ دربان تیز تیز قدم اٹھاتا پورچ اور اس کے پیچھے بنے ہوئے برآمدے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ برآمدے میں ایک نوجوان لڑکی کھڑی تھی۔

"کون ہے تھامس"...... اس لڑکی نے اونچی آواز میں پوچھا اور پھر وہ عمران اور جولیا کو پھاٹک سے اندر آتے دیکھ کر چونک پڑی۔

"اوہالو سے کوئی پرنس چارمنگ اپنی سیکرٹری کے ساتھ آئے ہیں۔

آپ سے ملنا چاہتے ہیں"...... دربان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پرنس چارمنگ اچھا۔ وہ تو آ رہے ہیں۔ نام تو خوبصورت ہے"...... لڑکی نے برآمدے سے اترتے ہوئے کہا تو دربان نے مڑ کر دیکھا۔

"تو یہ ہے پریٹی۔ جنیڈا اور فورڈ کی بیٹی"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جی فرمایئے [illegible]ریٹی ہے۔ میں نے تو پہلے کبھی آپ کو نہیں دیکھا"...... پریٹی نے عمران اور جولیا کے قریب آنے پر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فرماتے ہیں مس پریٹی۔ لیکن پرنس کا فرمان اب اتنا عام تو نہیں ہو سکتا کہ یہاں پورچ میں ہی جاری ہو جائے۔ کم از کم آپ پرنس چارمنگ کا اتنا لحاظ تو کریں گی ہی کہ اسے ڈرائنگ روم میں بٹھائیں اور خاص طور پر جب اس کی سیکرٹری بھی ساتھ ہو اور جہاں تک دیکھنے کی بات ہے تو کاش میں پہلے آپ کو دیکھ لیتا"...... عمران نے آخر میں ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا تو پریٹی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ دلچسپ باتیں کرتے ہیں۔ آیئے۔ تشریف لایئے"۔ پریٹی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لئے برآمدے سے گزر کر ایک راہداری سے ہوتی ہوئی ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئی جو خاصا وسیع و عریض تھا اور اسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔

"تشریف رکھیں"...... پریٹی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور جولیا اس کے سامنے صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"مس پریٹی پہلے یہ بتائیں کہ یہاں آپ کی رہائش گاہ پر کل کتنے ملازم ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... پریٹی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پرنس چارمنگ جب بھی کہیں جاتا ہے تو [illegible] ملازمین کو تحفہ ضرور دیتا ہے۔ گو اب پرنس چارمنگ کے پاس کوئی سلطنت تو نہیں رہی لیکن اس کے باوجود پرنس تو بہرحال وہ ہے۔ اس لئے میں پوچھنا چاہتا تھا کہ مجھے یہاں آکر کتنا نقصان اٹھانا پڑے گا"...... عمران نے بڑے معصوم سے [illegible] کہا تو پریٹی [illegible] کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ فکر نہ کریں یہاں صرف تین ملازم ہیں۔ ممی زیادہ ملازم رکھنے کی قائل ہی نہیں ہیں"...... پریٹی نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو یہ کام سیکرٹری بھی سرانجام دے سکتی ہے۔ جاؤ سیکرٹری اور جا کر تینوں ملازمین کو تحفے دے آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے ارے۔ یہ کیا کر رہی ہیں بیٹھیں۔ ہمارے ملازم کوئی تحفہ وغیرہ نہیں لیتے"...... پریٹی نے چونک کر تیز لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں مس پریٹی۔ اگر وہ نہیں لیتے تو آپ ان سے بعد میں لے لینا لیکن پرنس کی توہین نہ کریں پلیز"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور پریٹی کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ ہیں کون اور کیا چاہتے ہیں"...... پریٹی نے اس بار قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں اب آپ کو بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی لئے تو میں نے سیکرٹری کو باہر بھیجا تھا۔ کیونکہ یہ سیکرٹری بڑی حاسد ہے۔ ذرا ہم نے کسی کی تعریف کی تو اس کا چہرہ بگڑنے لگ جاتا ہے۔ اب آپ خود ہی بتائیں مس پریٹی۔ بھلا ہماری سیکرٹری اس قابل ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ جب کہ اس کے سامنے واقعی پریٹی موجود ہو"۔ عمران نے بڑے رومانٹک لہجے میں کہا تو پریٹی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی

"ویسے سچ پوچھیں تو آپ کی سیکرٹری بے حد خوبصورت ہے"۔ پریٹی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ سے زیادہ نہیں ہو سکتی مس پریٹی۔ آپ کو دیکھنے کے بعد تو مجھے سیکرٹری چڑیل کی بڑی بہن لگنے لگ گئی ہے۔ کیا حسن ہے آپ کا۔ آپ بالکل اس نیک پری جیسی معصوم حسن کی مالکہ ہیں جو لوگوں کی مدد کرتی ہے۔ آپ یقین کریں جب بھی میں نیک پری کی کتاب پڑھتا ہوں۔ نیک پری خواب میں آکر مجھ سے ملاقات کرتی ہے لیکن خواب تو خواب ہی ہوتا ہے۔ جب کہ آج مجھے جاگتے ہوئے نیک پری سے ملاقات کا موقع مل گیا ہے"...... عمران نے کہا تو پریٹی کے چہرے پر

بے اختیار رنگ سے بکھر گئے۔

"بہت شکریہ پرنس چارمنگ آپ کی اس مختلف انداز کی تعریف کا شکریہ۔ ویسے آپ باتیں [illegible] لوگوں کی طرح کرتے ہیں۔ کیا آپ مشرق میں رہے ہیں"...... پریٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس حسن کی تلاش میں مشرق بھی گیا تھا کہ سنا ہے پری جیسا حسن مشرق میں ہی ملتا ہے۔ لیکن مس پریٹی آپ یقین کریں کہ مشرق میں حسن ضرور موجود ہے۔ لیکن ایک بھی لڑکی آپ جیسے معصوم اور ملکوتی حسن کی مالک نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور پریٹی بے اختیار ہنس پڑی۔

"ارے میں نے آپ سے پینے کے لئے تو کچھ پوچھا ہی نہیں"۔ اچانک پریٹی نے چونک کر کہا۔

"رہنے دیں بس آپ سامنے بیٹھی رہیں۔ بس سمجھ لیں کہ سب کچھ پی لیا۔ جب آنکھوں کی پیاس بجھ جائے تو پھر کونسی پیاس باقی رہ سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ پریٹی کوئی جواب دیتی۔ جولیا اندر داخل ہوئی اور اس نے [illegible] عمران کو اشارہ کیا اور خاموشی سے آکر اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"مس پریٹی۔ آپ کی ممی باہر گئی ہوئی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ممی۔ ہاں۔ کیوں۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا"...... پریٹی نے چونک کر پوچھا۔

"باہر کھڑے دربان نے بتایا تھا۔ لیکن آپ کے ڈیڈی وہ کہاں

ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ڈیڈی یہاں نہیں رہتے۔ کہاں رہتے ہیں۔ اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ لیکن یہ آپ نے اچانک ممی ڈیڈی کے بارے میں کیوں پوچھنا شروع کر دیا ہے اور ہاں آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کس کام سے آئے ہیں"...... پریٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے ڈیڈی کا کوئی فون نمبر تو ہوگا۔ جس پر آپ ان سے بات کر سکتی ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں فون پر تو بات نہیں ہو سکتی۔ البتہ ایمرجنسی کی صورت میں ٹرانسمیٹر پر بات ہو سکتی ہے لیکن"...... پریٹی نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"مگر۔ مگر کیوں۔ تم کون ہو اور کیوں پوچھ رہے ہو"...... پریٹی نے بھی اب سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"لڑکی جو تم سے کہا جا رہا ہے۔ ویسے ہی کرو ورنہ ابھی ایک لمحے میں گولیوں سے چھلنی کر دوں گی"...... یکلخت جولیا نے جیکٹ کی جیب سے ایک ریوالور نکال کر اس کا رخ پریٹی کی طرف کرتے ہوئے کہا اور پریٹی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"نکل جاؤ تم دونوں یہاں سے ورنہ"...... یکلخت پریٹی نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے دھماکے کی آواز کے ساتھ ہی پریٹی کی چیخ

کمرے میں گونجی اور پریٹی اچھل کر صوفے پر گری۔

"اس بار اگر کوئی فالتو لفظ منہ سے نکالا تو گولی دل میں اتر جائے گی"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے سیکرٹری مس پریٹی بڑی معصوم سی خاتون ہیں۔ یہ خود ہی ابھی بتا دیں گی"...... عمران نے آگے بڑھ کر پریٹی کو بازو سے پکڑ کر سیدھا کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران بے اختیار اچھل کر ایک طرف ہٹا اور اس کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ پریٹی چیختی ہوئی اچھل کر منہ کے بل [illegible] قالین پر جا گری۔ پریٹی نے واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں عمران کے پہلو میں [illegible] کا خوفناک وار کرنا چاہا تھا۔ لیکن عمران کے اچانک اچھل کر [illegible] طرف ہو جانے کی وجہ سے وہ گھومتی ہوئی منہ کے بل قالین پر جا گری تھی۔

"یہ گڑیا تو باقاعدہ اچھل کود بھی کر لیتی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے کمرہ پریٹی کے [illegible] والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے پریٹی کی کنپٹی پر پوری قوت سے لات جما دی تھی۔

"تم اسے گڑیا کہہ رہے ہو۔ اس جیسی لڑکیاں تو فتنہ ہوتی ہیں فتنہ"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ البتہ پریٹی کنپٹی پر ایک ہی بھرپور ضرب کھا کر پہلو کے بل نیچے گری تو چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی تھی۔

"اس کا مطلب ہے۔ اب اس سے باقاعدہ پوچھ گچھ کرنی پڑے گی

لیکن یہاں ہم غیر محفوظ ہیں۔ کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے۔ اس کے ملازموں کا کیا کیا ہے تم نے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"انہیں بے ہوش کر دیا تھا۔ کہو تو جا کر ختم کر آؤں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں تم جا کر ان کا خاتمہ کر دو۔ کیونکہ اب ہمیں پریٹی کا بھی خاتمہ کرنا ہو گا"........... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے باہر نکل گئی۔ عمران نے جھک کر پریٹی کے منہ اور ناک کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی پریٹی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران سیدھا ہو گیا۔ پھر جیسے ہی پریٹی کی آنکھیں کھلیں عمران نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر صوفے پر ڈال دیا اور پھر پریٹی کے حلق سے چیخ سی نکلی۔

"اب اگر تم نے ذرا بھی حرکت کی تو ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا شاید اس کے لہجے کا اثر تھا کہ تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی پریٹی یکلخت ساکت ہو گئی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم"...... پریٹی نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"دیکھو پریٹی تم ایک نوجوان لڑکی ہو اور ابھی تم نے عمر گزارنی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے اس خوبصورت چہرے کو اس طرح

مسخ کر دیا جائے کہ لوگ تمہارے چہرے سے ہی نفرت کرنے لگیں اس لئے جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ اس پر عمل کرو"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔ اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی۔

"خنجر مجھے دو۔ پھر دیکھو میں اس کا چہرہ کیسے بگاڑتی ہوں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم جو کہو گے میں کروں گی۔ مجھے مت مارو۔ پلیز"۔ یکلخت پریٹی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس کی تمام اکڑ اور ضد اپنے چہرے کے بگڑنے کے تصور سے ہی ختم ہو گئی ہے۔

"کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر۔ جس سے تم اپنے ڈیڈی سے بات کرتی ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ میرے بیڈ روم میں ہے۔ ڈیڈی نے مجھے دیا ہوا ہے"۔ پریٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے تمہارا بیڈ روم۔ بتاؤ۔ سیکرٹری جا کر لے آئے گی"۔ عمران نے کہا تو پریٹی نے جلدی سے بیڈ روم کی لوکیشن بتانی شروع کر دی اور ساتھ ہی اس نے اس الماری کے متعلق بھی بتا دیا جس میں ٹرانسمیٹر موجود تھا اور جولیا خاموشی سے واپس مڑی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

"تم۔ تم وہ پاکیشیائی تو نہیں ہو۔ جو بیروفین کے دشمن ہو"۔ اچانک پریٹی نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر

حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا تھا۔

"کل میں ساحل سمندر پر گئی تھی۔ وہاں بروفین بھی میرے ساتھ موجود تھا۔ وہاں ڈیڈی نے بیروفین کو کال کیا تھا۔ ڈیڈی نے بیروفین کو بتایا تھا کہ کسی جوزف کی لاش ملی ہے۔ ڈیڈی نے عمران کا نام بھی لیا تھا۔ پھر میں نے بیروفین سے پوچھا کہ کیا چکر ہے تو اس نے بتایا کہ کوئی پاکیشیائی گروپ ہے جو اس کے خلاف کام کر رہا ہے۔ میں نے اس لئے پوچھا ہے کہ تم لوگ بالکل دشمنوں جیسے انداز میں مجھے مار رہے ہو۔ حالانکہ یہاں ولنگٹن میں آج تک کسی نے جرأت نہیں کی کہ میری طرف ٹیڑھی آنکھ سے بھی دیکھ سکے"...... پریٹی نے جواب دیا۔

"بیروفین سے تمہارا کیا تعلق ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ڈیڈی اور ممی کا دوست ہے۔ اس کا بھتیجا سمتھ میرا دوست ہے وہ مجھے پروپوز کرنے والا ہے"...... پریٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل سے وہ ساری بات بتاؤ جو تمہارے ڈیڈی اور بیروفین کے درمیان ہوئی تھی"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے سب کچھ تو یاد نہیں ہے"...... پریٹی نے کہا۔

"لفظ بلفظ سب کچھ دوہرا دو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا مجھے ذہن پر زور ڈالنے دو"...... پریٹی نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے فورڈ اور بیروفین کے درمیان

ہونے والی بات چیت دوہرادی۔

"بیروفین کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو پریٹی نے اس کا حلیہ بتادیا۔

"بیروفین کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ اس نے کبھی بتایا ہی نہیں"...... پریٹی نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ پریٹی درست کہہ رہی ہے۔

"اس کا بھتیجا اور تمہارا دوست سمتھ کہاں رہتا ہے اور کیا کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ سمتھ نشانہ بازی کا کلب چلاتا ہے۔ سمتھ شوٹنگ کلب کے نام سے رابرٹ روڈ پر ہے وہ۔ اس کی رہائش لکی پلازہ میں ہے۔ وہ بھی رابرٹ روڈ پر ہی ہے"...... پریٹی نے جواب دیا۔ اسی لمحے جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک سنڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

"تمہارے ڈیڈی کا نام فورڈ ہے"...... عمران نے پوچھا تو پریٹی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"ڈیڈی کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو پریٹی نے حلیہ بتا دیا۔

"تمہارے ڈیڈی کا دفتر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ڈیڈی نے کبھی نہیں بتایا۔ بس اتنا بتایا ہے کہ وہ بزنس کرتے ہیں۔ ڈیڈی کبھی کبھار ہی ملنے آتے ہیں یا پھر کبھی

مجھے ضرورت پڑے تو ڈیڈی کو کال کر کے کہہ دیتی ہوں"...... پریٹی نے جواب دیا۔

"اب میری بات سنو تم نے ڈیڈی کو کال کر کے اسے فوراً یہاں اپنی رہائش گاہ پر بلوانا ہے جو تمہارا جی چاہے کہو۔ لیکن تمہارے ڈیڈی کو دس [illegible] اندر یہاں آنا چاہئے اور سنو اگر تم نے اسے کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گی"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کی نوک اس کے گال سے لگا دی۔

"ڈیڈ...... ڈیڈی نہیں آئیں گے۔ وہ اس طرح نہیں آتے۔ چاہے میں مرہی کیوں [illegible] کسی اور کو بھیج دیں گے۔ خود نہیں آتے ایک بار میں گھر میں اکیلی تھی کہ گھر میں آگ لگ گئی میں اپنے کمرے میں پھنس گئی۔ میں نے ڈیڈی کو کال کیا مگر ڈیڈی نہیں آئے۔ انہوں نے فائر بریگیڈ کو اور اپنے آدمیوں کو بھجوا دیا۔ بعد میں وہ جب آئے تو میں نے گلہ کیا تو ڈیڈی نے کہا ان کا کام ہی ایسا ہے کہ وہ نہیں آ سکتے"۔ پریٹی نے جواب دیا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اچھا چلو ڈیڈی سے بات کرو اور اس سے پوچھو کہ بیروفین کہاں رہتا ہے"...... عمران نے کہا تو پریٹی نے اثبات میں سرہلا دیا۔ عمران کے اشارے پر جولیا نے ٹرانسمیٹر پریٹی کی طرف بڑھا دیا۔ پریٹی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو پریٹی کالنگ اوور"...... پریٹی نے بٹن دبا کر کال دینا

شروع کر دی۔

"یس فورڈ اٹنڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔ لہجے میں حیرت تھی۔

"ڈیڈی بیروفین نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ سمتھ کو کہے گا کہ وہ مجھے ہوائی لے جائے۔ اس کے بعد نہ ہی بیروفین نے بات کی اور نہ سمتھ نے۔ آپ مجھے بیروفین کی رہائش گاہ بتائیں میں اسے ساتھ لے کر آج سمتھ سے فیصلہ کر ہی لوں اوور"...... پریٹی نے کہا۔

"ارے ارے اتنا غصہ۔ ایک تو تمھیں غصہ بہت جلدی آجاتا ہے بیروفین یہاں نہیں ہے وہ ناراک گیا ہوا ہے۔ تم ایسا کرو سمتھ سے خود ہی بات کر لو۔ وہ سمجھدار لڑکا ہے۔ تمہاری بات مان جائے گا۔ اگر نہ مانے تو پھر مجھے بتانا میں خود اس سے بات کروں گا اوور"...... دوسری طرف سے بڑے محبت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اچھا ڈیڈی چلو یہ بھی کر دیکھتی ہوں اوور اینڈ آل"...... پریٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور جولیا نے اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔ لیکن دوسرے لمحے پریٹی کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پہلو کے بل پہلے صوفے پر گری اور پھر نیچے فرش پر جا گری۔ عمران نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس کی کنپٹی پر اچانک مار دیا تھا نیچے گر کر وہ ایک لمحے کے لئے تڑپی اور پھر ساکت ہو گئی۔

"اسے ساتھ لے جانا پڑے گا۔ یہ فورڈ کی لاڈلی ہے اور اس کی جان کے عوض فورڈ کو سامنے آنا ہی پڑے گا"...... عمران نے دوسری ہاتھ

میں پکڑا ہوا خنجر واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں کلب سے اسے کیسے نکال کر لے جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"وہ دربان جو پھاٹک پر موجود تھا۔ اس کا کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ تو باہر ہی موجود ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تو آؤ میرے ساتھ میں اسے اندر گھسیٹ کر ختم کرتا ہوں۔ تم جا کر پارکنگ سے کار لے آؤ۔ میں پھاٹک کھول دوں گا۔ کار اندر لے آنا۔ اسے ہم عقبی سیٹوں کے درمیان ڈال کر خاموشی سے نکل جائیں گے۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسے تم اٹھاؤ گے یا میں اٹھاؤں"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اٹھاتی ہوں"...... جولیا نے جلدی سے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی پریٹی کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پھاٹک کے قریب پہنچ گئے۔ جولیا ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر چھوٹا پھاٹک کھولا اور دوسرے لمحے اس نے باہر موجود دربان کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اندر کھینچ دیا۔ دربان کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"یہ کیسے کر دیا تم نے کہ پکڑ کر اچھالتے ہوئے گردن ہی توڑ

ڈالی"۔ جولیا نے پریٹی کو نیچے زمین پر لٹاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو مجھے پسند نہ آئے۔ اس کی گردن توڑنے کے مجھے ایک سو ایک طریقے آتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ اور پھر وہ چھوٹے پھاٹک سے گزر کر باہر چلی گئی جب کہ عمران چھوٹے پھاٹک کے قریب ہی اس کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا۔ اس کی نظریں باہر لگی ہوئی تھیں۔ لیکن شاید اس طرف کوئی نہ آتا تھا۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد جولیا کار چلاتی ہوئی پھاٹک کے سامنے پہنچ گئی۔ عمران نے بڑا پھاٹک کھولا اور جولیا کار اندر لے آئی۔ عمران نے پھاٹک بند کیا اور پھر فرش پر پڑی ہوئی بے ہوش پریٹی کو اٹھا کر اس نے کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان لٹا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر بڑا پھاٹک کھول دیا۔ جولیا نے تیزی سے کار کو ٹرن دیا۔ اور پھاٹک سے باہر لے آئی۔ عمران نے اندر سے پھاٹک بند کیا اور پھر چھوٹے پھاٹک سے وہ باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد کار جنیڈا کلب کے مین گیٹ سے نکل کر تیزی سے آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ عمران فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر ساتھ لے آیا تھا جو اس نے کار کے ڈیش بورڈ میں رکھ دیا تھا۔ عمران کو صرف یہ ڈر تھا کہ رہائش گاہ تک پہنچتے پہنچتے راستے میں کہیں پولیس چیکنگ نہ ہو جائے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا اور وہ بغیر کسی ڈسٹربنس کے اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ جولیا نے جیسے ہی کار پورچ میں روکی۔ عمران نے نیچے اتر کر عقبی دروازہ کھولا اور پریٹی کو

باہر نکال کر اس نے کاندھے پر ڈالا اور اندرونی عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔

"یہ کسے لے آئے ہیں آپ عمران صاحب"...... صفدر نے پوچھا۔ وہ اور دوسرے ساتھی برآمدے کی طرف آرہے تھے۔

"یہ پریٹی ہے جنیڈا اور فورڈ کی بیٹی۔ میں نے سوچا شاید تنویر کا زاویہ نگاہ بدل جائے اور وہ میرے زاویہ نگاہ میں گڑبڑ ڈالنے سے باز آجائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سٹنگ روم میں اس نے پریٹی کو صوفے پر لٹا دیا۔

"تمہیں اسے اٹھانے کی اس قدر جلدی کیوں تھی"...... اسی لمحے جولیا نے پیچھے آتے ہوئے خشمگیں لہجے میں کہا۔

"م۔ م میں نے سوچا کہ تم کہاں تک بوجھ اٹھاؤ گی۔ نازک کندھے میں بل پڑ گیا تو گردن ٹیڑھی ہو جائے گی اور گردن ٹیڑھی ہو گئی تو......" عمران نے کہنا شروع کیا لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ کیونکہ جولیا کا بازو گھوم گیا تھا۔

"ارے ارے ابھی سے ٹیڑھے ہاتھ مارنے شروع کر دیئے ہیں"۔ عمران نے کہا اور جولیا بے اختیار شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑی۔

"صفدر تم شکیل اور خاور کو ساتھ لے جاؤ۔ تم نے اس پریٹی کے دوست اور بیروفین کے بھتیجے سمتھ کو اس کے شوٹنگ کلب یا رہائش گاہ سے اغوا کر کے یہاں لے آنا ہے"...... عمران نے اچانک صفدر مخاطب ہو کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بیروفین کے بھتیجے کو۔ یہ کہاں سے ٹپک پڑا"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے مختصر طور پر پریٹی سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ کیپ ڈے میں ہماری کارروائی کے بارے میں انہیں علم ہو چکا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں اور اس سے یہ بھی علم ہو گیا ہے کہ اس ساری کارروائی کے پیچھے بیروفین اور فورڈ کا ہاتھ ہے۔ جہاں تک بیروفین کا تعلق ہے وہ تو سپر ایجنٹ ہے اس لئے جو مشن اس کے ذمے لگایا جائے صرف وہی ڈیل کرتا ہے۔ چنانچہ یہ ساری کارروائی یقیناً فورڈ نے کی ہو گی اور فورڈ کی اس کارروائی کا مطلب ہے کہ میری توقع کے مطابق فورڈ بلیک تھنڈر کے سیکشن کا اہم عہدیدار ہے اور اب جبکہ بیروفین اور اس کا اس قدر گہرا تعلق سامنے آیا ہے تو یقیناً فورڈ سے ہمیں اس لیبارٹری کا علم ہو سکتا ہے۔ جہاں پاکیشیائی سائنس دان عالم رضا کو رکھا گیا ہے اور جہاں فارمولے کی کاپی بھجوائی گئی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب آپ سمتھ کو اغوا کر کے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... خاور نے پوچھا۔

"سمتھ بیروفین کا بھتیجا ہے۔ اس لئے یقیناً وہ بیروفین کی رہائش گاہ کے متعلق جانتا ہو گا۔ میں بیروفین کے گرد بھی گھیرا ڈالنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اس لڑکی پریٹی کے اس طرح اغوا سے وہ چونک نہ پڑیں گے"۔

صفدر نے کہا۔

"چونک تو وہ پڑیں گے لیکن اس فورڈ کو اس کے بل سے نکالنے کے لئے اس لڑکی کا اغوا ضروری تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب کیا آپ اس فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر سے "ایچ وی ایس" مشین کے ذریعے فورڈ کی قیام گاہ کا سراغ نہیں لگا سکتے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ ہاں واقعی۔ ٹھیک ہے۔ فی الحال سمتھ کے اغوا کو رہنے دو۔ فورڈ ہاتھ آ گیا تو پھر اسی سے بیروفین کے بارے میں بھی علم ہو جائے گا اور فی الحال ہمارے لئے بیروفین سے زیادہ فورڈ اہم ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مالکم کی آواز سنائی دی۔

"ولیم بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنا فرضی نام بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر"...... دوسری طرف سے مالکم نے جواب دیا۔

"مالکم۔ فریکونسی چیک کرنے والی جدید مشین "ایچ وی ایس" کے بارے میں جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ایچ وی ایس" نہیں جناب میں نے تو یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے"...... مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ایسا کرو یہاں اس مارکیٹ سے جہاں ایسی مشینیں فروخت ہوتی ہے۔ جدید ترین "ایچ وی ایس" مشین خرید لو اور ساتھ ہی اس میں فیڈ کرنے والا ولنگٹن اور اس کے گردونواح کا نقشہ بھی خرید لینا اور پھر یہ دونوں چیزیں ہمارے پاس بھیج دو۔ جس قدر بھی جلد ہو سکے"....... عمران نے کہا۔

"بہتر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

بیروفین نے کار الپائن کلب کے مین گیٹ کے قریب روکی اور پھر دروازہ کھول کر وہ نیچے اتر آیا۔ مین گیٹ کے سامنے کھڑا ہوا دربان اسے دیکھ کر تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بیروفین کو سلام کیا۔

"جاسٹی دفتر میں ہے"....... بیروفین نے دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر مادام موجود ہیں دفتر میں"....... دربان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے یہ چابی لو اور کار پارکنگ میں لگا کر چابی دفتر میں لے آنا"۔ بیروفین نے چابی دربان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ مین گیٹ کے سامنے سے گزر کر وہ عمارت کے اختتام پر پہنچ گیا جہاں سے سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ اکٹھی دو دو

سیڑھیاں پھلانگتا ہوا وہ اوپر ایک برآمدے میں پہنچا۔ برآمدے کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جس کے باہر جاسٹی کے نام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ بیروفین نے دروازے کو کھولنے کے لئے اس کا ہینڈل گھمایا لیکن دروازہ اندر سے بند تھا۔ بیروفین نے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"...... دروازے کی سائیڈ پر دیوار میں موجود جالی سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ تلخ سا تھا۔

"یہ دروازہ بند کر کے بیٹھنے کی کیا تک ہے جاسٹی۔ کیا کر رہی ہو اندر"...... بیروفین نے بھی تلخ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ بیروفین تم ایک منٹ"...... جالی سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا اور بیروفین اندر داخل ہوا تو دروازے کے سامنے ایک نوجوان لڑکی کھڑی تھی۔

"میں ایک خاص فائل کو دیکھ رہی تھی۔ اس لئے میں نے ڈسٹربنس سے بچنے کے لئے دروازہ بند کر دیا تھا"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی فائل ہے"...... بیروفین نے کمرے میں موجود میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"بینک کے حساب کتاب کی ہے"...... جاسٹی نے جواب دیا اور بیروفین بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ اچھا۔ پھر تو واقعی دروازہ بند ہونا ہی چاہئے"...... بیروفین نے ہنستے ہوئے کہا اور میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ

گیا۔

"ویسے اب تمہیں شاید جاسٹی بھول گئی ہے۔ پتہ ہے کتنے عرصے بعد چکر لگایا ہے تم نے"...... اس بار جاسٹی نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ وہ میز کے پیچھے رکھی ہوئی ریوالونگ کرسی پر جا کر بیٹھ گئی تھی اور اس نے میز پر موجود فائل بند کر کے اسے دراز میں رکھ دیا۔

"تم بھولنے کی چیز ہو جاسٹی۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا کام کس قسم کا ہے"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو صبر کر جاتی ہوں"...... جاسٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے شراب کی دو چھوٹی بوتلیں نکال کر اس نے ایک بوتل بیروفین کی طرف بڑھا دی اور دوسری اپنے سامنے رکھ لی۔ بیروفین نے بوتل کھولی اور اسے منہ سے لگا لیا اور پھر ایک لمبا گھونٹ لے کر اس نے بوتل کو واپس میز پر رکھ دیا۔

"جاسٹی تم نے میرا ایک کام کرنا ہے اور وہ بھی فوری طور پر"۔ بیروفین نے کہا تو جاسٹی بے اختیار چونک پڑی۔

"کام کیسا کام"...... جاسٹی نے حیران ہو کر کہا۔

"ایک گروپ یہاں آیا ہوا ہے۔ پاکیشیا کا رہنے والا ہے۔ میں اسے ہر قیمت پر اور فوری طور پر ٹریس کرانا چاہتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اس معاملے میں پورے ولنگٹن میں مشہور ہو کہ تم چاہو تو پاتال

میں چھپے ہوئے آدمی کو بھی تلاش کر سکتی ہو"........ بیروفین نے کہا۔
" تم نے درست سنا ہے ۔لیکن کون لوگ ہیں وہ"........ جاسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے ۔میں نے پاکیشیا میں پچھلے دنوں ایک مشن مکمل کیا ہے ۔ گو یہ مشن انتہائی خاموشی سے مکمل کیا گیا لیکن اس کے باوجود ان لوگوں نے نجانے کس طرح یہ سراغ لگا لیا کہ یہ مشن میں نے مکمل کرایا ہے ۔یہ لوگ میرے پیچھے یہاں پہنچ گئے ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں ٹریس کر کے ختم کرا دوں "........ بیروفین نے کہا۔
" ان کی تفصیل کیا ہے ۔ کوئی اشارے "........ جاسٹی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
" تفصیل کیا بتاؤں ۔ان کے لیڈر کا نام علی عمران ہے ۔اس کے ساتھ ایک عورت اور چار مرد ہیں ۔ میک اپ کے یہ ماہر ہیں"۔ بیروفین نے کہا۔
" یعنی پانچ مرد اور ایک عورت ۔ ان کے قدوقامت کوئی ایسی نشانی جس سے انہیں ٹریس کیا جا سکے "........ جاسٹی نے کہا۔
" میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں ۔ہمیں اطلاع ملی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی ولنگٹن آ رہے ہیں ۔ ہم نے انہیں راستے میں ہی ختم کرنے کی پلاننگ کی ۔ کیپ ڈے پر ان کے جہاز میں ایک خصوصی بم رکھوا دیا گیا ۔ہمارے آدمی نے یہی رپورٹ دی کہ وہ لوگ جہاز میں

موجود تھے ۔جہاز کریش ہو گیا"......... بیروفین نے کہا۔
" ارے اوہ تو وہ کیپ ڈے والا حادثہ تم نے کرایا تھا"۔ جاسٹی نے چونکتے ہوئے کہا۔
" ہاں ان لوگوں کے خاتمے کے لئے ایسا کرایا گیا ۔ ہم مطمئن ہو گئے کہ یہ لوگ ختم ہو چکے ہیں ۔لیکن پھر اطلاع ملی کہ کیپ ڈے میں ہمارا وہ آدمی ہلاک ہو چکا ہے ۔ ہم نے انکوائری کرائی تو پتہ چلا کہ دراصل ہمارے آدمی نے ہم سے غلط بیانی کی تھی ۔یہ لوگ کیپ ڈے میں ہی سلپ ہو گئے تھے اور پھر انہوں نے ہمارے آدمیوں کو پکڑ کر اس سے اگلوا لیا ۔اس طرح انہیں پتہ چل گیا کہ یہ کام کس نے کرایا ہے ۔ اس آدمی کا تعلق ناراک سے تھا ۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ لوگ ناراک جائیں گے ۔لیکن کیپ ڈے میں مزید پڑتال سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ چارٹرڈ جہاز کے ذریعے سیدھے ولنگٹن آئے ہیں ۔اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ انہیں یہ علم ہو گیا ہے کہ یہ ساری کارروائی میں نے کرائی ہے ۔اب یہ لوگ مجھے ٹریس کرنے کی کوشش کریں گے ۔ گو میں ان سے ڈرتا نہیں ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں انہیں ٹریس نہیں کر سکتا ۔اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم انہیں ٹریس کرو اور میں ان پر موت بن کر جھپٹ پڑوں "......... بیروفین نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
" تمہارے اس مشن کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہو گا"......... جاسٹی نے کہا۔

"ہاں ظاہر ہے۔ تم سے کون سی بات چھپی ہوئی ہے"۔ بیروفین نے شراب کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"بلیک تھنڈر کا فورڈ بھی تمہارے ساتھ ان لوگوں کے خاتمے میں شامل ہوگا"...... جاسٹی نے کہا۔

"ہاں"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں کام شروع کرا دیتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں میں ہی ان لوگوں کو تلاش کر لیا جائے گا"۔ جاسٹی نے جواب دیا اور بیروفین کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کیونکہ اسے جاسٹی کے گروپ کے بارے میں اچھی طرح علم تھا کہ ولنگٹن میں اس سے زیادہ تیز اور فعال گروپ دوسرا تھا ہی نہیں۔ جاسٹی نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس آرتھر سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"جاسٹی بول رہی ہوں آرتھر"...... جاسٹی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جو ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے اور جن کا لیڈر علی عمران ہے۔ بلیک تھنڈر کے سر ایجنٹ بیروفین کے پیچھے پاکیشیا سے ولنگٹن پہنچا ہے۔ پاکیشیا سے

ولنگٹن وہ اس پرواز میں آرہے تھے جو کیپ ڈے کے قریب فضا میں ہی تباہ ہو گئی تھی۔ بیروفین اور بلیک تھنڈر کے فورڈ کو ان لوگوں کی آمد کی اطلاع مل گئی تھی۔ چنانچہ انہوں نے ناراک کے رابرٹ گروپ کی مدد سے کیپ ڈے میں اس جہاز کو فضا میں تباہ کرا دیا۔ لیکن رابرٹ کے آدمی نے دھوکہ کیا تھا۔ یہ گروپ کیپ ڈے میں سلپ ہو گیا تھا۔ لیکن اس نے اپنی ناکامی چھپانے کے لئے جہاز تباہ کرا دیا۔ بہرحال اس گروپ نے رابرٹ گروپ کے اس آدمی کو کور کر لیا اور پھر اس آدمی سے یقیناً انہیں بیروفین یا فورڈ کے بارے میں علم ہو گیا ہوگا۔ اس آدمی کو ہلاک کر دیا گیا اور یہ گروپ کیپ ڈے سے ایک چارٹرڈ جہاز کے ذریعے ولنگٹن پہنچے ہیں اور اب ہم نے انہیں ٹریس کرنا ہے۔ تم کیپ ڈے سے ان کے حلیے وغیرہ معلوم کرو۔ ولنگٹن پہنچ کر انہوں نے ٹیکسیاں وغیرہ ہائر کی ہوں گی۔ کسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوں گے یا کسی پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے کوئی رہائش گاہ اور کار انہوں نے حاصل کی ہوگی۔ ان سب باتوں کی تفصیل سے اور فوری پڑتال کرو۔ فورڈ اور بیروفین کے ملنے جلنے والوں یا ان کے متعلقین کی نگرانی بھی کرو اور پھر اس جگہ کی بھی نگرانی کراؤ جس کا تھوڑا یا زیادہ تعلق بیروفین اور فورڈ سے ہو۔ میں ہر صورت میں چند گھنٹوں کے اندر اندر اس گروپ کو ٹریس کرانا چاہتی ہوں"...... جاسٹی نے کہا۔

"یس مادام ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے بااعتماد لہجے میں کہا گیا اور جاسٹی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"گڈ۔ اس کام میں تمہاری ذہانت واقعی لاجواب ہے"۔ بیروفین
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اسی لئے تو آج میرا گروپ ولنگٹن میں سب سے آگے ہے"۔ جاسٹی
نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور بیروفین مسکرا دیا۔
"اب مجھے رپورٹ کب تک مل جائے گی"...... بیروفین نے کہا۔
"تم کہاں ٹھہرے ہوئے ہو۔ میرا مطلب ہے آج کل کس ٹھکانے
پر ہو"...... جاسٹی نے کہا۔
"راسٹرم روڈ والی کوٹھی میں۔ اس کا فون نمبر تو تمہیں معلوم
ہے"...... بیروفین نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ ہو سکتا ہے رپورٹ لے کر میں خود ہی وہاں آ جاؤں
ویسے میں تمہیں ایک مشورہ دوں گی۔ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم
میک اپ میں رہو"...... جاسٹی نے کہا تو بیروفین ہنس پڑا۔
"میں نے میک اپ جان بوجھ کر نہیں کیا۔ میں تو چاہتا ہوں کہ
یہ گروپ مجھے ٹریس کرے تاکہ کم از کم اس طرح یہ سامنے تو آئے
گا"...... بیروفین نے کہا۔
"لیکن سامنے آنے کی بجائے اگر انہوں نے دور سے ہی گولی چلا دی
تو پھر"...... جاسٹی نے کہا۔
"نہیں انہیں اس طرح میری جان لینے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا
کوئی عام مجرم گروپ نہیں ہے اور نہ ہی انہیں مجھ سے کوئی ذاتی دشمنی
ہے۔ ویسے بھی سیکرٹ سروس اس انداز میں کام نہیں کرتی جس طرح

عام مجرم گروپ کرتے ہیں"...... بیروفین نے جواب دیا۔
"تو پھر یہ تمہیں تلاش کیوں کر رہے ہیں"...... جاسٹی نے حیران
ہو کر پوچھا۔
"میں نے ان کے ملک سے ایک فارمولا اڑایا ہے اور ان کے ملک
کے ایک سائنس دان کو اغوا کیا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ میں نے اس
سائنس دان کو اپنی کوٹھی میں تو نہیں چھپا کر رکھا ہو گا اور نہ ہی اس
فارمولے کو میں نے اپنی ذاتی لائبریری میں رکھ چھوڑا ہو گا۔ ظاہر ہے
دونوں کسی لیبارٹری میں ہی ہو سکتے ہیں۔ لیکن کہاں۔ یہ لوگ لامحالہ
یہی کچھ جاننے کے لئے مجھے تلاش کر رہے ہوں گے اس لئے یہ مجھے دور
سے گولی چلا کر ہلاک نہیں کر سکتے۔ یہ مجھے پکڑنے کی کوشش کریں
گے تاکہ مجھ سے اس بارے میں معلومات حاصل کریں"۔ بیروفین نے
کہا۔
"لیکن اگر تم نے بلیک تھنڈر کے لئے یہ مشن مکمل کیا ہے تو اتنا
تو میں بھی جانتی ہوں کہ تمہیں خود اس بارے میں علم نہ ہو گا کہ یہ
سائنس دان اور فارمولا کہاں ہیں"...... جاسٹی نے کہا۔
"ہاں تم درست کہہ رہی ہو لیکن انہیں تو یہ بات معلوم نہ ہو
گی"...... بیروفین نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔ تم سپر ایجنٹ ہو۔ اب تمہیں مجبور تو
نہیں کیا جا سکتا"...... جاسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اگر تم خود رپورٹ لے کر میری رہائش گاہ پر آؤ گی تو پھر وہاں

ٹھہرنے کے لئے میں بھی تو تمہیں مجبور نہ کر سکوں گا صرف درخواست ہی کر سکوں گا"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا تو جاسٹی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اور اگر میں نے تمہاری درخواست مسترد کر دی تو پھر"۔ جاسٹی نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر میں تمہارے ساتھ تمہاری رہائش گاہ پر چلا جاؤں گا اور وہاں اپنے ٹھہرنے کی تمہاری درخواست فوراً منظور کر لوں گا"۔ بیروفین نے جواب دیا تو جاسٹی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"چلو میں ہی تمہاری درخواست منظور کر لوں گی ۔ وعدہ رہا"۔ جاسٹی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر ان دونوں کے درمیان اسی طرح لگاوٹ بھری باتیں ہوتی رہیں ۔ ساتھ ساتھ وہ شراب بھی سپ کرتے رہے۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں ۔ تم رپورٹ لے کر آجانا ۔ میں تمہارا منتظر رہوں گا"...... بیروفین نے اٹھتے ہوئے کہا اور جاسٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مڑ کر جاتا ہوا بیروفین رک گیا۔ جاسٹی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس جاسٹی بول رہی ہوں"...... جاسٹی نے کہا۔

"آرتھر بول رہا ہوں مادام ۔ ہم نے اس گروپ کا سراغ لگا لیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جاسٹی کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اتنی جلدی کس طرح ۔ کہاں ہیں وہ لوگ"...... جاسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بیروفین کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے گو اسے دوسری طرف سے آنے والی آواز سنائی نہ دے رہی تھی لیکن جاسٹی کے بولے ہوئے فقرے اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر لیا گیا ہے۔ اسی لمحے جاسٹی نے فون کے نیچے لگا ہوا لاؤڈر کا بٹن دبا دیا تو دوسری طرف سے آرتھر کی آواز بیروفین کو بھی سنائی دینے لگی۔

"مادام آپ کے حکم پر میں نے ہر طرف آدمیوں کی ڈیوٹی لگا دی ۔ اس سلسلے میں فورڈ کی بیوی جنیڈا کی رہائش گاہ کی بھی نگرانی کا حکم میں نے دے دیا۔ جنیڈا کلب میں ہمارے آدمی موجود ہیں ۔ وہ جب کلب کے اندر جنیڈا کی رہائش گاہ پر پہنچے تو باہر دربان موجود نہ تھا۔ یہ انتہائی حیرت انگیز بات تھی کیونکہ مادام جنیڈا کے حکم کے مطابق ان کی رہائش گاہ پر چوبیس گھنٹے ایک دربان بہرحال موجود رہتا ہے اور کئی سالوں سے یہ معمول ہے اور سب اس بارے میں جانتے ہیں ۔ دربان کو موجود نہ پا کر ہمارے آدمیوں نے اندر جھانکا تو دربان کی لاش پھاٹک کے قریب اندر پڑی نظر آئی ۔ سائیڈ پھاٹک بھی کھلا ہوا تھا۔ ہمارے آدمی اندر گئے تو وہاں تینوں ملازموں کو بھی ہلاک کر دیا گیا تھا۔ لیکن مادام جنیڈا اور فورڈ کی بیٹی پریٹی وہاں موجود نہ تھی اور جنیڈا کے متعلق ہمارے آدمیوں کو معلوم تھا کہ وہ ملک سے باہر گئی ہوئی ہیں جب کہ پریٹی رہائش گاہ میں موجود تھی۔ جو کہ اب غائب ہو چکی تھی۔ یہ انتہائی

غیر معمولی بات تھی اس لئے ہمارے آدمیوں نے تحقیقات شروع کی تو ایسے شواہد مل گئے کہ ایک عورت اور ایک مرد کو دربان کے ساتھ کوٹھی کے اندر جاتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ پھر نیلے رنگ کی ایک کار بھی اس پھاٹک کے اندر جاتی دیکھی گئی تھی۔ پارکنگ سے معلومات پر پتہ چل گیا کہ یہ کار پارکنگ میں روکی گئی تھی۔ وہاں معمول کے مطابق اس کا نمبر اور ماڈل وغیرہ کی تفصیلات کمپیوٹر میں موجود تھیں۔ اس میں بھی ایک عورت اور ایک مرد ہی سوار ہو کر آئے تھے۔ لیکن واپسی میں صرف اکیلی عورت کار لے کر گئی تھی۔ مرد ساتھ نہ تھا۔ چنانچہ اس کار کی تلاش شروع کی گئی تو اطلاع مل گئی کہ اس کار کو سٹی کالونی میں جاتے دیکھا گیا ہے۔ اسے وہی عورت چلا رہی تھی اور مرد اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ان دونوں کے علاوہ اور کوئی آدمی کار میں نہ تھا۔ پھر اس کالونی میں تلاش شروع ہوئی تو اے بلاک کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں یہ کار کھڑی دیکھ لی گئی اور اب بھی وہیں موجود ہے۔ ہم نے سپیشل ٹیلی ویو سے اندر چیکنگ کرائی تو اندر نہ صرف فورڈ کی بیٹی پریٹی موجود ہے بلکہ ایک عورت اور پانچ مرد بھی موجود ہیں۔ پریٹی بے ہوش ہے۔ اب اس کوٹھی کی نگرانی کی جا رہی ہے"۔۔۔۔۔۔۔ آرتھر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے بیروفین کہو تو اس کوٹھی کو بموں سے اڑا دیا جائے"۔۔۔۔۔۔۔ جاسٹی نے کہا۔

"نہیں اس طرح پریٹی بھی ہلاک ہو جائے گی اور میں اس کی

ہلاکت نہیں چاہتا۔ تم ایسا کرو کہ اس کے اندر ناٹ الیون گیس فائر کرا دو۔ یہ گیس اس قدر زود اثر ہوتی ہے کہ ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اثر کر جاتی ہے اس طرح یہ لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر ہم پریٹی کو باہر نکال لیں گے اور انہیں آسانی سے ہلاک کر دیں گے"۔۔۔۔۔۔۔ بیروفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کام تم کرو گے یا میرے آدمی کر ڈالیں"۔۔۔۔۔۔۔ جاسٹی نے کہا۔

"میں تو کسی صورت میں بھی سامنے نہیں آنا چاہتا۔ اس لئے یہ کام تمہارے آدمی ہی کریں گے لیکن انہیں خاص طور پر محتاط رہنے کا کہہ دینا۔ یہ دنیا کا سب سے خطرناک ترین گروپ ہے"۔۔۔۔۔۔۔ بیروفین نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس بات کی تم فکر نہ کرو جاسٹی گروپ کبھی کوئی غلطی نہیں کرتا تم نے دیکھ لیا کہ کتنی جلدی ہم نے انہیں ٹریس کر لیا"۔۔۔۔۔۔۔ جاسٹی نے فخریہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے فون کے مائیک سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"ہیلو آرتھر اب میری ہدایات اچھی طرح سن لو۔ تم نے ان ہدایات پر عمل کرنا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ جاسٹی نے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔۔۔۔۔ آرتھر نے جواب دیا۔

"اس کوٹھی میں فوری طور پر ناٹ الیون گیس کے کم از کم دس کیپسول فائر کرا دو۔ اس کے بعد تمہارے آدمی اندر جائیں گے اور فورڈ کی بیٹی پریٹی کو باہر لے آئیں گے اور باقی وہاں موجود سب افراد کو گولیوں سے چھلنی کر دیا جائے گا۔ پریٹی کو واپس اس کی رہائش گاہ پر

چھوڑ دینا اور تمہارا کام ختم۔ لیکن خیال رکھنا کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے"......... جاسمی نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے فوراً رپورٹ دو میں تمہاری رپورٹ کی منتظر رہوں گی"۔ جاسمی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بہت خوب جاسمی واقعی تم اور تمہارا گروپ قابل داد کارکردگی کے مالک ہیں"........ بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے دیکھ لیا خود۔ اب بتاؤ اب رپورٹ لے کر تمہاری رہائش گاہ پر آنے والی بات تو ختم ہو گئی"........ جاسمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب جشن فتح منایا جائے گا جاسمی اور تم جانتی ہو کہ میں جشن کس طرح منانے کا عادی ہوں"........ بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا تو جاسمی بے اختیار ہنس پڑی۔ اس کا چہرہ مسرت سے گلنار ہو رہا تھا۔

"ویسے ایک بات تو بتاؤ بیروفین کیا اس گروپ کے خاتمے کا تمہیں بلیک تھنڈر سے کاشن ملا ہوا ہے یا تم اپنے طور پر یہ سب کچھ کر رہے ہو"۔ جاسمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اصل میں علی عمران کو ہیڈ کوارٹر نے باقاعدہ سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے۔ یعنی ایسی لسٹ میں جس میں درج ناموں کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن موجودہ حالات میں ہیڈ کوارٹر نے صرف اس کے خاتمے کی مشروط اجازت دی ہے کہ جب لیبارٹری کو خطرہ پیش آ جائے

تو اس کو ختم کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن میں نے اور فورڈ نے مل کر ذاتی طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ انہیں اس طرح ختم کیا جائے کہ ہم سامنے بھی نہ آئیں اور ان کا خاتمہ بھی ہو جائے اسی لئے رابرٹ گروپ کے ذریعے جہاز کریش کرا دیا گیا۔ لیکن یہ پھر بھی بچ نکلے"......... بیروفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پریٹی کو ان لوگوں نے کیوں اغوا کیا ہو گا"........ جاسمی نے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے ان کے ذہن میں یہ بات ہو کہ وہ اس سے فورڈ کے بارے میں معلومات حاصل کریں لیکن وہ معصوم لڑکی صرف اتنا جانتی ہے کہ اس کا باپ فورڈ ہے۔ باقی وہ اس کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتی"........ بیروفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں فورڈ کو بھی تو اطلاع دینی چاہیئے کہ اس کی بیٹی کو اس طرح اغوا کیا گیا ہے"........ جاسمی نے چونک کر کہا۔

"ابھی نہیں۔ جب پریٹی واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جائے گی اور یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو پھر"........ بیروفین نے جواب دیا اور جاسمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جاسمی نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس جاسمی بول رہی ہوں"........ جاسمی نے تیز لہجے میں کہا۔

"آرتھر بول رہا ہوں مادام"........ دوسری طرف سے آرتھر کی آواز سنائی دی چونکہ اس بار لاؤڈر کا بٹن آن تھا اس لئے آرتھر کی آواز میز کی

دوسری طرف کرسی پر بیٹھا ہوا بیروفین بھی بخوبی سن رہا تھا۔

"یس کیا رپورٹ ہے"........ جاسٹی نے پوچھا۔

"وکٹری مادام۔آپ کی ہدایات کے مطابق عمل کیا گیا ہے۔پرنٹی کو وہاں سے نکال کر اس کی رہائش گاہ پر پہنچا دیا گیا ہے اور کوٹھی میں موجود اس گروپ کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے"........ آرتھر نے جواب دیا۔

"گڈ"........ جاسٹی نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جناب سپر ایجنٹ بیروفین صاحب آپ کا مشن مکمل ہو گیا"۔ جاسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری اس کارکردگی کو دیکھ کر تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ میں تو خواہ مخواہ سپر ایجنٹ کہلاتا ہوں اصل سپر ایجنٹ تو تم ہو بہرحال آج رات جشن فتح منایا جائے گا۔بولو ابھی چلو گی یا شام کو آؤ گی"۔ بیروفین نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی میں نے کئی کام کرنے ہیں۔پھر جشن بھی تو رات کو ہی منایا جاتا ہے۔اس لئے ابھی جا کر کیا کروں گی۔شام کو ہی آؤں گی"۔جاسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔کے میں تمہارا شدت سے انتظار کروں گا گڈ بائی"۔ بیروفین نے کہا اور تیزی سے واپسی کے لئے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ بیروفین

کے باہر جانے کے بعد جاسٹی کرسی سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کونے میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔اس نے دروازہ کھولا اور عقبی کمرے میں پہنچ گئی۔یہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔اس نے دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر ایک الماری کے خفیہ خانے سے اس نے ایک جدید ساخت کا چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر کمرے کے درمیان موجود میز پر رکھ کر وہ اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ہیلو ہیلو جے۔ایس۔ون کالنگ اوور"........ جاسٹی نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس ایس۔ایچ۔اٹنڈنگ یو اوور"........ چند لمحوں بعد ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"ایس۔ایچ۔ون سے بات کرائیں اوور"........ جاسٹی نے کہا۔

"سپیشل کوڈ اوور"........ دوسری طرف سے اسی مشینی سی آواز نے جواب دیا۔

"ڈبل سٹار۔اوور"........ جاسٹی نے جواب دیا۔

"او۔کے اوور"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ایس۔ایچ۔ون اٹنڈنگ اوور"........ بولنے والے کے لہجے میں بے حد وقار تھا۔

"جاسٹی بول رہی ہوں باس اوور"......... جاسٹی نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ کیا بات ہے۔ کیسے کال کی ہے اوور"....... اس بار دوسری طرف سے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"باس بیروفین اور فورڈ نے مل کر پاکیشیائی علی عمران اور اس کے گروپ کے خلاف کام کیا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو رپورٹ دے دوں اوور"....... جاسٹی نے کہا۔

"بیروفین اور فورڈ نے عمران کے خلاف کیا مطلب میں سمجھا نہیں اوور"......... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اس عمران کے خلاف باس جس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور جسے مین ہیڈ کوارٹر نے سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے اوور"......... جاسٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا سمجھ گیا۔ لیکن کیوں۔ انہیں تو ایسی ہدایات نہیں دی گئی تھی اوور"........ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"بیروفین بتا رہا تھا کہ مین ہیڈ کوارٹر نے عمران کے خاتمے کی مشروط اجازت دے دی ہے اوور"........ جاسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں لیکن اس وقت جب وہ سپیشل لیبارٹری کے لئے خطرہ بنتے اور اس لیبارٹری کو ٹریس کرنا ہی ان کے لئے ناممکن ہے اور پھر اس کی حفاظت کے لئے تو علیحدہ گروپ ہے۔ بیروفین کو اگر کوئی ایسی اطلاع

ملتی کہ عمران اس لیبارٹری تک پہنچ رہا ہے تو اصول کے مطابق وہ اس کی اطلاع مجھے دینے کا پابند تھا۔ وہ خود کیوں سامنے آیا ہے اور پھر فورڈ کو تو قطعاً اس بارے میں کوئی ہدایت نہیں کی گئی تھی اوور"۔ ایس۔ ایچ۔ ون نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بہر حال اب تو اس گروپ کا خاتمہ بھی کیا جا چکا ہے اوور"۔ جاسٹی نے جواب دیا۔

"خاتمہ کیا جا چکا ہے۔ کس کا عمران کا۔ کیا کہہ رہی ہو اوور"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس اور یہ کام میرے گروپ نے کیا ہے بیروفین کے کہنے پر"........ جاسٹی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اوہ پوری تفصیل بتاؤ اوور"........ دوسری طرف سے انتہائی تیز لہجے میں کہا گیا تو جاسٹی نے بیروفین کے آنے سے لے کر آخر تک کی تمام کارروائی کی لفظ بلفظ تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ بیروفین نے سپر ایجنٹ ہونے کے باوجود حکم عدولی کی ہے اور فورڈ اپنی حماقت کی وجہ سے نظروں میں آگیا ہے اور تم بھی سن لو جاسٹی جب تمہیں معلوم ہو گیا تھا کہ عمران کے متعلق مشروط اجازت دی گئی ہے اور یہ شرط پوری نہیں ہوئی تو تمہیں بھی سیکشن ہیڈ کوارٹر کی اجازت کے بغیر کوئی کارروائی نہیں کرنی چاہئے تھی اوور"....... ایس۔ ایچ۔ ون نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جاسٹی کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔

"بب بب باس میں نے تو سپر ایجنٹ کے حکم کی تعمیل کی ہے۔ آپ نے خود ہی یہ قانون بنایا ہوا ہے کہ سپر ایجنٹ کے حکم کی تعمیل ہم سب پر لازم ہے اوور"......... جاسٹی نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس قانون کی وجہ سے تمہیں صرف وارننگ دی جاتی ہے۔ لاسٹ وارننگ۔ لیکن فورڈ اور بیروفین دونوں کو اس کی سزا ملے گی اور اگر آئندہ تم نے ایسی غلطی کی تو پھر تمہیں بھی سزا بھگتنی ہو گی اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جاسٹی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا زرد پڑا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔ ویسے اس کا جسم موت کے خوف سے پسینے میں بھیگ گیا تھا۔

"اوہ اوہ۔ شاید کوئی نیکی کام آ گئی ہے۔ ورنہ"......... جاسٹی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے دوبارہ الماری کے خفیہ خانے میں رکھ کر اس نے الماری بند کی اور ڈھیلے ڈھیلے قدموں سے واپس اپنے دفتر کی طرف چل پڑی۔

"اچھا ہوا میں نے کال کر دی۔ ورنہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بہرحال اپنے طور پر اس کا علم ہو جاتا تو پھر میری موت یقینی تھی"......... جاسٹی نے کہا اور دفتر میں جا کر وہ کرسی پر جیسے ڈھیری ہو گئی۔ ظاہر ہے اسے معلوم تھا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر اپنے احکامات پر کس قدر سختی سے اور کس قدر تیزی سے عمل کراتا ہے۔ اس لئے بیروفین اور فورڈ دونوں کا اب تک یا تو خاتمہ بھی ہو چکا ہو گا یا پھر چند منٹوں بعد بہرحال ہو جائے

گا۔ اس نے میز کی دراز سے شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکالی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور اسے منہ سے لگا کر لمبے لمبے گھونٹ لینے میں مصروف ہو گئی۔

مالکم نے کار جیسے ہی سٹی کالونی کی طرف موڑی ۔ اس کے قریب سے دو کاریں انتہائی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی آگے نکل گئیں اور ان میں سے ایک کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی کو دیکھ کر مالکم بے اختیار چونک پڑا ۔ وہ اس آدمی کو پہچانتا تھا ۔ اس کا نام ہیری تھا اور یہ جاسٹی گروپ کا فیلڈ انچارج تھا ۔ جاسٹی گروپ کے بارے میں بھی وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ گروپ مخبری کرنے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا ہے اور ولنگٹن کا سب سے تیز اور فعال گروپ سمجھا جاتا ہے جس کے مخبروں کا جال پورے ولنگٹن میں اس طرح پھیلا ہوا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ ولنگٹن کا ہر دوسرا شہری جاسٹی گروپ سے کسی نہ کسی طرح تعلق رکھتا ہے ۔ ان کاروں کے سٹی کالونی میں مڑنے سے اس کے ذہن میں بے اختیار عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھیں ۔ اس نے تیزی

سے کار آگے بڑھائی اور پھر عمران والی کوٹھی کی سائیڈ پر اس نے ہیری کی کار کھڑی دیکھ لی ۔ اس نے تیزی سے کار ایک سائیڈ پر روکی اور جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی ۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن دبا دیا ۔

"ہیلو ہیلو مالکم کالنگ اوور"...... مالکم نے تیز تیز لہجے میں کہنا شروع کر دیا ۔

"یس ولیم اٹنڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز سنائی دی ۔

"ولیم صاحب میں سٹی کالونی سے ہی بات کر رہا ہوں ۔ آپ کی کوٹھی کے گرد جاسٹی گروپ کے آدمی موجود ہیں اور یہ جاسٹی گروپ ولنگٹن کا سب سے تیز اور فعال گروپ ہے اور اس کا تعلق بھی بلیک تھنڈر سے بتایا جاتا ہے ۔ میں اس لئے رک گیا ہوں تاکہ میں ان کی نظروں میں نہ آسکوں اوور"...... مالکم نے جواب دیا ۔

"اوہ اچھا لیکن یہ کس قسم کا گروپ ہے میرا مطلب ہے کہ یہ گروپ کس قسم کی کارروائی میں ملوث رہتا ہے اوور" ۔ عمران نے پوچھا

"مخبری سے لے کر ہر قسم کے دھندے میں اور انتہائی خطرناک ترین گروپس میں سے ایک ہے اوور"...... مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اس کا انچارج کون ہے اور ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اوور" ۔

عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کی انچارج مادام جاسٹی ہے الپائن کلب کی مالکہ اوور"۔ مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو گروپ ہماری نگرانی کر رہا ہے۔ اس کا انچارج کون ہے۔ کتنے افراد ہیں یہ سب اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"دو کاریں تو میرے قریب سے گزری ہیں۔ چھ افراد تو میں نے ان میں دیکھے ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے علم نہیں ہے کہ اور کتنے افراد ہوں گے۔ ان کا انچارج ہیری ہے اوور"...... مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ اوور"...... عمران نے پوچھا تو مالکم نے پوری تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

"او۔کے تم وہیں رکو۔ میں اس گروپ کے خلاف کام کرتا ہوں۔ پھر میں تمہیں خود ہی کال کروں گا اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مالکم نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے معلوم تھا کہ ہیری اور اس کے ساتھی انتہائی منجھے ہوئے اور تربیت یافتہ افراد ہیں۔ اس لئے وہ آسانی سے قابو میں نہ آسکیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے عمران کا نام بھی سن رکھا تھا۔ وہ ابھی حال ہی میں فارن ایجنٹ مقرر ہوا تھا کیونکہ پہلے ایک فارن ایجنٹ ہلاک ہو گیا تھا۔ اس کی جگہ اسے رکھا گیا تھا۔ اس لئے یہ کیس

بطور فارن ایجنٹ اس کا پہلا کیس تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس کا کام تو عمران کے حکم کی تعمیل کرنا تھا کیونکہ چیف ایکسٹو نے اسے بھی حکم دیا تھا کہ وہ عمران کی مکمل امداد کرے۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے کے انتظار کے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی اور مالکم نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ولیم کالنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"یس مالکم اٹنڈنگ یو اوور"...... مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم اطمینان سے آسکتے ہو مالکم۔ ہیری اور اس کے سارے ساتھی ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں۔ باقی باتیں زبانی ہوں گی اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مالکم نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے سائیڈ سیٹ پر رکھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ ویسے اسے اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ تمام کام انتہائی خاموشی سے مکمل کر لیا گیا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہو سکی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار گیٹ کے سامنے جا کر روکی اور مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا تو پھاٹک کھلتا چلا گیا اور مالکم کار اندر لے گیا۔ اس نے پورچ میں جا کر کار روک دی اور نیچے اتر آیا۔

"آیئے عمران صاحب آپ کے منتظر ہیں"...... برآمدے میں موجود عمران کے ایک ساتھی نے کہا اور مالکم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کے ساتھ چلتا ہوا ایک تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ جہاں

عمران موجود تھا اور اس کے ساتھ ہی فرش پر ہیری اور اس کے آٹھ ساتھی بھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"آپ نے کمال کر دیا عمران صاحب۔ یہ تو انتہائی تیز اور فعال گروپ ہے۔ مگر آپ نے انتہائی خاموشی سے سارا کام مکمل کر لیا ہے"...... مالکم نے تہہ خانے میں داخل ہوتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کام وہی اچھا ہوتا ہے جو خاموشی سے کیا جائے۔ ویسے تم نے اطلاع دے کر ہمیں ایک بڑی پریشانی سے بچا لیا ہے۔ کیونکہ جاسٹی گروپ کے یہاں تک پہنچ جانے اور پھر اس کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہونے کا مطلب ہے کہ پریٹی کے اغوا کا علم فورڈ کو ہو چکا ہے اور یہ لوگ پریٹی کے پیچھے یہاں تک پہنچے ہیں۔ اس لئے اب ہمیں فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر کی مدد سے فورڈ کے اڈے کو ٹریس کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اب یہ خود ہی سب کچھ بتائیں گے۔ تم ہمیں صرف یہ بتا دو کہ ان میں سے ہیری کا اسسٹنٹ کون ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ہیری کا اسسٹنٹ ہے راجر"۔ مالکم نے ایک بے ہوش آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"صفدر تم خاور کے ساتھ جا کر باہر موجود ان کی کاریں اندر لے آؤ اور کاروں کی مکمل تلاشی لو اور اسلحے کے علاوہ جو سامان بھی ہو وہ یہاں لے آؤ"...... عمران نے اپنے ساتھی صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور

صفدر باہر کی طرف مڑ گیا۔

"تنویر تم ہیری اور اس کے اسسٹنٹ راجر دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر باندھ دو"...... عمران نے دوسرے ساتھی سے کہا اور پھر عمران کے دوسرے ساتھی اس کی ہدایات پر عمل کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اسی لمحے عمران کا ایک اور ساتھی اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ یہ سپیشل ٹیلی ویو عمارت کی عقبی طرف موجود تھا"...... عمران کے ساتھی نے جس کا نام کیپٹن شکیل تھا اندر آتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ لوگ اس طرح کام کر رہے تھے"...... عمران نے ٹیلی ویو بٹن کیپٹن شکیل کے ہاتھوں سے لیتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور اس کا ساتھی خاور اندر داخل ہوئے۔ صفدر کے ہاتھ میں ایک ٹرانسمیٹر اور ایک چھوٹی سی مشین تھی جس کے درمیان چھوٹی سی سکرین موجود تھی۔

"عمران صاحب یہ سپیشل ٹیلی ویو کا رسیور بھی کار میں موجود تھا"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں کیپٹن شکیل اس کا بٹن پہلے ہی تلاش کر چکا ہے۔ اگر مالکم ہمیں اطلاع نہ کرتا تو ہم واقعی ٹریپ کر لئے گئے تھے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب اس سپیشل ٹیلی ویو کی موجودگی میں تو مالکم صاحب کی کال بھی رسیور پر سنی گئی ہو گی۔ اس کے باوجود یہ لوگ

مطمئن تھے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"یہ ساؤنڈ لیس ٹیلی ویو ہے۔اس میں آواز کچھ نہیں کی جا سکتی صرف تصویریں دیکھی جا سکتی ہیں"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مالکم کیا یہ ہیری براہ راست جاسٹی سے بات کرتا ہے یا درمیان میں کوئی اور سلسلہ بھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ہیڈ کوارٹر انچارج آرتھر ہے۔یہ تمام گروپ آرتھر کو ہی رپورٹ دیتا ہے اور پھر آرتھر ہی جاسٹی سے بات کرتا ہے اور جو ہدایات وہ دے۔وہ آرتھر ہیری کو دے دیتا ہے"...... مالکم نے جواب دیا۔

"تنویر اس ہیری کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے تنویر سے کہا۔

"تنویر صاحب ایک منٹ"...... اچانک مالکم نے ہاتھ اٹھا کر تنویر کو روکتے ہوئے کہا تو تنویر رک گیا اور حیرت سے مالکم کی طرف دیکھنے لگا۔جب کہ عمران اور دوسرے ساتھی بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"عمران صاحب یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے اور مجھے یہ لوگ پہچانتے ہیں۔اس لئے اگر میں ان کے سامنے آگیا اور یہ لوگ کسی بھی طرح بچ نکلے تو پھر میری جان کو ہر لمحہ خطرہ ہی رہے گا۔اگر میرا یہاں مزید کام ہو تو میں کسی دوسرے کمرے میں رک جاتا ہوں اور اگر نہ ہو تو پھر مجھے اجازت دے دیں"...... مالکم نے کہا۔

"تم وہ "ایچ وی ایس" مشین اور نقشہ لے آئے ہو"۔عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں کار میں موجود ہے"...... مالکم نے جواب دیا۔

"او۔کے تم یہ مشین اور نقشہ صفدر کے حوالے کر دو اور پھر واپس چلے جاؤ"...... عمران نے کہا تو مالکم سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔صفدر اس کے ساتھ ہی تہہ خانے سے باہر آیا تھا۔مالکم نے کار کی ڈگی میں موجود مشین کا ڈبہ اٹھا کر صفدر کے حوالے کر دیا۔

"اس کے اندر نقشہ بھی موجود ہے"...... مالکم نے صفدر سے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مالکم کار میں بیٹھا اور کار کو ٹرن دے کر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔چند لمحوں بعد وہ سٹی کالونی سے نکل کر تیزی سے اپنے دفتر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

الپائن کلب کی عمارت خاصی وسیع اور شاندار تھی۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے مسلسل کاریں اندر آجا رہی تھیں۔ ایک سیاہ رنگ کی کار کمپاؤنڈ گیٹ کے قریب ایک سائیڈ پر رکی تو کار کے دروازے کھلے اور اس میں سے جولیا اور تنویر باہر آگئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خاور تھا۔

"تم عقبی گلی کے کنارے پر کار لے جاؤ"...... جولیا نے سٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے خاور سے مخاطب ہو کر کہا اور خاور نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

"آؤ تنویر"...... جولیا نے تنویر سے کہا اور تیزی سے کمپاؤنڈ گیٹ کراس کر کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ تنویر اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ وہ دونوں ایکریمین میک اپ میں تھے۔ مین گیٹ کراس کر کے وہ ہال میں داخل ہوئے اور پھر سائیڈ پر بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہال عورتوں اور مردوں سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔ لیکن وہاں

عام کلبوں جیسا شور شرابہ قطعاً نہ تھا۔ ہال میں موجود افراد کی زیادہ تر تعداد اپنے چہروں اور لباس سے اعلیٰ طبقے کی نمائندگی کرتے تھے۔ کاؤنٹر پر دو خوبصورت مقامی لڑکیاں موجود تھیں۔

"مادام جاسٹی سے کہو کہ "ایس ایچ" سے لوزین اور مائیکل آئے ہیں اور فوراً ملنا چاہتے ہیں"...... جولیا نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جی۔ کیا فرمایا۔ کہاں سے"...... لڑکی نے چونک کر کہا۔

"ایس ایچ اور سنو تم نے صرف بات دوہرانی ہے اور بس"۔ جولیا کا لہجہ مزید خشک ہو گیا تھا۔

"یس میڈم"۔ لڑکی نے جواب دیا اور کاؤنٹر پر موجود ایک انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے مارگریٹ بول رہی ہوں جناب۔ کاؤنٹر پر ایک خاتون اور ایک صاحب آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ مادام سے ملنا چاہتے ہیں اور "ایس ایچ" سے آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے نام لورین اور مائیکل بتائے ہیں"...... لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے دوسری طرف سے جواب سن کر کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"مینجر صاحب سے بات کر لیجئے۔ وہی آپ کو مادام سے ملوا سکتے ہیں"...... لڑکی نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اس کے ہاتھوں سے لے لیا۔

"یس لورین بول رہی ہوں"........ جولیا کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"مادام تو کلب میں موجود نہیں ہیں۔آپ اپنا پتہ اور فون نمبر بتا دیں۔جیسے ہی وہ تشریف لائیں گی آپ کا پیغام ان تک پہنچا دیا جائے گا اور وہ خود آپ سے رابطہ کر لیں گی"........ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آپ تو دفتر میں موجود ہیں۔اگر آپ ذمہ دار آدمی ہیں تو پھر آپ سے بھی ملا جا سکتا ہے۔ہم نے صرف ایک پیغام دینا ہے اور بس"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ تشریف لے آیئے۔رسیور کاؤنٹر گرل کو دے دیجئے"........ دوسری طرف سے منیجر نے کہا اور جولیا نے رسیور لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر"........ لڑکی نے رسیور لے کر کہا۔

"بہتر سر"........ لڑکی نے دوسری طرف سے کی جانے والی بات سن کر کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے آدمی کو بلایا جس کے سینے پر سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

"انہیں منیجر صاحب کے کمرے میں لے جاؤ"........ کاؤنٹر گرل نے جولیا اور تنویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس آدمی سے کہا۔

"آیئے جناب"........ سپروائزر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جولیا اور تنویر اس کے پیچھے چلتے ہوئے بائیں ہاتھ پر ایک راہداری میں مڑ گئے تھوڑی دیر بعد وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔جس پر

آرنلڈ کا نام اور منیجر کے عہدے کی پلیٹ موجود تھی۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ"........ جولیا نے سپروائزر سے کہا اور سپروائزر سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"فوری ایکشن"........ جولیا نے تنویر کی طرف گردن گھماتے ہوئے کہا اور تنویر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔جولیا نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔

"یس کم ان"........ اندر سے وہی آواز سنائی دی جو جولیا نے فون پر سنی تھی اور جولیا نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔یہ ایک خاصا بڑا اور شاندار انداز میں سجا ہوا دفتر تھا۔میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا جو شکل و صورت سے ہی خالصتاً کاروباری آدمی لگتا تھا۔

"تشریف لایئے جناب۔میرا نام آرنلڈ ہے اور میں کلب کا منیجر ہوں"...... اس ادھیڑ عمر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا لیکن جولیا نے اندر داخل ہوتے ہی قدم سست کر دیئے جب کہ تنویر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے مصافحے کے لئے بڑھا ہوا منیجر کا ہاتھ تھام لیا۔دوسرے لمحے منیجر کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر سائیڈ پر ایک دھماکے سے جا گرا اور وہیں لوٹ پوٹ سا ہونے لگا۔تنویر نے اس سے ہاتھ ملاتے ہی اپنے بازو کو تیزی سے قوس کی صورت میں گھما دیا تھا اور یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ نہ صرف منیجر اچھل کر سائیڈ پر جا گرا تھا بلکہ اس کا وہ

بازو بھی کندھے سے اتر گیا تھا جو اس نے مصافحے کے لئے بڑھایا تھا۔ تنویر نے پلک جھپکنے میں جھک کر منیجر کو گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اس نے اسے ایک طرف پڑے ہوئے صوفے پر بٹھا دیا۔ منیجر کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ منیجر سنبھلتا۔ تنویر نے اس کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر بازو کو مخصوص انداز میں گھمایا تو کمرہ ایک بار پھر منیجر کی چیخ سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی کڑک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور منیجر اس بار جھٹکا کھا کر گھوما اور نیچے قالین پر گر کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ اس کا دوسرا بازو بھی کاندھے سے اتر چکا تھا۔ جولیا نے مڑ کر دروازے کو اندر سے لاک کر دیا تنویر نے ایک بار پھر جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور دوبارہ صوفے پر پھینک دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ اور اس سے معلوم کرو کہ مادام جاسٹی کہاں ہے"...... جولیا نے کہا تو تنویر نے ایک ہاتھ سے منیجر کا سر پکڑ کر اسے صوفے کی پشت سے دبایا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے گال پر پے در پے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند تھپڑ کھانے کے بعد منیجر چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کی حالت بے حد خستہ ہو رہی تھی۔

"کہاں ہے جاسٹی۔ فوراً بتا دو ورنہ ابھی گردن توڑ دوں گا"۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ اس نے ہاتھ اس کی گردن پر رکھ کر انگوٹھے پر دباؤ ڈال دیا۔

"وہ۔ وہ۔ اپنی رہائش گاہ پر ہیں"...... منیجر نے رک رک کر بتایا۔

"کہاں ہے رہائش گاہ پوری تفصیل سے پتہ بتاؤ"...... تنویر نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"ٹام روڈ پر سرخ رنگ کی عمارت۔ جاسٹی ہاؤس۔ نمبر ایکس سی ون"...... منیجر نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ"...... تنویر نے پوچھا تو منیجر نے نمبر بتا دیا۔

"اس کی رہائش گاہ پر کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں"۔ اس بار جولیا نے سوال کیا۔

"سات مسلح افراد ہیں اور تلاشی کے بغیر کوئی اندر نہیں جا سکتا اور مادام بغیر وقت دیئے کسی کو نہیں ملتیں"...... منیجر نے جواب دیا۔ تو تنویر نے جولیا کی طرف دیکھا اور جولیا کے سر ہلانے پر تنویر نے اپنے اسی ہاتھ کو جو اس نے منیجر کے سر پر رکھا ہوا تھا مخصوص انداز میں گھما دیا۔ کٹک کی آواز کے ساتھ ہی منیجر کے حلق سے بھینچی بھینچی سی چیخ نکلی اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"اسے اٹھا کر صوفے کے پیچھے ڈال دو"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے تین فون سیٹ کے رسیور اٹھا کر میز پر رکھ دیئے اور چوتھا انٹر کام کا رسیور بھی اس نے میز پر رکھا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تنویر نے منیجر کی لاش کو اٹھا کر صوفے کے پیچھے اس طرح ڈال دیا کہ جب تک صوفہ نہ ہٹایا جاتا منیجر کی لاش دستیاب نہ ہو سکتی تھی اور پھر وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر آ گئے۔ البتہ جولیا نے باہر موجود ایک کارڈ کو پلٹ دیا۔ اب کارڈ

پر نو ڈسٹربنس لکھا ہوا سامنے آ گیا تھا اور پھر دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب سے باہر آ گئے۔

"خاور کی طرف چلتے ہیں"...... جولیا نے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ عمارت کے اختتام پر سائیڈ روڈ تھا۔ وہ اس پر گھوم گئے اور چند لمحوں بعد وہ خاور کی کار تک پہنچ گئے۔

"کیا ہوا آپ اس طرف سے آ رہے ہیں"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ مادام جاسٹی اپنی رہائش گاہ پر ہے۔ ٹام روڈ پر سرخ رنگ کی عمارت"...... جولیا نے دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا جب کہ تنویر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

"اوہ پھر تو عمران صاحب سے بات کرنی چاہئے"...... خاور نے کار کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیوں عمران سے کیوں بات کرنی چاہئے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے جھک کر کہا۔

"عمران صاحب نے مادام جاسٹی کو اغوا کر کے رہائش گاہ پر لے آنے کی ہدایت اس لئے دی تھی کہ کلب کے دفتر میں تفصیلی پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی۔ اب جب کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر ہے تو پھر اسے وہاں سے اغوا کر کے لے جانا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہو گا۔ وہیں اس کی رہائش گاہ پر ہی اس سے پوچھ گچھ ہو سکتی ہے"...... خاور نے کہا۔

"ہاں تم ٹھیک کہتے ہو۔ کسی پبلک فون بوتھ کے قریب کار روک دو میں عمران سے بات کرتی ہوں"...... جولیا نے خاور کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن مس جولیا ایک بات کا دھیان رکھیں یہ جاسٹی بلیک تھنڈر کی ایجنٹ ہے اور اس مینجر کی لاش زیادہ دیر تک چھپی نہیں رہ سکتی۔ اس لئے اگر ہم نے وقت ضائع کیا تو وہ غائب بھی ہو سکتی ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"اوہ تمہاری بات بھی درست ہے۔ ٹھیک ہے پہلے اس پر قابو پا لیں پھر وہاں سے عمران کو فون کر لیں گے"...... جولیا نے کہا اور اس بار خاور نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار اس سرخ عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ خاصی بڑی عمارت تھی۔

"میرا خیال ہے کہ عقبی طرف سے اندر چلنا چاہئے"...... خاور نے کار روکتے ہوئے کہا۔

"نہیں وقت ضائع ہو گا۔ ہمارے پاس سائیلنسر لگے مشین پسٹل ہیں ہم فائرنگ کرتے ہوئے اس تک جلدی اور آسانی سے پہنچ جائیں گے"۔ تنویر نے اپنی فطرت کے عین مطابق کہا۔

"اوکے پھر تم ہی اس ریڈ کو لیڈ کرو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ"...... تنویر نے خوش ہو کر کہا اور کار سے نیچے اتر گیا۔

"خاور کار کو پارکنگ میں روکو ورنہ ابھی پولیس آ جائے گی"۔ جولیا

نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جولیا کے نیچے اترتے ہی اس نے کار آگے بڑھا دی اور پھر کافی آگے جا کر اس نے اسے پارکنگ کے لئے مخصوص جگہ پر روکا اور نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور واپس جولیا اور تنویر کی طرف آنے لگا۔ جو اس کے انتظار میں کھڑے ہوئے تھے۔ سڑک کراس کر کے وہ عمارت کے گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ تنویر نے کال بیل بٹن پر انگلی رکھی اور کچھ دیر رکھ کر اسے ہٹایا۔

"کون ہے"....... ستون میں نصب جالی سے ایک کرخت مردانہ آواز سنائی دی۔

"مادام سے کہو کہ "ایس ایچ" سے مائیکل لورین اور جیری آئے ہیں اٹ از ایمرجنسی"....... تنویر نے انتہائی سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ"....... وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو کون ہے"....... چند لمحوں بعد اسی جالی سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مائیکل فرام "ایس ایچ" میرے ساتھ مس لورین اور جیری ہیں۔ آپ سے ایک اہم پوائنٹ پر بات کرنی ہے"....... تنویر نے کہا۔

"او۔ کے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سائیڈ پھاٹک کھل گیا۔ تو وہ تینوں اندر داخل ہوئے۔ پھاٹک کی سائیڈ پر دو مسلح افراد بڑے چوکنا انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔

"آپ کے پاس جو ہتھیار ہیں وہ پلیز یہاں دے دیں واپسی پر مل جائیں گے"....... ایک مسلح دربان نے ان تینوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا"....... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک ریوالور نکال کر ان مسلح افراد کی طرف بڑھا دیا۔ خاور نے بھی اس کی پیروی کی۔ جب کہ جولیا خاموش کھڑی رہی۔

"آگے راہداری میں سکریننگ ہو گی جناب اس لئے"....... محافظ نے ریوالور لیتے ہوئے کہا۔

"ہم یہاں حملہ کرنے تو نہیں آئے کہ باقاعدہ مسلح ہو کر آتے۔ یہ ریوالور تو روٹین میں ساتھ رہتے ہیں"....... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میرا تو فرض تھا کہ آپ کو اطلاع دوں"۔ محافظ نے جواب دیا تو تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جولیا اور خاور بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔ برآمدے میں تین مسلح افراد موجود تھے۔ ان میں سے ایک نے برآمدے کے درمیان موجود ایک دروازہ کھول دیا۔ اندر ایک راہداری تھی جس کے آخر میں ایک اور بند دروازہ نظر آ رہا تھا۔

"تشریف لے جائیے سر"....... اس مسلح محافظ نے کہا۔

"لیکن ہمارے پاس خنجر تو ہیں کیا خنجر بھی چیک ہوں گے"۔ اچانک تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال

دیا۔

"یس سر وہ ہمیں دے دیں"...... مسلح محافظ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔کے"...... تنویر نے کہا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی کریک کریک کی آوازیں ابھریں اور وہ تینوں چیختے ہوئے نیچے گر گئے۔

"ارے کیا ہوا تمہیں۔ کیا ہوا"...... تنویر نے چیخ کر کہا۔ اس کا سائیلنسر لگا مشین پسٹل بجلی کی سی تیزی سے واپس جیب میں چلا گیا تھا۔

"کیا ہوا"...... پھاٹک کے قریب موجود دونوں مسلح افراد چیختے ہوئے برآمدے کی طرف دوڑ پڑے۔

"یہ اچانک گر گئے ہیں"...... تنویر نے مڑ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ ایک بار پھر جیب سے باہر آیا اور ایک بار پھر کریک کریک کی آوازیں سنائی دیں اور دوڑ کر برآمدے کی طرف آتے ہوئے دونوں مسلح محافظ چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔

"آؤ اب"...... تنویر نے دروازہ کھول کر اندر راہداری کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چھت میں موجود بلبوں کا نشانہ لے کر ان پر فائر کرنا شروع کر دیا۔ جولیا اور خاور نے بھی فائرنگ شروع کر دی اور وہ تینوں دوڑتے ہوئے راہداری کے دوسرے سرے پر پہنچ گئے۔ دوڑتے دوڑتے تنویر نے پوری قوت سے لکڑی کے دروازے پر کاندھے کی زوردار ضرب لگائی اور بند دروازہ ایک دھماکے

سے کھل گیا اور تنویر اچھل کر دوسری طرف گیا۔ اس کے پیچھے جولیا اور خاور بھی باہر آ گئے اور اس کے ساتھ ہی تنویر کے مشین پسٹل نے ایک بار پھر گولیاں اگلنی شروع کر دیں اور دوسری طرف موجود دو مسلح محافظ چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ آگے ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ جس کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ وہ تینوں سمجھ گئے کہ اس دروازے کے پیچھے مادام جاسٹی موجود ہو گی۔ تنویر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے دروازے پر زور سے دستک دی۔

"کون ہے"...... سائیڈ پر لگی ہوئی جالی سے مادام جاسٹی کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل، لورین اور جیری فرام "ایس ایچ"...... تنویر نے جواب دیا۔

"او۔کے"...... مادام جاسٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازے کے اوپر جلتا ہوا سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا اور دروازہ آٹو میٹک انداز میں کھلتا چلا گیا۔ تنویر خاموشی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جولیا اور خاور بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک نوجوان اور سمارٹ عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی تیز نظریں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"بیٹھو"...... اس عورت نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی

کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے"...... تنویر نے مصافحے کے انداز میں ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور مادام جاسٹی نے بھی لاشعوری طور پر اس سے مصافحے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر سائیڈ سے ہوتی ہوئی نیچے قالین پر گری اور اس کے ساتھ ہی تنویر کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی جاسٹی ایک اور چیخ مار کر یکلخت ساکت ہو گئی۔

"خاور اب باہر جا کر جو نظر آئے اسے گولیوں سے اڑا دو"۔ تنویر نے مڑ کر خاور سے کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"گڈ تمہارا انداز واقعی لیڈرانہ ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس طرح کام کرنے میں لطف بھی آتا ہے۔ عمران کی طرح بھاگ دوڑ، نگرانی، معلومات، منصوبہ بندی مجھے قطعی پسند نہیں ہے"...... تنویر نے کہا۔

"عمران کا اپنا انداز ہے اور تمہارا اپنا۔ لیکن ایسے حالات میں تمہارا انداز زیادہ بہتر ثابت ہوتا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ مسرت کی شدت سے گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"اب کیا پروگرام ہے کار میں ڈال کر لے چلیں اسے یا آپ عمران کو فون کریں گی"...... تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے اسے لے ہی جایا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ یہ عجیب

سا مکان ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی وقت کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے"۔ جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر مادام جاسٹی کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ کمرے سے باہر آگیا جولیا بھی اس کے پیچھے ہی باہر آگئی۔ اسی لمحے خاور واپس آتا دکھائی دیا۔

"وہی سات افراد تھے اور ساتوں ہی ختم ہو چکے ہیں"...... خاور نے کہا۔

"تم جا کر کار اندر لے آؤ خاور۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اسے ساتھ ہی لے جائیں۔ یہاں کسی بھی وقت کوئی گڑبڑ ہو سکتی ہے"...... جولیا نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے مس جولیا یہ اچھا فیصلہ ہے"...... خاور نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں مادام جاسٹی سمیت پھاٹک کے قریب پہنچ گئے۔ اسی لمحے پھاٹک کی دوسری طرف سے کار کی آواز سنائی دی تو جولیا نے پھاٹک کا کنڈہ ہٹایا اور اسے کھول دیا۔ تنویر ایک طرف ہٹ گیا تھا۔ خاور کار اندر لے آیا تو جولیا نے پھاٹک بند کر دیا۔ تنویر نے عقبی سیٹ کا دروازہ کھولا اور مادام جاسٹی کو دونوں سیٹوں کے درمیان لٹا کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھ چکی تھی اور خاور نے کار کو آگے بڑھا کر اسے ٹرن دے کر پھاٹک کی طرف موڑا تو تنویر نے اس دوران پھاٹک کھول دیا اور خاور کار باہر لے گیا۔ تنویر نے پھاٹک بند کیا۔ اس کا کنڈہ لگایا اور پھر سائیڈ گیٹ

سے باہر آکر اس نے اسے باہر سے بند کیا اور پھر باہر رکی ہوئی کار کا
عقبی دروازہ کھول کر وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی خاور
نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

عمران نے کار ایک بڑے سے کمرشل پلازہ کی مخصوص پارکنگ
میں روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھ صفدر بھی
کار سے نیچے اتر آیا۔ کار لاک کر کے اور پارکنگ بوائے سے ٹوکن لے
کر وہ دونوں پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے ۔ دونوں ہی
ایکریمین میک اپ میں تھے۔

"کیا وہ مخبر یہاں کمرشل پلازہ میں رہتا ہے"........ صفدر نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"رہتا نہیں ہے یہاں کام کرتا ہے"....... عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا اور صفدر بھی مسکرا دیا۔ لفٹ کے ذریعے وہ چوتھی
منزل پر پہنچ گئے ۔ جہاں ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے دفاتر تھے ۔ ایک
کمرے کے دروازے پر اسسٹنٹ مارکیٹنگ مینیجر کی پلیٹ لگی ہوئی تھی
عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ

تھا۔ جس میں چار میزیں لگی ہوئی تھیں جن پر مختلف افراد بیٹھے اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ ایک طرف اندھے شیشے کا کیبن بنا ہوا تھا جس کے باہر کاؤنٹر کے پیچھے ایک مقامی لڑکی موجود تھی۔

"جونی کو کہو کہ پرنس آف ڈھمپ کے آدمی آئے ہیں"...... عمران نے اس لڑکی کے پاس جا کر کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب"...... لڑکی نے حیران ہو کر کہا۔

"پرنس چارمنگ کا جدید نام ہے"...... عمران نے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار مسکرا دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"سر دو صاحبان آئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ وہ پرنس آف ڈھمپ کے آدمی ہیں"...... لڑکی نے کہا۔

"جی۔ جی سر۔ پرنس آف ڈھمپ ہی کہا ہے انہوں نے"۔ لڑکی نے دوسری طرف سے جواب سن کر عمران اور صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے چند لمحے رک کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تشریف لے جائیے جناب باس آپ کے منتظر ہیں"...... لڑکی نے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی حیرت کے تاثرات تھے۔

"ویسے آپ بھی کسی پرنسز سے کم نہیں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے لڑکی سے کہا اور دروازہ کھول کر کیبن میں داخل ہو گیا۔ لڑکی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ صفدر

عمران کے پیچھے تھا۔ کیبن خاصا بڑا تھا۔ اس کے آخری حصے میں ایک میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر لیکن مضبوط جسم اور چوڑے چہرے والا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"تشریف رکھیے۔ آپ نے واقعی پرنس آف ڈھمپ کا نام لیا ہے"...... اس آدمی نے غور سے عمران اور صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ نہ ہی کرسی سے اٹھا تھا اور نہ اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا۔

"اگر مجھے معلوم ہوتا کہ پرنس آف ڈھمپ بیچارے کا نام اس قدر حقیر ہے کہ گرانڈ جونی اٹھ کر استقبال کرنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہے تو میں اس نام کی بجائے علی عمران کہہ دیتا"...... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا جونی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم۔ عمران۔ خوب۔ اوہ سوری مجھے دراصل توقع ہی نہ تھی کہ تم اس طرح اچانک بھی آ سکتے ہو"...... جونی نے کہا اور جلدی سے میز کے پیچھے سے نکل کر عمران کے گلے سے چمٹ گیا۔

"ارے ارے اب تو کوئی تیسرا نام لینا پڑے گا۔ مثلاً جینی"۔ عمران نے کہا تو جونی بے اختیار ہنستا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

"اب اگر یہ نام لیا تو شوٹ کر دوں گا سمجھے۔ پچھلی بار تم نے اسے نجانے کیا پٹی پڑھا دی کہ مجھے چار دن تک کمرے سے باہر سونا پڑا"...... جونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ کیوں کیا کمرے میں گرمی زیادہ ہو گئی تھی"........ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور جونی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اس قدر گرمی کہ جہنم بن گیا تھا۔ جینی اس طرح بگڑی تھی کہ بس کچھ نہ پوچھو اور میں نے بھی کمرے سے باہر ہوتے ہوئے تمہیں ایک لمحے میں ایک ہزار گالیاں دی تھیں"...... جونی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ سب صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"کیا تمہارا یہ کمرہ محفوظ ہے"........ عمران نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"محفوظ۔ اوہ اچھا ایک منٹ"...... جونی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"راشیل اب جب تک میں نہ کہوں۔ تم نے یہی سمجھنا ہے کہ میں دفتر میں موجود نہیں ہوں"........ جونی نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کے کناروں پر لگے ہوئے بہت سے بٹنوں میں سے دو بٹن پریس کر دیئے اور خود واپس آ کر اسی صوفے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے"....... جونی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فورڈ کو جانتے ہو۔ گنجے سر اور بڑی بڑی مونچھوں والا فورڈ"۔ عمران نے کہا تو جونی چونک پڑا۔

"ہاں کیوں"....... جونی کے لہجے میں تشویش تھی۔

"اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ اس کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے۔ لیکن میں نے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس کا عہدہ کیا ہے"......... عمران نے کہا۔

"وہ ولنگٹن سب سیکشن کا انچارج ہے"........ جونی نے جواب دیا۔

"صرف ولنگٹن سب سیکشن کا"......... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور یہ بات حتمی ہے"....... جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بیروفین بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہے۔ اس کا فورڈ سے کیا تعلق ہے"......... عمران نے پوچھا۔

"دونوں گہرے دوست ہیں"........ جونی نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران خاموش ہو گیا۔

"تم مجھے اصل مسئلہ بتاؤ۔ تم کیا جاننا چاہتے ہو"......... جونی نے عمران کو خاموش دیکھ کر کہا۔

"میرے ملک سے ایک سائنس دان کو بیروفین نے اغوا کیا پھر اس سائنس دان کا فارمولا پراسرار انداز میں وہاں سے اڑا لیا گیا۔ میں اس سائنس دان اور اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے آیا ہوں پہلے میرا خیال تھا کہ فورڈ کا تعلق بلیک تھنڈر کے کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر سے ہو گا۔ وہ وہاں کسی اہم عہدے پر ہو گا۔ اس لئے اس سے لیبارٹری کا پتہ چل جائے گا۔ جہاں وہ سائنس دان ہے۔ میں نے اس کی بیٹی کو اغوا کر لیا۔ میں سمجھا تھا کہ اسے فورڈ کے بارے میں

تفصیلات معلوم ہوں گی لیکن وہ ایک عام سی معصوم لڑکی ہے۔ اسے اپنے ڈیڈی کے بارے میں کچھ پتہ نہیں۔ اس کی بیوی جنیڈا ملک سے باہر ہے۔ چنانچہ میں نے اس کی بیٹی کو واپس بھجوا دیا ہے۔ اسی دوران یہاں کے ایک جاسٹی گروپ نے ہماری رہائش گاہ پر ریڈ کرنے کی کوشش کی لیکن میں نے انہیں پکڑ لیا اور پھر میں نے اپنے طور پر جاسٹی کو یہ یقین دلا دیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ختم ہو چکی ہے۔ لیکن اپنے ساتھیوں کو جاسٹی کو اغوا کرنے کے لئے بھجوا دیا ہے اور میں خود یہاں تمہارے پاس آگیا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم بلیک تھنڈر کے پائے کی تنظیموں کے بارے میں مخبری کا دھندہ اونچے پیمانے پر کرتے ہو۔ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں اس بارے میں علم ہو۔ لیکن اب تمہارے اس جواب نے کہ فورڈ صرف سب سیکشن کا انچارج ہے۔ سارا معاملہ ہی ٹیڑھا کر دیا ہے۔ اب فورڈ کے پیچھے جانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے"......... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جاسٹی کو تم نے اغوا کرا لیا ہے یا ابھی کرانا ہے"......... جونی نے کہا۔

"میرے ساتھی اسے اغوا کرنے کے لئے اس کے کلب گئے ہوئے ہیں۔ کیوں"......... عمران نے پوچھا۔

"اگر جاسٹی تمہارے ہاتھ آ جائے تو تمہارا مسئلہ حل ہو سکتا ہے"......... جونی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب کیا جاسٹی کوئی خاص چیز ہے"......... عمران نے حیران

ہو کر کہا۔

"خاص الخاص سمجھو۔ ولنگٹن میں وہ واحد عورت ہے۔ جسے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں سب سے زیادہ علم ہے اس لئے کہ جاسٹی پہلے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں کام کر چکی ہے۔ وہ سیکشن چیف کی فرینڈ رہی ہے پھر اسے ایک جلدی بیماری ہو گئی اور اسے واپس بھجوا دیا گیا۔ تم خود جانتے ہو کہ بلیک تھنڈر کس قدر بااصول تنظیم ہے اور اصول کے تحت جاسٹی کو واپس بھجوانے کی بجائے اسے گولی مار دینی چاہئے تھی لیکن اس کی بجائے صرف اتنا کیا گیا کہ اس کے دماغ کا خصوصی آپریشن کر کے اس کی سابقہ یادداشت سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع اور اس کی تفصیلات کے بارے میں ختم کر دی گئی"......... جونی نے جواب دیا تو عمران بڑی حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"یہ سب باتیں تمہیں کیسے معلوم ہوئی ہیں"......... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جونی بے اختیار ہنس پڑا۔

"کہیں تم یہ تو نہیں سوچ رہے کہ میرا اپنا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے"......... جونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی میں یہی سوچ رہا ہوں بلکہ میں تو سوچ رہا ہوں کہ کہیں تم ہی تو سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف نہیں ہو"......... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جونی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں نے جس قدر گہری بات تمہیں بتائی ہے۔ اس کے بعد تو تمہیں واقعی ایسا ہی سوچنا چاہئے تھا۔ لیکن میرا کوئی تعلق اس تنظیم

سے نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس ڈاکٹر نے جاسٹی کا آپریشن کر کے اس کی یادداشت ختم کی تھی۔ وہ میرا دوست تھا۔ اس نے مجھے اس بارے میں تفصیلات بتائی تھیں۔ اسے فوت ہوئے دو سال گزر چکے ہیں"...... جونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جاسٹی کا رابطہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف سے ابھی تک ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ظاہر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ چیف یہاں اس کے پاس آتا جاتا رہتا ہو یا اسے وہاں اپنے پاس بلوا لیتا ہو۔ کیونکہ اکثر جاسٹی طویل عرصے کے لئے اچانک غائب ہو جاتی ہے۔ ویسے ایک بات بتا دوں۔ مجھے تمہارے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے لیکن جاسٹی کو کسی صورت میں کم نہ سمجھنا۔ ہاں اگر جاسٹی تمہارے ہاتھ نہ آسکے تو پھر تمہارا کام صرف ایک صورت میں ہو سکتا ہے کہ پیکارڈ کلب کے مالک پیکارڈ کی حسین و جمیل بیٹی لزا کو اغوا کرا کر اس سے معلومات حاصل کر لینا۔ جہاں تک میں نے سنا ہے لزا آج کل سیکشن چیف کے زیادہ قریب ہے اور جاسٹی اور لزا کے درمیان اس سلسلے میں رقابت بھی چلتی رہتی ہے۔ کئی بار جاسٹی نے لزا کو قتل کرانے کی کوشش بھی کی ہے۔ لیکن پیکارڈ کی وجہ سے وہ ہمیشہ بچ نکلتی ہے۔ پیکارڈ بھی جاسٹی کا دشمن ہے لیکن وہ کھل کر سامنے نہیں آتا"...... جونی نے جواب دیا۔

"او کے جونی بہت بہت شکریہ"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑی مالیت کے

نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور اسے جونی کے سامنے رکھ دیا۔

"میری طرف سے جینی کے لئے کوئی تحفہ خرید لینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کتنے تحفے دو گے جینی کو"...... جونی نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گڈی اٹھائی۔ اسے میز کی دراز میں ڈال کر اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بٹن دبا دیئے۔

"او۔ کے۔ اجازت"...... عمران نے کہا اور پھر جونی سے مصافحہ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میرا خیال تھا کہ جونی رقم نہیں لے گا"...... صفدر نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"وہ واقعی رقم نہیں لیتا۔ یہ تو میں اس کی بیوی جینی کے تحفے کے لئے اس کو رقم دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور صفدر بھی ہنس پڑا۔

"اب کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے چند لمحوں بعد پوچھا۔

"پہلے رہائش گاہ پر چلتے ہیں۔ اگر تنویر جاسٹی کو لے آیا ہے تو پھر پہلے ٹی سے بات چیت کر لیتے ہیں۔ اگر مسئلہ پھر بھی حل نہ ہوا تو پھر لزا کے بارے میں سوچیں گے"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رہائش گاہ پر پہنچ گئے تنویر اور دوسرے ساتھی وہاں موجود تھے۔

"جاسٹی کو لے آئے ہو"...... عمران نے کار سے اترتے ہی تنویر سے پوچھا۔

"ہاں"........ تنویر نے جواب دیا اور پھر اس نے کلب سے لے کر
اس کی رہائش گاہ تک سارے حالات بتا دیئے۔
"ویری گڈ تنویر عورتوں کو اغوا کرنے کے تو تم سپیشلسٹ ہو"۔
عمران نے اس کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں جاسٹی ایک
کرسی پر بندھی ہوئی بے ہوش بیٹھی ہوئی تھی اور جولیا اور دوسر
ساتھی بھی وہاں موجود تھے اور تنویر سمیت سب اس کی بات سن کر
اختیار ہنس پڑے۔
"تم صفدر کے ساتھ کہاں گئے تھے"....... جولیا نے پوچھا۔
"میں اس جاسٹی کا حدود اربعہ معلوم کرنے گیا تھا تا کہ اگر کو
سکوپ ہو تو چلو تنویر کا کام بن جائے گا"........ عمران نے بات کر
ہوئے آخر میں بات کا رخ تنویر کی طرف پھیرتے ہوئے کہا کیونکہ جو
کے ہونٹ بھینچنے لگ گئے تھے۔
"تم اپنی بلا میرے گلے نہ ڈالا کرو سمجھے۔ ورنہ پھر چیف کو شکا
ہو گی"....... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"شکریہ شکریہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم درمیان سے ہٹ رہے
اب تو چھوہارے منگوانے ہی پڑیں گے"........ عمران نے کرسی
بیٹھتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب"....... تنویر نے چونک کر کہا۔
"تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ میں اپنی بلا اپنے ہی گلے میں ڈا
رکھا کروں۔ بھئی تم نے اس بلا کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے ا

یہ تو تم جانتے ہو کہ جسے تم بلا کہتے ہو۔ میں اسے کچھ اور کہتا ہوں مثلاً
زندگی۔ بہار وغیرہ وغیرہ"....... عمران نے کہا اور جولیا کے چہرے پر تو
بے اختیار شفق سی پھوٹ پڑی جب کہ کمرے میں موجود باقی افراد
سوائے تنویر کے ہنس پڑے پھر اس سے پہلے کہ تنویر کوئی جواب دیتا۔
اچانک جاسٹی کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکلی اور وہ سب جاسٹی کی طرف
متوجہ ہو گئے۔
"تمہیں یہاں پہنچے کتنی دیر ہوئی ہے"......... عمران نے جولیا سے
مخاطب ہو کر کہا۔
"دس منٹ تو ہو ہی گئے ہوں گے کیوں"........ جولیا نے چونک
کر پوچھا۔
"ابھی تک یہاں کسی کے یہاں نہ پہنچنے کا مطلب ہے کہ تمہاری
نگرانی نہیں ہو سکی۔ میں اس انتظار میں تھا کہ شاید تم اپنے پیچھے کسی
کو لگا آئے ہو"....... عمران نے جواب دیا۔
"کیا تم ہمیں احمق سمجھتے ہو"......... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"ابھی تک تو نہیں سمجھا۔ اگر کہو تو سمجھنا شروع کر دیتا ہوں"۔
عمران نے جواب دیا۔
"یہ۔ یہ۔ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو"....... اچانک جاسٹی کے
منہ سے نکلا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ حیرت تھی۔
"تمہارا کیا خیال ہے۔ ہم کون ہو سکتے ہیں"........ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو جاسٹی غور سے عمران کو دیکھنے لگی۔

"اوہ۔اوہ۔ کہیں تم وہ پاکیشیائی گروپ تو نہیں ہو"...... جاسٹی نے یکلخت چونک کر کہا۔

"لیکن تمہیں رپورٹ تو مل چکی ہے کہ انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے۔ پھر تم نے یہ بات کیسے سوچی"...... عمران نے کہا۔

"ایک تو تمہاری مخصوص آواز اور دوسرا یہ کہ ولنگٹن میں کم از کم اور کسی میں یہ ہمت نہیں ہو سکتی کہ وہ مجھ پر اس طرح ہاتھ ڈال سکے۔ اس کا مطلب ہے کہ میں اس بار واقعی ڈاج کھا گئی ہوں"۔ جاسٹی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں مس جاسٹی تمہارے آدمی آرتھر کو فون کرنے والا ہیری نہ تھا میں خود تھا۔ ہیری اور اس کے ساتھی تو بیچارے لاشوں کی صورت میں نیچے تہہ خانے میں پڑے ہوئے ہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو جاسٹی کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو"...... جاسٹی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ تمہیں یہ کام کس نے سونپا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"بیروفین نے"...... جاسٹی نے جواب دیا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی کہ کس طرح بیروفین اس کے پاس آیا اور اسے یہ کام دیا اور پھر بیروفین کے بیٹھے بیٹھے ہی ساری کارروائی مکمل ہو گئی اور وہ مطمئن ہو کر چلا گیا۔

"لیکن بیروفین کو تو یہ معلوم ہے کہ علی عمران کا نام مین ہیڈ کوارٹر

نے سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے۔ وہ کیسے میرے خاتمے کے لئے کام کر سکتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو تمہارا نام ہے علی عمران"...... جاسٹی نے چونک کر کہا۔ اب وہ اور بھی زیادہ غور سے عمران کو دیکھنے لگی تھی۔

"اگر تمہیں پسند نہ ہو تو اسے بدلا بھی جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جاسٹی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کاش ایسا ہو سکتا۔ بیروفین نے مجھے تمہارے متعلق ایسی باتیں بتائی ہیں کہ مجھے تو حقیقتاً تم سے ملنے بے حد اشتیاق پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن میں مجبور تھی۔ اگر میں بیروفین کے سامنے تمہیں زندہ رکھنے کا حکم دیتی تو بیروفین مشکوک ہو جاتا اور وہ انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ لیکن اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم زندہ ہو گے اور تم سے ملاقات بھی ہو جائے گی"...... جاسٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کس بات کا"...... جاسٹی نے چونک کر پوچھا۔

"اس بات کا کہ بیروفین میرے قتل کا حکم کیسے دے سکتا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"بیروفین واقعی ایسا نہ کر سکتا تھا۔ لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر نے تمہاری موت کی مشروط اجازت مین ہیڈ کوارٹر سے لے لی تھی اور یہ شرط تھی لیبارٹری کے خطرے کی۔ لیکن بیروفین موقع سے فائدہ اٹھانا

چاہتا تھا"...... جاسی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا اب تک بیروفین زندہ ہے"...... اچانک عمران نے کہا تو جاسی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب میں سمجھی نہیں تمہاری بات"...... جاسی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جاسی تم نے اب تک جو کچھ بتایا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ تم بیروفین سے بھی زیادہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتی ہو۔ مجھے پہلے ہی تمہارے متعلق اطلاعات مل چکی ہیں کہ تم سیکشن ہیڈ کوارٹر میں کام کرتی رہی ہو اور سیکشن چیف کی دوست رہی ہو۔ پھر تمہیں کوئی خاص قسم کی جلدی بیماری ہو گئی تھی تمہیں سیکشنز ہیڈ کوارٹر سے یہاں ولنگٹن بھجوا دیا گیا۔ حالانکہ اصول کے تحت تمہیں گولی مار دی جانی چاہئے تھی لیکن یہ اطلاعات کنفرم نہ تھیں۔ لیکن اب تم نے جس انداز میں بات کی ہے اس سے یہ بات کنفرم ہو گئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم نے میرے اور میرے ساتھیوں کی ہلاکت کے بارے میں اپنے طور پر سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ضرور اطلاع دی ہو گی کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر کے اپنے بھی مخبر ہوتے ہیں اور اگر ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع مل گئی کہ بیروفین نے اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے اور چونکہ کام تم نے سرانجام دیا ہے اس لئے تم بھی اس کے ساتھ لپیٹ میں آ جاؤ گی۔ اس لئے میں نے پوچھا ہے کہ کیا بیروفین اب زندہ بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا

تو جاسی کے چہرے پر یقین نہ کرنے والے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"تم۔ تم۔ تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا ہے"...... جاسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ آج کل پیکارڈ کی بیٹی لزا کے تعلقات سیکشن چیف سے تمہاری نسبت زیادہ قریبی ہیں اور اس سلسلہ میں تم نے کئی بار لزا کو ہلاک کرانے کی بھی کوششیں کی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو جاسی کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم اس قدر جانتے ہو۔ کس نے بتائی ہیں یہ سب باتیں تمہیں"...... جاسی نے مر جانے کی حد تک حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے ابھی تک میرے سوال کا جواب نہیں دیا جاسی"۔ عمران نے ایک بار پھر کہا۔

"مجھے معلوم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے مر چکا۔ ہو سکتا ہے زندہ ہو"۔ جاسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تنویر"...... اچانک عمران نے مڑ کر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"مس جاسی کو اپنے حسن کے متعلق کچھ غلط فہمی ہو گئی ہے شاید۔ اس کی غلط فہمی دور کر دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ابھی لو۔ یہ کون سا مشکل کام ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیب سے خنجر نکال کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم خواہ مخواہ وقت ضائع کرو گے عمران۔ مجھ سے تمہیں کچھ حاصل نہ ہو سکے گا"...... جاسٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر مس جاسٹی کے چہرے کا کوئی عضو کٹنا نہیں چاہئے۔ بس اتنا کر دو کہ اسے دیکھ کر لوگ کراہت سے منہ پھیر لیا کریں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"او۔ کے"...... تنویر نے کہا اور دوسرے لمحے جاسٹی کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی۔ تنویر کے خنجر نے اس کے ایک گال کو آدھے سے زیادہ چیر ڈالا تھا۔

"ارے ارے ابھی سے۔ ابھی تو تمہارے چہرے کو تجریدی آرٹ کا شاہکار بننا ہے۔ تنویر ان معاملات میں بے پناہ مہارت رکھتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بتاتی ہوں۔ بیروفین مر چکا ہے"۔ جاسٹی نے چیختے ہوئے کہا اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر تنویر کو دوسرا وار کرنے سے روک دیا۔ جاسٹی کے گال سے خون بہہ بہہ کر اس کے گلے میں جا رہا تھا۔

"جولیا پانی لا کر اس کے گال پر ڈالو۔ تاکہ اس کا خون بہنا بند ہو جائے۔ بعد میں سپیشل کریم لگا دیں گے۔ پھر زخم کا نشان تک ختم ہو جائے گا۔ مس جاسٹی کو احساس ہو گیا ہے کہ حسن کی کیا قدر و قیمت ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

بیروفین اور فورڈ دونوں مر چکے ہوں گے کیونکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے انہیں سزا سنا دی تھی۔ مجھے لاسٹ وارننگ دی گئی تھی"۔ جاسٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فورڈ کو کیوں مارا گیا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"فورڈ اور بیروفین مل کر تمہارے خلاف کام کر رہے تھے" جاسٹی نے جواب دیا۔ اسی لمحے جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا جگ تھا۔ اس نے جگ کا پانی جاسٹی کے چہرے پر انڈیل دیا اور خون جو پہلے ہی کافی کم پڑ گیا تھا اب بالکل ہی رک گیا اور جاسٹی کا چہرہ جو تکلیف کی شدت سے کافی حد تک بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا پانی کی ٹھنڈک کی وجہ سے کافی حد تک نارمل ہو گیا تھا۔

"جاسٹی میں تم سے سیکشن چیف کا نام بھی نہ پوچھوں گا اور نہ ہی یہ پوچھوں گا کہ یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ وہ لیبارٹری کہاں ہے جہاں پاکیشیائی سائنس دان کو رکھا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بات مجھے کیسے معلوم ہو سکتی ہے۔ میں اس قدر اہم تو نہیں ہوں"...... جاسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہیں یہ تو معلوم ہو گا کہ بیروفین نے فارمولے کی کاپی تمہیں لا کر دی تھی اور تم نے اسے براہ راست لیبارٹری میں بھجوایا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ غلط ہے۔ کاپی مجھے ضرور دی گئی تھی لیکن میں نے اسے اصول کے مطابق ریلوے کے لاکرز روم کے ایک سپیشل لاکر میں رکھ دیا تھا وہاں سے کون لے کر گیا ہے اس کا مجھے علم نہیں ہے"۔ جاسٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نمبر ہے اس لاکر کا"...... عمران نے پوچھا۔

"سپیشل فور زیرو"...... جاسٹی نے جواب دیا اور عمران کرسی سے اٹھا اور مڑ کر کمرے سے باہر آگیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی باہر آگئی۔ عمران نے دوسرے کمرے میں آکر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ریلوے کلوک روم کے منیجر کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس ریلوے کلوک روم منیجر آفس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"منیجر صاحب سے بات کرائیں میں الپائن کلب سے بول رہا ہوں"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"بہتر جناب ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو منیجر رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک آواز

سنائی دی۔

"آرتھر فرام الپائن کلب"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ فرمایئے جناب۔ کیا حکم ہے سر"...... منیجر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ آرتھر کا زر خرید غلام ہو۔

"سپیشل لاکر نمبر فور زیرو میں پچھلے دنوں ایک پیکٹ رکھوایا گیا تھا تمہیں معلوم ہے ناں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر معلوم ہے سر"...... منیجر نے جواب دیا۔

"کون لے گیا تھا یہ پیکٹ"...... عمران نے لہجے کو مزید سخت کرتے ہوئے کہا۔

"وہی جیرالڈ سر۔ وہی جو پہلے لے جاتا ہے۔ انٹرنیشنل کارپوریشن کا منیجر جناب۔ میں ساتھ تھا اس کے جناب"...... منیجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نگرانی تو نہیں ہوئی"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا۔ اب کیسے ہو سکتی تھی"...... منیجر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بس یہی معلوم کرنا تھا"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"انٹرنیشنل کارپوریشن کے منیجر مسٹر جیراللہ کا نمبر چاہیئے ۔آفس کا بھی اور رہائش گاہ بھی"........ عمران نے کہا اور آپریٹر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دونوں نمبر بتا دیئے اور عمران نے شکریہ ادا کر کے پہلے آفس کے نمبر ڈائل کیے لیکن وہاں سے معلوم ہوا کہ آفس ایک گھنٹہ پہلے بند ہو چکا ہے تو عمران نے رہائش گاہ کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس"........ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر جیراللہ سے بات کرائیں میں مادام جاسٹی بول رہی ہوں"........ اس بار عمران نے جاسٹی کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلو جیراللہ بول رہا ہوں ۔آپ نے کیسے فون کیا ہے مادام"۔چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی جس کے لہجے میں شدید حیرت موجود تھی۔

"جیراللہ پچھلے دنوں تم نے ریلوے کلوک روم کے سپیشل لاکر سے ایک پیکٹ حاصل کیا تھا"........ عمران نے جاسٹی کے لہجے میں کہا۔

"اوہ یس میڈم ۔اب آپ کے سامنے تو انکار نہیں کیا جا سکتا ۔لیکن آپ یہ کیوں پوچھ رہی ہیں ۔جب کہ اس بارے میں تو بات کرنا بھی جرم ہے"........ جیراللہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیراللہ وہ پیکٹ منزل تک نہیں پہنچا اور اس کی انکوائری "ایس ایچ" نے میرے ذمے لگائی ہے"........ عمران نے کہا۔

"اوہ ۔اوہ ۔یہ کیسے ہو سکتا ہے مادام میں نے تو یہ پیکٹ حسب

سابق بلیڈز کے بڑے پیکٹ کے اندر رکھ کر کنساٹا کی زیرو کارپوریشن کو بائی پوسٹ بھجوا دیا تھا اور اس پر خاص دائرہ بھی لگا دیا تھا۔ مسٹر جانی آسکر سٹور کیپر کی سپیشل رسید بھی مجھے واپس پہنچ چکی ہے"۔ دوسری طرف سے انتہائی تیز لہجے میں کہا گیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم نے ایسا کیا ہے"........ عمران کا لہجہ سرد ہو گیا تھا۔

"بالکل مادام ۔میں طویل عرصے سے یہ کام کر رہا ہوں ۔آج تک کبھی کوتاہی نہیں ہوئی"........ دوسری طرف سے بااعتماد لہجے میں جواب دیا گیا۔

"اس سپیشل رسید کا نمبر کیا ہے"........ عمران نے پوچھا۔

"ایک منٹ میں فائل دیکھ کر بتاتا ہوں مادام"........ جیراللہ نے کہا اور فون پر چند لمحوں کے لئے خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو مادام"........چند لمحوں بعد جیراللہ کی آواز سنائی دی۔

"یس"........ عمران نے جاسٹی کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام سپیشل رسید کا نمبر سکس ون سکس ہے"........ دوسری طرف سے جیراللہ نے جواب دیا۔

"او۔کے میں چیک کر لوں گی ۔ویسے اس جانی آسکر سے تم ذاتی طور پر بھی واقف ہو"........ عمران نے پوچھا۔

"یس مادام ایک دو بار ملاقات ہو چکی ہے ۔ سپیشل میٹنگ کے دوران"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او کے اب یہ کہنے کو تو ضرورت نہیں ہے کہ اس انکوائری کے بارے میں تم نے زبان سے کوئی لفظ ادا نہیں کرنا"........ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ میں سمجھتا ہوں"....... دوسری طرف سے جیرالڈ نے کہا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کچھ دیر ریسٹ کرنا چاہتا ہو۔

"تم تو تمام مشن فون کے ذریعے ہی مکمل کر لینا چاہتے ہو"۔ ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹیلی فون اس وقت تک ہمارے کام کا ہے جب تک اس پر تصویر والا سسٹم نہیں آتا۔ اب تم خود سوچو۔ اگر تصویر والا فون ہوتا تو جیرالڈ مجھے دیکھ کر کیسے یقین کر لیتا کہ مادام جاسمی بول رہی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا ہنس پڑی۔

"تم سے کچھ بعید نہیں ہے کہ تم صرف آواز ہی تبدیل نہ کر لو بلکہ اپنی جسمانی ساخت بھی ساتھ ہی تبدیل کر لو"....... جولیا نے کہا اور اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو کم از کم تنویر کا غصہ تو دور کرایا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا اور جولیا بھی کھلکھلا کر ہنس پڑی اور عمران نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی

"کنساٹا کے رابطہ نمبر بتا دیں"....... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور کنساٹا کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے ساتھ ہی انکوائری کا جنرل نمبر بھی ڈائل کر دیا۔

"یس انکوائری پلیز"....... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"زیرو کارپوریشن کے مسٹر جانی آسکر کا نمبر دیں"....... عمران نے کہا۔

"زیرو کارپوریشن میں جانی اسکر کے نام پر کوئی علیحدہ نمبر نہیں ہے"....... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آپریٹر نے بتایا۔

"وہ وہاں سٹور کیپر ہیں"....... عمران نے کہا۔

"پھر سٹور کا نمبر بتا دیتی ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر کنساٹا کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے ساتھ ہی آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر جانی آسکر سے بات کرائیں۔ میں ولنگٹن سے انٹرنیشنل کارپوریشن کا منیجر جیرالڈ بول رہا ہوں"....... اس بار عمران نے جیرالڈ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو آسکر بول رہا ہوں"...... بولنے والے کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"جیراللہ بول رہا ہوں جانی آسکر انٹرنیشنل کارپوریشن ونگٹن سے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے پہچان لیا ہے۔ لیکن آپ نے پہلے تو کبھی فون نہیں کیا"...... آسکر نے مشکوک سے لہجے میں کہا۔ وہ شاید وہی فطرت کا آدمی تھا۔

"اس سے پہلے کبھی ضرورت بھی تو نہیں پڑی۔ تم نے پچھلے دنوں دائرے والا پیکٹ وصول کیا تھا اور سپیشل رسید نمبر سکس ون سکس بھی مجھے بھجوادی تھی"...... عمران نے جیراللہ کے لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے یاد ہے پھر"...... آسکر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ پیکٹ منزل مقصود پر نہیں پہنچا اور "ایس ایچ" نے اس کی انکوائری میرے ذمے لگائی ہے۔ کیونکہ میرے پاس تمہاری جاری کردہ رسید موجود ہے۔ اس لئے "ایس ایچ" کی نظروں میں اس میں میری کوئی کوتاہی نہیں ہو سکتی۔ اب تم بتاؤ کہ پیکٹ کیوں نہیں پہنچا"۔ عمران نے لہجے کو سخت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے پیکٹ ملنے پر حسب سابق سپیشل گروپ کے سازینو کو کال کیا تھا اور سازینو نے خود آکر مجھ سے پیکٹ وصول کیا اور مجھے رسید دے دی۔ جو میرے پاس موجود ہے" دوسری طرف سے آسکر نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ سازینو ہی تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ یس میں اسے اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ ہمیشہ وہی آکر ہی مجھ سے مال لیتا ہے"...... آسکر نے جواب دیا۔

"کس طرح کال کیا تھا۔ طریقہ کار تفصیل سے بتاؤ تاکہ میں مزید چیکنگ کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"طریقہ کار کیا ہوتا ہے۔ میں نے سازینو کے ہوٹل پیراٹ فون کیا اور سازینو کو کوڈ زیرو زیرو ون بتا دیا اور بس۔ سازینو آگیا"۔ آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس نمبر پر فون کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کے ذاتی نمبر پر"...... آسکر نے جواب دیا اور ساتھ ہی نمبر بھی بتا دیا۔

"او۔ کے میں اب خود مزید چیکنگ کر لوں گا اور سنو "ایس ایچ" کے حکم کے مطابق چونکہ یہ انکوائری ٹاپ سیکرٹ ہے۔ اس لئے تم نے اس سلسلے میں کسی سے کوئی بات نہیں کرنی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے او کے کہہ کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر کنساٹا کے رابطہ نمبروں کے ساتھ ساتھ انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انتہائی پیچیدہ سسٹم بنایا ہوا ہے انہوں نے"...... جولیا نے کہا تو

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ہوٹل پیراٹ کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ہوٹل پیراٹ"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سازینو سے بات کرائیں۔ میں جانی آسکر بول رہا ہوں"۔ عمران نے اس بار جانی آسکر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"سازینو ایک ہفتے کی سپیشل چھٹی پر ہے۔ ایک ہفتے بعد فون کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ سپیشل چھٹی کا کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"شاید اس کی چھٹی عام حالات میں ڈیو نہ ہو گی۔ اس لئے کوئی سپیشل انداز کی چھٹی لی گئی ہو گی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"پھر اسے یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ سپیشل چھٹی پر ہے۔ میرا خیال ہے یہ کوئی خاص کوڈ ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پیراٹ ہوٹل"...... وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"وہ سپیشل چھٹی والے صاحب واپس آ گئے ہیں یا نہیں"۔ عمران نے آسکر کے لہجے میں کہا۔

"کون صاحب بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جانی آسکر"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے دوبارہ کال کرنے میں اتنی دیر کیوں کی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لائن خراب ہو گئی تھی۔ مل نہیں رہی تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"او۔ کے بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سازینو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جانی آسکر بول رہا ہوں سازینو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... سازینو کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"وہ پیکٹ جو تم مجھ سے لے گئے تھے۔ وہ منزل مقصود پر نہیں پہنچا "ایس ایچ" انکوائری کر رہا ہے۔ ابھی ولنگٹن سے جیرالڈ کا فون آیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"ولنگٹن سے جیرالڈ کا وہ کون ہے"...... سازینو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اسے نہیں جانتے۔ مجھے پیکٹ وہی بجواتا ہے"...... آسکر

نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ لیکن میں نے تو تمہیں رسید جاری کر دی تھی"۔ سازینو نے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو ساری بات اب تم پر آ گئی ہے۔ میں نے سوچا کہ تمہیں پہلے بتا دوں"...... عمران نے کہا۔

"مجھ پر کیسے بات آ سکتی ہے۔ میں نے سپیشل لیبارٹری کو پیکٹ بھجوا دیا تھا اور "ایس ایچ" سے مجھے یہی حکم دیا گیا تھا"...... سازینو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ میں نے تو احتیاطاً فون کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں "ایس ایچ" کو خود ہی جواب دے دوں گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"شکر ہے۔ کہیں تو جا کر یہ فون کا سلسلہ بند ہوا۔ یہ تو شیطان کی آنت کی طرح پھیلتا ہی چلا جا رہا تھا"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا تو آواز اور لہجہ بدل بدل کر گلا ہی خراب ہو گیا ہے۔ تم تو صرف اطمینان سے بیٹھی سنتی ہی رہی ہو"...... عمران نے کہا اور جولیا نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے۔ اس سازینو کی بات سے تو یہی اندازہ

ہوتا ہے کہ یہ سپیشل لیبارٹری کنساٹا میں ہی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"فی الحال کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ویسے ہمیں اب فوری طور پر کنساٹا پہنچنا ہو گا۔ لیکن اس طرح کہ وہاں ہمارے استقبال کے لئے موجود لوگوں کو ہماری آمد کا پتہ نہ چل سکے"...... عمران نے کہا۔

"ہماری آمد کا۔ کیا مطلب۔ انہیں کیسے پتہ چلے گا کہ ہم وہاں پہنچ رہے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے سازینو کی بات نہیں سنی۔ اس نے یہی کہا ہے کہ اسے "ایس ایچ" نے بتایا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ "ایس ایچ" یعنی سیکشن ہیڈ کوارٹر کا اس سے براہ راست رابطہ ہے اور اب وہ یقیناً "ایس ایچ" سے رابطہ قائم کرے گا اور ظاہر ہے "ایس ایچ" نے تو کسی سے نہیں کہا کہ فارمولے والا پیکٹ لیبارٹری نہیں پہنچا۔ اس لئے وہ فوراً سمجھ جائیں گے کہ یہ چیکنگ کون کر رہا ہے اور ہماری اس چیکنگ کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ یہاں بھی ہمیں تلاش کیا جائے۔ تم نے تو دیکھا ہے کہ جاسٹی گروپ نے صرف اس کار کی بنیاد پر چند لمحوں میں ہمیں ٹریس کر لیا تھا اگر مالکم ہمیں بروقت اطلاع نہ دیتا تو ہمارا حشر وہی ہوتا جس کا جاسٹی اور بیروفین نے منصوبہ بنایا تھا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دونوں اب واپس اسی کمرے کی طرف جا رہے تھے جہاں وہ جاسٹی کو بندھا ہوا چھوڑ آئے تھے۔

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ایک فائل سامنے رکھے اسے پڑھنے میں مصروف تھی کہ اچانک کمرے میں ہلکی سی موسیقی کی آواز ابھری تو لڑکی بے اختیار اچھل پڑی ۔ اس نے جلدی سے میز کی دراز کھولی اور فائل بند کر کے اس میں رکھی اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے ایک سائیڈ میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئی ۔ وہاں ایک دیوار کے ساتھ ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی ۔ موسیقی کی آواز اس مشین سے ہی نکل رہی تھی اور اس مشین پر دو مختلف رنگوں کے بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے ۔ مشین کے درمیان ایک بڑی سی سکرین تھی جو روشن نہ تھی ۔ لڑکی نے جلدی سے آگے بڑھ کر مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا ۔

دوسرے لمحے مشین سے موسیقی کی آواز نکلنی بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی لیکن اس سکرین پر اس لڑکی کی ہی تصویر ابھر آئی تھی ۔ بالکل اس طرح جیسے آئینے میں عکس نظر آتا ہے ۔ چند لمحوں تک لڑکی بے حس وحرکت کھڑی رہی ۔ پھر یکلخت سکرین آف ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی لڑکی نے مشین کے دو اور بٹن دبا دیئے ۔

"ہیلو بوبی جی تھری اسٹنڈنگ" .... لڑکی نے تیز لہجے میں کہا ۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر کو کال کرو" .... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی مشین کے سارے بلب یکلخت بجھ گئے ۔ لڑکی جس نے اپنا نام بوبی بتایا تھا ۔ تیزی سے مڑی اور ایک سائیڈ پر موجود الماری کو کھول کر اس نے اس کے اندر سے ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا ۔ بوبی نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے کمرے کے درمیان موجود میز پر رکھا اور پھر کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گئی ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا ۔

"ہیلو ہیلو بوبی کالنگ اوور" .... لڑکی نے بار بار کال دینا شروع کر دی ۔

"یس ۔ ایس ایچ اٹنڈنگ یو اوور" .... چند لمحوں بعد ایک مشینی سی آواز سنائی دی ۔

"ایس ۔ ایچ ۔ ون سے بات کراؤ اوور" .... لڑکی نے کہا ۔

"کوڈ پلیز اوور" .... دوسری طرف سے اسی مشینی آواز نے کہا ۔

"جی ۔ تھری ۔ بوبی ۔ اوور"........ لڑکی نے جواب دیا۔

"او ۔ کے ویٹ کرو اوور"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ایس ۔ ایچ ۔ ون جیکسن سپیکنگ اوور"۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے جیکسن ۔ کیوں سپیشل کال دی ہے اوور"۔ بوبی نے حیرت بھرے لیکن بے تکلف لہجے میں کہا۔

"تمہارے لئے ایک اہم کام نکل آیا ہے بوبی اوور"........ دوسری طرف سے جیکسن نے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تھینک گاڈ میں تو فارغ رہ رہ کر مرجانے کی حد تک بور ہو گئی تھی ۔ کیا کام ہے ۔ جلدی بتاؤ اوور"........ بوبی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنا ہے تم نے ۔ کرو گی اوور"........ جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ۔ کیا مطلب ۔ کیا مجھے پاکیشیا جانا ہو گا اوور"........ بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں کنساٹا میں ہی وہ لوگ آرہے ہیں اوور"........ جیکسن نے کہا۔

"کنساٹا میں ۔ اوہ گڈ شو ۔ کیسے ۔ کیوں تفصیل بتاؤ اوور"۔ بوبی نے حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ کچھ عرصہ پہلے سپر ایجنٹ بیروفین نے ایک پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کو ولنگٹن میں ایک سائنس کانفرنس کے بعد اغوا کیا تھا اور پھر اس اغوا کو چھپانے کے لئے ایک ہوائی حادثہ کیا گیا اور اس سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کو سپیشل لیبارٹری پہنچا دیا گیا ۔ کسی کو اس اغوا کا علم نہ ہو سکا اور پاکیشیا میں سرکاری طور پر سمجھا گیا کہ ڈاکٹر عالم رضا واقعی اس حادثے میں ہلاک ہو گیا ہے ۔ اس کی لاش بھی پاکیشیا بھجوا دی گئی اور وہاں اس کی باقاعدہ شناخت کرا کر اسے دفن کر دیا گیا۔ ڈاکٹر عالم رضا جس فارمولے پر کام کر رہا تھا۔ اس فارمولے پر اس سے یہاں کام لیا جانے لگا۔ لیکن پھر اس فارمولے کی ضرورت پڑ گئی ۔ کیونکہ ایک خاص حد کے بعد ریسرچ آگے نہ بڑھ رہی تھی ۔ چونکہ یہ کام پہلے بھی بیروفین نے مکمل کیا تھا ۔ اس لئے مین ہیڈ کوارٹر نے میرے سیکشن کو ہی یہ نیا مشن بھی سونپ دیا اور میں نے بیروفین کو اس مشن پر پاکیشیا بھجوایا ۔ مشن انتہائی خطرناک تھا۔ وہ فارمولا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں تھا اور اس کی کاپی وہاں سے اس طرح حاصل کرنی تھی کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکے ۔ بیروفین نے میرے مشورے پر باقاعدہ منصوبہ بندی کی اور پھر اس منصوبہ بندی کو بروئے کار لاتے ہوئے وہ کاپی وہاں سے نکال لانے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن بعد میں چند شواہد کی بنا پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر عالم رضا والا کیس بھی اوپن ہو گیا ۔ مختصر یہ کہ پاکیشیا کا خطرناک ایجنٹ علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ وہاں سے یہ فارمولا

اور اس سائنس دان کو واپس لے آنے کا مشن لے کر روانہ ہو گیا۔ چونکہ سائنس دان اور فارمولا دونوں سپیشل لیبارٹری میں تھے۔ اس لئے ہم مطمئن تھے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی صورت بھی اس لیبارٹری تک نہ پہنچ سکے گی اور خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلی جائے گی۔ بیروفین کو اس کی اطلاع دے دی گئی کہ وہ سائیڈ پر رہے۔ عمران کا نام چونکہ مین ہیڈ کوارٹر کی طرف سے جاری کردہ سیف لسٹ میں شامل ہے۔ اس لئے میں نے مین ہیڈ کوارٹر سے بات کر کے یہ بات منوالی کہ اگر عمران کی وجہ سے سپیشل لیبارٹری کو خطرہ درپیش ہوا تو ہم عمران کے خلاف کام کر سکتے ہیں۔ مین ہیڈ کوارٹر نے اس کی اجازت دے دی اور میں نے ولنگٹن کے سب سیکشن انچارج فورڈ اور بیروفین دونوں کو اس بات کی اطلاع کر دی کہ انہوں نے عمران کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا۔ جب تک وہ سپیشل لیبارٹری کے لئے خطرہ نہ بن جائے اور اس سلسلہ میں بھی ان دونوں کو اس اصول کا علم تھا کہ ایسی صورت میں بھی انہوں نے مجھے اطلاع دینی تھی۔ لیکن بیروفین اور فورڈ دونوں نے ہدایات کو نظرانداز کرتے ہوئے براہ راست ہی عمران سے ٹکرانے کی منصوبہ بندی کر لی۔ انہوں نے پاکیشیا سے معلومات حاصل کر لیں کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی طیارے پر ولنگٹن آرہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس طیارے کو فضا میں ہی کریش کرنے کی پلاننگ کر لی اور پھر طیارہ کیپ ڈے کے قریب تباہ کرا دیا گیا۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی پہلے ہی طیارے سے سلپ ہو چکے

تھے اس لئے ان کا یہ منصوبہ ناکام رہا۔ لیکن انہوں نے مجھے اس بارے میں کوئی اطلاع نہ دی۔ پھر انہوں نے دوسری منصوبہ بندی ولنگٹن میں کی۔ انہوں نے جاسٹی کے ذریعے اس گروپ کو ٹریس کر کے ختم کرانے کی کوشش کی۔ بیروفین چونکہ سپر ایجنٹ تھا اس لئے جاسٹی نے ہدایات کو نظرانداز کرتے ہوئے اس کے حکم کی تعمیل کی اور عمران اور اس کے گروپ کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرا دیا اور"........ دوسری طرف سے جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف میں نے کام کرنا ہے اور وہ کنساٹا آرہے ہیں اور اب تم کہہ رہے ہو کہ جاسٹی نے انہیں ختم کرا دیا اور"........ بوبی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے جاسٹی نے یہی رپورٹ دی تھی کہ اس نے بیروفین کے کہنے پر یہ کام کر دیا ہے۔ میں نے اسے تو ہدایات کی خلاف ورزی کرنے پر لاسٹ وارننگ دے دی اور ساتھ ہی اسے بتا دیا کہ بیروفین اور فورڈ کو سزا دے دی گئی ہے لیکن بیروفین چونکہ سپر ایجنٹ تھا اور فورڈ بھی طویل عرصے سے بلیک تھنڈر کے ساتھ منسلک تھا اس لئے ان کی موت کی سزا کی توثیق مین ہیڈ کوارٹر سے کرائی جانی ضروری تھی۔ چنانچہ میں نے مین ہیڈ کوارٹر کو تفصیلی رپورٹ دے دی۔ مین ہیڈ کوارٹر نے بیروفین اور فورڈ دونوں کو لاسٹ وارننگ کے احکامات دے دیئے اور اس کے ساتھ ہی حکم دیا کہ جاسٹی کو انڈر گراؤنڈ کر دیا

جائے اور بیروفین اور فورڈ دونوں کو بھی حکم دے دیا گیا کہ وہ تاحکم ثانی مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ رہیں گے ۔ چنانچہ میں نے مین ہیڈ کوارٹر کے حکم پر جب اس بارے میں معلومات حاصل کرائیں تو مجھے اطلاع ملی کہ جاسٹی اور اس کا گروپ انچارج ہیری اپنے چھ ساتھیوں سمیت غائب ہے ۔ جاسٹی کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا کیا گیا ہے ۔ وہاں اس کے محافظوں کی لاشیں ملی ہیں اور اس کی چیکنگ راہداری کی تمام مشینری کو گولیوں سے توڑ پھوڑ دیا گیا ہے اور باوجود شدید کوشش کے ان کا پتہ نہیں چلایا جا سکا ۔ اس پر میں سمجھ گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی جاسٹی گروپ کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے الٹا جاسٹی اور اس کے گروپ کو ٹریپ کر لیا ہے لیکن میں مطمئن تھا کہ وہ جاسٹی سے کچھ حاصل نہ کر سکیں گے ۔ سازینو کے بارے میں تم جانتی ہو کہ وہ سپیشل لیبارٹری کی سپیشل سپلائی کا آخری آدمی ہے ۔ وہ فارمولا جو بیروفین نے حاصل کیا تھا اس کا پیکٹ سپلائی کے پہلے مرحلے میں جاسٹی کے حوالے کیا گیا تھا ۔ جاسٹی نے اسے ولنگٹن کے ریلوے کلوک روم کے سپیشل لاکر میں رکھوا دیا اور وہاں سے انٹرنیشنل کارپوریشن کے جیرالڈ نے اسے حاصل کیا اور جیرالڈ نے اسے کنساٹا کے جانی آسکر کو بھیج دیا ۔ جانی آسکر سے یہ پیکٹ سازینو نے حاصل کیا اور سازینو نے اسے سپیشل لیبارٹری پہنچا دیا ۔ اب سازینو نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ جانی آسکر نے اسے فون کر کے کہا ہے کہ وہ پیکٹ لیبارٹری نہیں پہنچا اور "ایس ایچ" اس بارے میں انکوائری کر رہا ہے ۔

میں اس پر چونک پڑا ۔ کیونکہ میں نے ایسی کوئی ہدایت نہ کی تھی چنانچہ جانی آسکر سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے بتایا کہ اس سے جیرالڈ نے فون پر بات کی تھی ۔ جیرالڈ سے جب پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے بتایا کہ اس نے فون پر جاسٹی نے بات کی تھی اور جس وقت جاسٹی کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو اس وقت سے پہلے جاسٹی اغوا ہو چکی تھی ۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ ساری کارروائی عمران کی ہے ۔ اسے یقیناً جاسٹی سے یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ بیروفین نے اسے وہ پیکٹ دیا تھا اور اس نے وہ پیکٹ کلوک روم کے سپیشل لاکر میں رکھوا دیا تھا عمران جیسے آدمی نے لامحالہ یہ معلوم کر لیا ہو گا کہ وہاں سے پیکٹ جیرالڈ نے حاصل کیا ہے ۔ عمران آوازوں اور لہجوں کی نقل کرنے میں بے پناہ مہارت رکھتا ہے ۔ لہذا اس نے جاسٹی کی آواز میں جیرالڈ ۔ جیرالڈ کی آواز میں جانی آسکر اور جانی آسکر کی آواز میں سازینو سے بات کی چونکہ سازینو کا تعلق براہ راست مجھ سے ہے اس لئے سازینو نے اپنے طور پر جانی آسکر کو لفٹ نہ کرائی ۔ لیکن بہرحال اس کی بات سے عمران کو یہ معلوم ہو گیا کہ فارمولا ولنگٹن سے کنساٹا پہنچا اور سازینو نے اسے لیبارٹری میں پہنچا دیا ۔ چنانچہ وہ لامحالہ اب کنساٹا آئے گا اور سازینو سے اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کی کوشش کرے گا ۔ چنانچہ میں نے اسے ٹریپ کرنے کے لئے ایک نئی منصوبہ بندی کی ہے ۔ اصل سازینو کو فوری طور پر ہلاک کرا دیا گیا ہے اور اس کی جگہ دوسرا آدمی سامنے لایا گیا ہے ۔ عمران نے اس کی شکل نہیں دیکھی

لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے سازینو کے بارے میں پوچھ گچھ کرے اور اس کا حلیہ معلوم کرنے کی کوشش کرے ۔ اس لئے دوسرے آدمی پر سازینو کا سپیشل میک اپ بھی کرا دیا گیا ہے ۔ چونکہ عمران نے اس کی آواز اور لہجہ سن لیا ہے ۔ اس لئے اسے سازینو کی آواز اور لہجے کی نقل کرنے کی پریکٹس بھی کرا دی گئی ہے ۔ اب یہاں سے تمہارا رول شروع ہو گا ۔ تم نے اپنے گروپ کے ساتھ اس سازینو کی اس طرح نگرانی کرنی ہے کہ جیسے ہی عمران اس سازینو تک پہنچے تم نے عمران پر ہاتھ ڈال دینا ہے اور یہ بھی سن لو کہ تمہاری طرف سے عمران کو معمولی سی ڈھیل بھی نہیں ملنی چاہیے ۔ تم نے اسے بغیر ایک لمحہ ضائع کیے اس پر گولی چلا دینی ہے ۔ بعد میں اس کے ساتھیوں کا شکار کھیلنا ہے ۔ بولو ۔ کیا تم اس مشن کے لئے تیار ہو اوور" ۔ جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" لیکن کیا عمران کے خاتمے پر مین ہیڈ کوارٹر خاموش رہے گا اوور" ...... بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" اس نے اجازت دے رکھی ہے کہ جب سپیشل لیبارٹری کو خطرہ ہو تو عمران کو ہلاک کیا جا سکتا ہے اور اب واقعی عمران کی ذات سے سپیشل لیبارٹری کو حقیقی خطرہ پیش آ چکا ہے اوور" ...... جیکسن نے کہا ۔

" لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ میں سازینو کے ذریعے ہی عمران کو ٹریپ کروں اوور" ...... بوبی نے کہا ۔

" کیا مطلب تم کیا کہنا چاہتی ہو اوور" ...... جیکسن نے چونک کر کہا ۔

" دیکھو جیکسن تمہیں معلوم ہے کہ میں گولڈن ایجنٹ ہوں ۔ مین ہیڈ کوارٹر سے میرا براہ راست تعلق ہے ۔ اس لئے میں تمہاری ہدایات کی پابند نہیں ہوں ۔ میں بلیک تھنڈر کی سپر ایجنٹ ہوں ۔ لیکن ایسی سپر ایجنٹ جو کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ماتحت نہیں ہے بلکہ براہ راست مین ہیڈ کوارٹر کے انڈر ہوں اور میرا کام کرنے کا طریقہ اپنا ہے میری طویل عرصے سے یہ خواہش تھی کہ میں عمران جیسے کسی سپر سیکرٹ ایجنٹ سے ٹکراؤں تاکہ مین ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہو سکے کہ میں گولڈن ایجنٹ بننے کے لائق ہوں لیکن آج تک اس کا موقع نہ آیا تھا ۔ اب تمہاری وجہ سے یہ موقع سامنے آ گیا ہے ۔ ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو جس طرح عمران نے صرف فون کر کے تمہاری سپلائی چین ٹریس کر لی ہے اس سے تمہاری نااہلی سامنے آتی ہے اور اگر میں تمہاری اس نااہلی کی رپورٹ مین ہیڈ کوارٹر کو دے دوں تو تم جانتے ہو کہ تمہیں کیا سزا مل سکتی ہے ۔ لیکن چونکہ تم میرے ذاتی دوست ہو اس لئے میں ایسا نہیں کروں گی ۔ لیکن تم مجھے ہدایات نہیں دو گے ۔ تمہارا اب مشن صرف اتنا ہے کہ سپیشل لیبارٹری تک عمران کو نہ پہنچنے دیا جائے اور اگر وہ اس تک پہنچنے کی کوشش کرے تو اسے ہلاک کر دیا جائے ۔ لیکن یہ مشن میں اپنے انداز میں مکمل کروں گی ۔ تم یہ سازینو وغیرہ کا چکر ختم کر دو ۔ عمران اتنا احمق نہیں ہو گا جتنا تم نے اسے سمجھ

لیا ہے کہ وہ اتنی آسانی سے ٹریپ ہو جائے گا اوور"........ بوبی نے اس بار خاصے سخت سے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ایک تو میں نے تمہیں کام دیا ہے۔ دوسرا تم مجھ پر ہی ناراض ہو رہی ہو۔ یہ اچھا انصاف ہے اوور"........ جیکسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کام تو دیا ہے تم نے لیکن ساتھ ہدایات کیوں دی ہیں۔ کیا میں احمق ہوں اوور"........ بوبی کا غصہ بدستور تھا۔

"اچھا۔ اچھا ٹھیک ہے۔ میں اپنے الفاظ مع اپنی منصوبہ بندی کے واپس لیتا ہوں۔ اب تو خوش ہو اوور"........ جیکسن نے کہا۔

"اب ہوئی ناں بات۔ بہرحال تم بے فکر رہو مشن مکمل ہو جائے گا۔ اسے میری طرف سے گارنٹی سمجھو اوور"........ بوبی نے اس بار ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ لیکن اگر تم دوبارہ ناراض نہ ہو جاؤ تو اتنا بتا دو کہ تم نے کیا پلاننگ کی ہے اوور"........ جیکسن نے کہا۔

"میں عمران سے دوستی کروں گی اور دیکھوں گی کہ وہ کس طرح سپیشل لیبارٹری کو ٹریس کرتا ہے۔ جب میں اس نتیجے پر پہنچوں گی کہ اس نے لیبارٹری کو ٹریس کر لیا اور اب وہ فارمولا اور ڈاکٹر کو واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہونے والا ہے تو میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتار دوں گی اوور"۔ بوبی نے کہا۔

"لیکن بوبی یہ عمران عورت بیزار قسم کا آدمی ہے۔ تم جانتی تو

اس کے متعلق اوور"........ جیکسن نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ تم فکر نہ کرو میں بھی مرد بیزار عورت ہوں اور دو بیزاروں کے درمیان دوستی جلدی ہو جاتی ہے اوور"........ بوبی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"او۔ کے پھر میں نقلی سازینو کو ہٹا دیتا ہوں اور اس کی موت کی خبر چھپانے کا آرڈر بھی کینسل کر دیتا ہوں اوور"........ جیکسن نے کہا۔

"ہاں ایسا ہی کرو۔ تاکہ میں دیکھوں کہ عمران اس کے بعد کیا کرتا ہے اوور"........ بوبی نے کہا۔

"او۔ کے اوور اینڈ آل"........ جیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بوبی نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اس نے واپس الماری میں رکھا اور مڑ کر اوپر جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ واپس اپنے دفتر میں پہنچ گئی تھی۔ اس نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھتے ہی میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"........ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بوبی بول رہی ہوں ڈان"........ بوبی نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مس بوبی حکم فرمایئے"........ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ چونکہ بوبی نے سب کو خاص طور پر حکم دے رکھا تھا کہ اسے مادام یا میڈم نہ کہا جائے بلکہ مس بوبی کہا جائے۔ اس لئے سے مس بوبی ہی کہا جاتا تھا۔

"پاکیشیا کا سپر سیکرٹ ایجنٹ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ
کنساٹا پہنچ رہا ہے۔ کنساٹا کے تمام ہوٹلوں اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو
کہہ دو کہ وہ اب سے کنساٹا پہنچنے والے ہر اجنبی کے بارے میں تمہیں
باقاعدہ رپورٹ دیں اور تم نے ہر اجنبی کے بارے میں چھان بین کرنی
ہے عمران کی فائل تمہارے آفس کی لائبریری میں موجود ہے۔ اس میں
اس کا حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں۔ عمران
میک اپ کا ماہر ہے۔ اس لئے حلیے کی کوئی اہمیت نہیں۔ لیکن
قدوقامت اور جسمانی ساخت کو آسانی سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا اس
لئے اس پوائنٹ کو سامنے رکھ کر تم نے تمام اجنبیوں کو چیک کرنا
ہے جس پر عمران کا شبہ ہو۔ تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے۔ لیکن
نہ ہی انہیں چھیڑنا ہے اور نہ نگرانی کرنی ہے اور ہاں عمران کی ایک اور
خاص صفت اس کا مذاق ہے۔ وہ زیادہ دیر تک سنجیدہ نہیں رہ سکتا اس
لئے ایسے اجنبی افراد جو اس کی جسمانی ساخت کے حامل ہوں اور گفتگو
میں مزاح کریں۔ ان کی خاص طور پر چیکنگ کرنی ہے"...... بوبی
نے کہا۔

"یس مس بوبی سمجھ گیا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈان نے
اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور دوسری بات سنو۔ پیراٹ ہوٹل کا چیف سپروائزر سازینو کو تم
جانتے ہو تم"............ بوبی نے کہا۔

"اچھی طرح جانتا ہوں"......... ڈان نے جواب دیا۔

"عمران اس کی تلاش میں آرہا ہے اور اسے ہیڈ کوارٹر کے حکم پر
ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس لئے تم نے زیادہ توجہ پیراٹ ہوٹل پر رکھنی
ہے۔ عمران وہاں لازماً فون کر کے یا ویسے کسی ویٹر کو رقم وغیرہ دے
کر سازینو کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کرے گا اس طرح
تم اس کا کلیو حاصل کر سکتے ہو۔ مجھے بہرحال یہ اطلاع فوری ملنی
چاہیئے"...... بوبی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مس بوبی۔ کام ہو جائے گا"...... ڈان نے کہا اور بوبی
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب میں تمہیں بتاؤں گی عمران کہ بلیک تھنڈر کے گولڈن
ایجنٹ کیسے ہوتے ہیں۔ اب تک تمہارا واسطہ صرف سپر ایجنٹوں سے
ہی پڑا ہے گولڈن ایجنٹ بوبی سے آج تک نہیں پڑا"...... بوبی نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور میز کی دراز کھول کر دوبارہ وہی فائل باہر نکال لی
جو وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے کال آنے سے پہلے پڑھ رہی تھی۔

عمران کنساٹا ایئر پورٹ پر جہاز سے اترا تو اس کے ساتھ صرف خاور تھا۔ دونوں ایکریمین میک اپ میں تھے۔ عمران نے ولنگٹن سے چلتے ہوئے اپنے ساتھ صرف خاور کو رکھا تھا۔ جب کہ جولیا اور دوسرے گروپ کو اس نے علیحدہ ٹیم بنا کر یہاں اپنے سے پہلے بھجوا دیا تھا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو لامحالہ اس کی یہاں آمد کا انتظار ہو گا اور چونکہ بلیک تھنڈر کے پاس صرف اس کی فائل ہے۔ اس لئے ٹارگٹ بھی وہی ہو گا۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ کنساٹا میں جولیا اور اس کے ساتھی اپنے طور پر سپیشل لیبارٹری کا سراغ لگائیں گے۔ جب کہ عمران علیحدہ کام کرے گا۔ سازینو کے بارے میں بھی اسے یقین تھا کہ یا تو اسے ہلاک کر دیا گیا ہو گا یا کم از کم انڈر گراؤنڈ ضرور کر دیا گیا ہو گا۔ اس لئے اس نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کو کہہ دیا تھا کہ وہ سازینو کے بارے میں براہ راست کوئی

معلومات حاصل نہ کریں بلکہ سپیشل لیبارٹری کی تلاش کے لئے دوسرے ذرائع استعمال کریں اور جب وہ سپیشل لیبارٹری کا سراغ لگا لیں تب عمران کو اطلاع دیں اور جولیا اور اس کے ساتھیوں نے اس چیلنج کو قبول کر لیا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے طور پر اس سے پہلے یہاں پہنچ گئے تھے۔ جب کہ عمران خاور کے ساتھ ان کے بعد والی فلائٹ میں اب یہاں پہنچا تھا۔ ایئر پورٹ کی عمارت سے نکل کر وہ ساتھ ہی موجود ٹیکسی سٹینڈ تک پہنچ گئے۔

"یس سر"...... لائن میں سب سے آگے کھڑے ہوئے ٹیکسی ڈرائیور نے ان کے لئے ٹیکسی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"سر وغیرہ ہم ولنگٹن میں ہی چھوڑ آئے ہیں۔ یہ سر ہی تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔ یہ آدمی کو زندگی انجوائے ہی نہیں کرنے دیتا۔ عزت کا خوف۔ لٹ جانے کا خوف اور نجانے کون کون سے خوف اس سر کی بدولت ہی آدمی کو ضرورت سے زیادہ شریف بنائے رکھتے ہیں۔ اس لئے ہمیں تم وہاں لے چلو جہاں ہم دل کھول کر زندگی کو انجوائے کر سکیں"...... عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔ جب کہ خاور مسکراتا ہوا عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

"آپ کس قسم کی انجوائے منٹ چاہتے ہیں جناب ذرا تفصیل بتا دیجئے۔ تاکہ میں آپ کو آپ کی ضرورت کے مطابق جگہ پر لے چلوں"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر عمران سے پوچھا۔

"جہاں اچھا کھانا ملے۔ اچھا ماحول ہو۔ جہاں زندگی اپنے بھرپور انداز میں رقصاں ہو۔ لیکن ایک بات ہے۔ ہم اونچے درجے کی انجوائے منٹ چاہتے ہیں گھٹیا قسم کی نہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں آپ کو لاسٹن کلب لے چلتا ہوں۔ وہاں آپ کے مطلب کی ہر چیز مل جائے گی"...... ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیا کلب میں رہائشی کمرے ہوں گے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"رہائشی کمرے اوہ نہیں وہ تو ہوٹل میں ہوتے ہیں"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"تو پھر کسی کلب کی بجائے ہمیں ایسے ہوٹل میں لے چلو جہاں یہ سب چیزیں بھی مل جائیں اور ہم رہائش بھی رکھ سکیں۔ کلب تو کسی نہ کسی وقت بند ہو جائے گا اور پھر ہم سڑکوں پر مارے مارے پھرنے سے تو رہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ایسا ہوٹل کنساٹا میں ایک ہی ہے۔ پیراٹ ہوٹل"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"ارے ارے ہم انسان ہیں۔ سر کے بغیر ہی سہی۔ لیکن انسان تو بہرحال ہیں۔ تم نے ہمیں پیرٹ کیسے سمجھ لیا"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور ٹیکسی ڈرائیور بے اختیار ہنس پڑا۔

"پیرٹ نہیں جناب پیراٹ"...... ٹیکسی ڈرائیور نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"پیراٹ اچھا۔ چلو وضاحت ہو گئی ورنہ میں سمجھا تھا تم نے ہمیں پیرٹ یعنی طوطا سمجھ لیا ہے اور اب ہمیں طوطوں کے کسی ڈربے میں لے جاؤ گے جہاں چوری تو چلو مل جائے گی لیکن میاں مٹھو۔ بھی کہنا پڑے گا"...... عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور بے اختیار ہنس پڑا۔

پیراٹ ہوٹل واقعی ایک بڑا شاندار اور اعلیٰ معیار کا ہوٹل تھا جس میں مشینی جوا خانہ، گیم کلب ڈانسنگ فلور کے ساتھ ساتھ ایک جدید ساخت کا نہانے کا تالاب بھی تھا۔ وہاں نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں کی اس قدر تعداد نظر آ رہی تھی کہ جیسے یہ ہوٹل نہ ہو خواتین کا مینا بازار ہو۔ عمران اور خاور کو دوسری منزل پر کمرے مل گئے۔

"عمران صاحب کیا واقعی آپ اور میں یہاں صرف تفریح ہی کریں گے"...... خاور نے کمرے میں پہنچتے ہی کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میرا نام ولیم ہے عمران نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ تفریح کرنا ہمارا حق ہے۔ آخر کب تک ہم صرف کام ہی کرتے رہیں گے۔ اب وہ لوگ کام کریں گے جو اس سے پہلے صرف تفریح کرتے رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کام تو آپ کرتے رہے ہیں میں تو بقول آپ کے تفریح کرنے والوں میں سے ہوں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب یہ اپنی اپنی قسمت ہے۔ تم دونوں طرف سے ہی فائدے میں رہے ہو"...... عمران نے جواب دیا اور خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن مجھے یقین ہے ولیم صاحب کہ آپ کے مقدر میں تفریح اور آرام کا کوئی خانہ نہیں رکھا گیا"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے واہ تم تو نجومی ہو کہ ذائچے کے ہر خانے کو دیکھ سکتے ہو۔ تفریح اور آرام کا خانہ نہیں ہے تو نہ سہی میں خود بنا لوں گا۔ تم یہ بتاؤ کہ سہرا باندھنے اور چھوہارے بانٹنے والا خانہ ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو خاور ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"وہ خانہ تو سب سے بڑا ہے لیکن"...... خاور نے بھی لطف لینے والے انداز میں کہا۔

"ارے یہی لیکن۔ اگر۔ مگر۔ جیسے الفاظ نے ہی تو اب تک سارا مسئلہ خراب کیے رکھا ہے۔ اگر یہ ہوتا۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن مسئلہ یہ ہے۔ یہی لفظ اگر لغت میں نہ ہوتے تو زندگی میں کتنی بہار ہوتی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور خاور ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ میری بات تو پوری سن لیتے"...... خاور نے کہا۔

"لیکن کے بعد بات پوری کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ خواہ مخواہ زبان تھکانے کا فائدہ"...... عمران نے کہا۔

"میں تو کہہ رہا تھا لیکن آپ کی مجوزہ دولہن کے ذائچے میں آپ کا پسندیدہ خانہ نہیں ہے"...... خاور نے جلدی سے بات پوری کرتے

ہوئے کہا۔

"مجوزہ دلہن۔ کیا مطلب۔ یہ مجوزہ کہیں عجوزہ کا ہم معنی تو نہیں ہے یا اسی سے تو نہیں بنا"...... عمران نے بڑے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو خاور چونک پڑا۔

"عجوزہ۔ وہ کیا ہوتا ہے"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے بغیر کچھ پڑھے ہی نجوم سیکھ لیا۔ کمال ہے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ نجومی بننے کے لئے آدمی کو پہلے منشی فاضل ٹائپ کی کوئی چیز بننا پڑتا ہے۔ یہ تو کام ہی آسان ہے۔ خواہ مخواہ تیس بتیس سال کتابوں میں مغز کھپائی کرتا رہا ہوں۔ آسمان پر دو چار ستارے تاڑے۔ زمین پر انگلی سے لکیریں کھینچیں اور نجومی تیار۔ اب خانے جانیں اور پوچھنے والا جانے۔ نجومی صاحب کی جیب میں نوٹ تو بہرحال آئیں گے سو آئیں گے"...... عمران نے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"پڑھی تو آپ نے سائنس ہے۔ لیکن لگتا ہے۔ آپ نے سائنس کی بجائے لسانیات میں ڈگریاں لے لی ہیں۔ ایسے ایسے الفاظ چھانٹ کر لے آتے ہیں کہ لغت میں ہی نہ ملیں۔ اب یہ عجوزہ کیا ہوتا ہے۔ میں نے تو آج سے پہلے یہ لفظ ہی نہیں سنا۔ کہیں یہ عجوبہ کی قبیل کا لفظ تو نہیں ہے"...... خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے نہیں عجوبہ تو فارسی زبان کا لفظ ہے۔ جب کہ عجوزہ عربی زبان کا۔ ایک اور لفظ ہوتا ہے۔ جسے ہماری اخلاقیات میں بڑا اہم

درجہ حاصل ہے ۔اب چاہے کسی کی رہائش گاہ دس ایکڑ پر پھیلی ہوئی ہو ۔ تاج محل سے زیادہ سنگ مرمر اس پر لگا ہوا ہو ۔ باتھ روم میں سونے کی پلیٹوں پر مبنی سینٹری فٹنگز ہوں ۔لیکن اخلاقیات کے مطابق وہ اسے غریب خانہ کہنے پر مجبور ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ آپ کا مطلب عجز اور انکسار تو نہیں ہے"....... خاور نے چونک کر کہا۔

" واہ اسے کہتے ہیں کہ عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے ۔ تم تو واقعی عقل مند ہو"......... عمران نے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

" اس تعریف کا شکریہ ۔لیکن اگر عجوزہ عجز کا ہم مطلب ہے تو عجوزہ معنی بہت انکساری ۔ بالکل ہی عاجزانہ ہو سکتا ہے ۔ لیکن اسے دلہن کے ساتھ کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے"........ خاور نے باقاعدہ بحث شروع کر دی۔

" واقعی جلد بازی نقصان دہ ہوتی ہے ۔میں نے اگر جلد بازی میں تمہیں عقل مند کہہ ہی دیا تھا تو تمہیں خود تو خیال رکھنا چاہئے تھا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور خاور ایک بار پھر ہنس پڑا

"آپ نے خود ہی کہا تھا۔میں نے تو اپنے آپ کو عقل مند نہیں کہا تھا ۔ بہرحال میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ نے جلد بازی کی اور میں عقلمند نہیں ہوں ۔لیکن میری بات کا تو جواب دیں"........ خاور نے کہا۔

" عجز کا معنی ہوتا ہے جھکاؤ ۔بے حد جھکاؤ ۔اس قدر جھکاؤ کہ سیدھا ہونے سے بھی عاجز ہو جائے ۔اس لحاظ سے عجوزہ انتہائی بوڑھی عورت کو کہتے ہیں ۔ایسی عورت جس کی بڑھاپے کی وجہ سے کمر بے حد جھک گئی ہو ۔اب تم خود سوچو جب تم نے عجوزہ دلہن کہا تو میں نے چونکنا ہی تھا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو خاور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" ویسے عمران صاحب دلہن بھی تو شرم کے مارے اس قدر جھک جاتی ہے کہ اسے بھی عجوزہ کہا جا سکتا ہے"........ خاور نے کہا تو عمران قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" بہت خوب اب تم نے اصل سرٹیفیکیٹ حاصل کر لیا ہے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور خاور بھی بے اختیار مسکرا دیا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی ۔اچانک دروازے پر دستک ہوئی تو وہ دونوں چونک پڑے ۔ دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" کون ہے"........ خاور نے عمران کے اشارے پر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"دروازہ کھولیے"....... باہر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" لو تم تو کہہ رہے تھے کہ خانہ ہی نہیں ہے ۔ یہ تو لگتا ہے کہ خانہ خود چل کر آ گیا ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا تو خاور نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھول

دیا۔ دروازے پر ایک نوجوان اور خوبصورت ایکریمین لڑکی کھڑی تھی۔ جس نے جینز کی پتلون کے اوپر جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ تھی۔

"میرا نام بوبی ہے"........ لڑکی نے مسکراتے ہوئے اندر آتے ہوئے کہا اور آنے والی کے خاتون ہونے کے ناطے عمران احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کا نام بوبی نہ بھی ہوتا۔ تب بھی آپ اتنی ہی دلکش نظر آتیں ویسے میرا نام ولیم ہے اور یہ میرا ساتھی ہے مائیکل"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا نام ولیم کی بجائے علی عمران بھی ہو تب بھی آپ اسی طرح وجیہہ اور دلکش ہی رہیں گے"........ بوبی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ خاور بھی چونک پڑا۔

"ویسے آپ نے یہ ایشیائی نام کہاں سے یاد کر لیا ہے مس بوبی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بعض نام ایسے ہوتے ہیں جو بین الاقوامی طور پر مشہور ہوتے ہیں اب آپ اس علی عمران کے نام کو ہی لے لیں۔ پوری دنیا کی سیکرٹ سروسز اور زیر زمین تنظیمیں اس نام سے واقف ہیں۔ ویسے کیا میں بیٹھ سکتی ہوں یا ساری گفتگو ایسے ہی کھڑے کھڑے کرنی پڑے گی"۔ بوبی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

"تشریف رکھیں۔ آپ سے آنے سے پہلے میں اپنے ساتھی کے ساتھ

علم نجوم پر بات کر رہا تھا۔ لگتا ہے کنساٹا کی آب وہوا نجوم کے لئے انتہائی سازگار ہے کہ آپ نے بھی نجومیوں کے سے انداز میں گفتگو شروع کر دی ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بوبی کے کرسی پر بیٹھتے ہی عمران اور خاور بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ تو شراب نہیں پیتے مجھے معلوم ہے۔ اس لئے میں بھی آپ کے احترام میں شراب نہیں پیوں گی اور چونکہ آپ نے مجھ سے پوچھنا ہے کہ میں کیا پینا پسند کروں گی۔ اس لئے میں پہلے ہی بتا دوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہی لائم جوس پیوں گی"........ بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا پہلے تو شاید شک تھا لیکن اب تو مجھے آپ کے نجومی ہونے کا اعتراف کرنا ہی پڑے گا"........ عمران نے کہا اور بوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"شکریہ۔ نجومی ہونا کوئی جرم نہیں ہے۔ یہ تو ایک علم ہے"۔ بوبی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مائیکل روم سروس والوں کو لائم جوس کا کہہ دو"........ عمران نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ خواہ مخواہ ان صاحب کو فرضی نام سے پکارنے کا تکلف کر رہے ہیں۔ یہ تو بہرحال مجھے معلوم ہے کہ ان صاحب کا نام مائیکل نہیں بلکہ ان کا نام بھی ایشیائی ہی ہوگا۔ اس لئے یہ تکلف چھوڑیں اور ان کو ان کے اصل نام سے پکاریں"........ بوبی نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"یعنی آپ کا نجوم صرف میری حد تک ہی کام دیتا ہے۔ پھر تو میں واقعی خوش قسمت ہوں"......... عمران نے کہا تو بوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"عمران صاحب بہتر ہے کہ میں مکمل وضاحت کر دوں تاکہ آپ کے چہرے اور آنکھوں میں جو حیرت کی جھلکیاں ہیں وہ بھی دور ہو جائیں اور آپ کے ذہن میں جو الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں۔ میرا نام بوبی ہے اور میرا یہاں کنساٹا میں ایک بڑا گروپ ہے جو بوبی گروپ ہی کہلاتا ہے اور میں نے انہیں خاص طور پر منع کر رکھا ہے کہ وہ مجھے مادام یا میڈم بوبی کہنے کی بجائے مس بوبی ہی کہا کریں۔ کیونکہ مادام اور میڈم کے لفظ سن کر مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں بوڑھی۔ بہت موٹی اور بھدی سی ہو گئی ہوں اور دوسری بات یہ کہ میں بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ ہوں۔ بلیک تھنڈر کے مرد ایجنٹ سپر ایجنٹ کہلاتے ہیں جب کہ عورتیں گولڈن ایجنٹ کہلاتی ہیں تو میں گولڈن ایجنٹ ہوں۔ ویسے میرا تعلق براہ راست مین ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر سے نہیں۔ لیکن اگر کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کو میری ضرورت ہو تو وہ مجھے کام کے لئے کہہ سکتا ہے۔ اس کا کام کرنا یا نہ کرنا میرے اپنے اختیار میں ہے۔ کنساٹا میں میرے ذاتی ہوٹل کلب اور بار ہیں۔ بوبی کلب کے نام سے ایک بڑا کلب ہے۔ جہاں میرا دفتر بھی ہے۔ یہ تو ہے میرا تفصیلی تعارف۔ باقی رہی یہ بات

کہ میں تمہیں کیسے جانتی ہوں اور یہاں کیوں آئی ہوں تو اس کی تفصیل بھی بتا دیتی ہوں"......... بوبی بات کرتے کرتے آخر میں آپ سے تم پر آ گئی۔

"تمہیں مزید تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ لیکن یہاں گواہ صرف ایک ہے۔ جب کہ کم از کم دو گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے بس تم ایک اور گواہ کا انتظام کر دو اور مسئلہ ختم"......... عمران نے بھی آپ کی بجائے اسے تم سے مخاطب کرتے ہوئے کہا اور بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہارا مطلب شاید شادی سے ہے۔ وہ بھی ہو جائے گی۔ لیکن ہمارے ہاں شادی سے پہلے کورٹ شپ ضروری ہے"......... بوبی نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"شادی۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ میرا مطلب تھا کہ تمہاری یہ ساری جائیداد میں خریدنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن خریداری کے معاہدے کے لئے دو گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے"......... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور بوبی ایک بار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"سوری میں سمجھی تم شادی کی بات کر رہے ہو۔ ویسے جہاں تک جائیداد کا تعلق ہے۔ اگر تم یہاں کی شہریت اختیار کر لو تو یہ ساری جائیداد میں تمہیں تحفے کے طور پر دینے کے لئے تیار ہوں۔ یہ شرط بھی صرف اسی لئے ہے کہ یہاں کا قانون یہی ہے"....... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"شکریہ مس بوبی واقعی تم بے حد فراخدل خاتون ہو لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تم دراصل چاہتی کیا ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
لیکن اسی لمحے دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرے میں لائم جوس کے تین گلاس رکھے اندر داخل ہوا تو بوبی نے جو کچھ کہنے کے لئے منہ کھول رہی تھی یکلخت خاموش ہو گئی اور اب اس کے چہرے پر بھی انتہائی سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔ویٹر نے ایک ایک گلاس ان تینوں کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا۔

"تم ان میں سے کوئی بھی گلاس اٹھالو۔مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا کیونکہ تم سیکرٹ ایجنٹ ہو اور مجھے معلوم ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ اس بارے میں بے حد وہمی ہوتے ہیں اور ہو سکتا ہے تمہارے ذہن میں یہ بات آجائے کہ شاید میں نے یہاں آنے سے پہلے ہی کوئی انتظام کر دیا ہو"...... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھا کر اس نے لائم جوس کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

"اس اعتماد کا شکریہ ویسے فکر مت کرو میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی۔ورنہ مجھے خود آنے کی ضرورت نہ تھی۔میں تو صرف تمہاری کمپنی انجوائے کرنا چاہتی ہوں۔کیونکہ میں نے تمہارے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے"...... بوبی نے اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھا کر اس سے چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"کہیں اس ٹیکسی ڈرائیور نے تو تمہیں اطلاع نہیں دے دی جس نے ایئر پورٹ سے ہمیں یہاں پہنچایا تھا۔میں نے اس سے کہا تھا کہ میں انجوائے کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس ٹیکسی ڈرائیور کی رپورٹ پر ہی مجھے تمہاری بابت معلوم ہوا ہے۔مجھے سیکشن ہیڈ کوارٹر نے تمہاری یہاں آمد کے بارے میں بتا دیا تھا۔چنانچہ میں نے اپنے گروپ کو تمہاری تلاش پر لگا دیا تھا۔میں نے انہیں تمہاری جسمانی ساخت کے ساتھ ساتھ یہ خاص طور پر بتایا تھا کہ تم فطرتاً مزاح پسند ہو۔اس لئے زیادہ دیر تک سنجیدہ نہیں رہ سکتے۔جب تم ٹیکسی میں بیٹھے تو تم نے بیٹھتے ہی ٹیکسی ڈرائیور سے مزاحیہ باتیں شروع کر دیں۔تمام ٹیکسی ڈرائیوروں کو میرے گروپ نے اس بارے میں ہدایات دے رکھی تھیں چنانچہ اس ٹیکسی ڈرائیور نے میرے گروپ کو اطلاع دی۔اس نے مجھے اور میں یہاں آ گئی"...... بوبی نے بغیر کسی تکلف کے اعتراف کرتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار سر ہلا دیا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ بوبی نے اس کی نگرانی کا مختلف طریقہ اپنایا ہے کہ وہ اس کے ساتھ نتھی ہو جائے۔تاکہ اگر وہ لیبارٹری کو تلاش کرنا چاہے تو نہ کر سکے اور اگر کرے تو انہیں معلوم ہو جائے۔لیکن عمران کو چونکہ پہلے سے ہی ان سارے حالات کا اندازہ تھا۔اس لئے اس نے جان بوجھ کر لیبارٹری کو تلاش کرنے کا کام جولیا اور اس کے ساتھیوں کے ذمے ڈال دیا تھا اور اتنی بات وہ جانتا تھا کہ

وہ جب چاہے گا ۔ بوبی کو جھٹک دے گا ۔ اسی لئے وہ پوری طرح
مطمئن تھا۔

" تمہاری صاف گوئی مجھے پسند آئی ہے بوبی ۔ اس لئے اب بتا دو کہ
تمہارا مقصد کیا ہے تاکہ میں جس حد تک ممکن ہو سکے تمہارے
مقصد کے حصول میں تمہارے ساتھ تعاون کر سکوں "........ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہی تو میں بتا رہی تھی کہ تم نے ٹوک دیا۔ بہرحال میں مختصر بتا
دیتی ہوں ۔ تم نے ولنگٹن کے سب سیکشن انچارج فورڈ کی بیٹی کو اغوا
کیا۔ تاکہ تم فورڈ کو تلاش کر سکو۔ لیکن بیروفین نے جاسٹی کی مدد سے
تمہارا سراغ لگا لیا۔ جاسٹی ایک احمق عورت تھی ۔ اس لئے وہ اپنے
گروپ کی رپورٹوں پر ہی مطمئن ہو گئی کہ اس نے تمہارا اور تمہارے
ساتھیوں کا خاتمہ کرا دیا ہے ۔ لیکن دراصل اس کا گروپ تمہارے ہاتھ
لگ گیا تھا۔ بہرحال تم نے جاسٹی کی مدد سے آگے بڑھنے کی کوشش کی
اور تم اپنے مقصد میں بے حد کامیاب بھی رہے ۔ تم نے سپلائی لائن
کو چیک کیا اور تمہاری یہ مہارت کہ تم کسی کی آواز اور لہجے کو فوری
طور پر نقل کرنے کے ماہر ہو ۔ تمہارے اس کام میں بے حد مدد کی ۔ تم
نے جاسٹی سے معلوم کر لیا کہ سپیشل لیبارٹری تک پہنچنے والا فارمولا
بیروفین نے اسے دیا تھا اور جاسٹی نے اسے ریلوے کلوک روم کے
سپیشل لاکر میں رکھ دیا تھا ۔ تم نے معلوم کر لیا کہ وہاں سے اسے
جیرالڈ نے حاصل کیا ۔ پھر تم نے جیرالڈ سے جانی آسکر کا پتہ چلایا اور

جانی آسکر سے سازینو ۔ سازینو کا تعلق براہ راست سیکشن ہیڈ کوارٹر سے
تھا ۔ اس لئے سازینو نے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کی تو سیکشن
ہیڈ کوارٹر سارا کھیل سمجھ گیا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ اب تم کنساٹا پہنچ
گئے اور سازینو کے ذریعے سپیشل لیبارٹری تک پہنچ گئے ۔ چنانچہ سیکشن
ہیڈ کوارٹر نے فوری طور پر سازینو کو ہلاک کرا دیا ۔ تاکہ وہ تمہارے
ساتھ نہ لگ سکے ۔ چونکہ تمہارا نام مین ہیڈ کوارٹر نے سیف لسٹ میں
رکھا ہوا ہے ۔ اس لئے بلیک تھنڈر کا کوئی ایجنٹ تمہیں ہلاک نہیں
کر سکتا ۔ لیکن اب مین ہیڈ کوارٹر نے مشروط طور پر اس بات کی
اجازت دے دی ہے کہ اگر تم سپیشل لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے
بعد اس کے لئے خطرہ بننے لگو تو تمہیں ہلاک کیا جا سکتا ہے ۔ سازینو
تک پہنچنے کا مطلب سیکشن ہیڈ کوارٹر نے یہ ہی لیا کہ تم لیبارٹری کے
لئے خطرہ بن سکتے ہو ۔ اس لئے اس نے مجھے کال کیا اور تمہاری آمد کا
بتایا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ اگر تم سپیشل لیبارٹری کے لئے خطرہ بننے لگو
تو میں تمہیں ہلاک کر دوں ۔ اس نے اپنے طور پر منصوبہ بندی بھی کی
لیکن میں نے اس کی منصوبہ بندی مسترد کر دی ۔ میں اپنے انداز میں
کام کرنے کی عادی ہوں ۔ چنانچہ میں نے تمہیں ٹریس کیا اور یہاں
تمہارے پاس پہنچ گئی اور میں نے سب کچھ تمہیں صاف صاف بتا دیا
ہے ۔ مین ہیڈ کوارٹر کے مطابق صرف ایک شرط پر تمہیں ہلاک کیا جا
سکتا ہے ۔ اس لئے میں بھی اس وقت تک تمہارے خلاف کوئی
کارروائی نہیں کروں گی جب تک میں یہ نہ سمجھ لوں کہ تم واقعی

لیبارٹری کے لئے خطرہ بن سکتے ہو تب تک تم یہاں میرے مہمان ہو یہ ہوٹل بھی میری ملکیت ہے۔اس لئے یہاں تم سے کوئی چارجنگ نہیں کی جائے گی۔اگر تم میری کمپنی پسند کرو تو میں حاضر ہوں"۔بوبی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بے حد شکریہ مس بوبی۔میں ضرور تمہاری کمپنی انجوائے کروں گا لیکن اس وقت جب میں سپیشل لیبارٹری تلاش کر لوں گا اور وہاں سے اپنے ملک کے سائنس دان اور فارمولے کو واپس پاکیشیا بھجوا دوں گا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔جیسے تمہاری مرضی۔ویسے اگر تم اسے کوئی دھمکی وغیرہ نہ سمجھو تو یہ بتا دوں کہ یہاں کنساٹا میں رہتے ہوئے تم ہر وقت میری نگرانی میں رہو گے اور ایک اور بات بھی بتا دوں کہ یہ ٹھیک ہے کہ میں بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ ہوں۔لیکن واقعی مجھے بھی اس سپیشل لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہے حتیٰ کہ ایسی لیبارٹریوں کا علم سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھی نہیں ہوتا۔سازینو نے وہ فارمولا یقیناً سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھجوا دیا ہو گا اور پھر سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بھی اسی طرح کی سپلائی چین چلی ہو گی اور نجانے یہ فارمولا کہاں پہنچا ہو گا"........ بوبی نے کہا۔

"پھر تو سیکشن ہیڈ کوارٹر نے تمہیں خواہ مخواہ تکلیف دی۔جب لیبارٹری ہی یہاں موجود نہیں ہے تو میں کیسے اس کے لئے خطرہ بن سکتا ہوں اور تمہیں کیسے معلوم ہو گا کہ میں کس وقت لیبارٹری کے

لئے خطرہ بن چکا ہوں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ اوہ واقعی۔اس پوائنٹ پر تو میں نے خود بھی غور نہیں کیا تھا گڈ۔تم واقعی انتہائی عقل مند آدمی ہو۔جو تم نے فوراً یہ بات سوچ لی بہر حال اب میں نے مشن لے لیا ہے۔اس لئے اب اسے نبھانا تو پڑے گا"........ بوبی نے کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عورتیں واقعی چاہے مشرق کی ہوں یا مغرب کی ایک جیسی ہی ہوتی ہیں۔تم نے مشن کو نبھانے کی بات کی ہے جب کہ ہمارے مشرق کی عورتیں شوہر کو نبھانے کی بات کرتی رہتی ہیں"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"او۔کے میں نے تمہارا بے حد وقت لیا ہے۔میری طرف سے بوبی کلب آنے کی دعوت قبول کر لو اور مجھے اجازت دو"........ بوبی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک شرط پر دعوت قبول کر سکتا ہوں"........ عمران نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کون سی شرط"........ بوبی نے چونک کر پوچھا۔

"کہ تم جس ٹرانسمیٹر یا مشین کے ذریعے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کرتی ہو وہ مجھے دکھا دینا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہ صرف دکھا دوں گی بلکہ تمہارے سامنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو کال بھی کروں گی وعدہ رہا"........ بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور

تیزی سے واپسی کے لئے مڑ گئی ۔ جب وہ کمرے سے باہر چلی گئی تو
عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور واپس کرسی پر بیٹھ گیا ۔
جب کہ خاور نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
جیب سے ایک جدید انداز کا گائیکر نکالا اور کمرے کی چیکنگ شروع کر
دی ۔ عمران خاموش بیٹھا رہا ۔

" یہاں کوئی ڈکٹا فون نہیں ہے" .... خاور نے گائیکر کو آف کر
کے واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا ۔

" بلیک تھنڈر سائنسی طور پر بے حد ایڈوانس ہے ۔ اس لئے کسی
عام سے ڈکٹا فون کی ان سے توقع ہی نہیں کی جا سکتی" .... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" یہ کس ٹائپ کی ایجنٹ ہے ۔ میری تو سمجھ میں نہیں آیا" ۔ خاور
نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا ۔

" بلیک تھنڈر نے بھی واقعی بھانت بھانت کے جانور بھر رکھے ہیں
اپنے چڑیا گھر میں ۔ یہ محترمہ گولڈن ایجنٹ ہیں ۔ کل کوئی پلاٹینیم
ایجنٹ آ جائے گا اور پرسوں کوئی ڈائمنڈ ایجنٹ" .... عمران نے کہا
اور خاور بھی بے اختیار ہنس پڑا ۔

" ویسے اب آپ کا پروگرام کیا ہے ۔ اب یہ میک اپ اور یہ نام
دونوں ہی فضول ہو چکے ہیں" .... خاور نے کہا ۔

" پروگرام سے کیا ہونا ہے ۔ تفریح کریں گے ۔ گھومیں گے پھریں
گے ۔ سیر کریں گے اور مس بوبی کی میزبانی کا لطف اٹھائیں گے ۔ جب

بور ہو جائیں گے تو چندہ لے کر واپس چلے جائیں گے اور پاکیشیا جا کر
سفر نامہ کنساٹا لکھنا شروع کر دیں گے ۔ جس میں گولڈن ایجنٹ کا ذکر
ہو گا ۔ نتیجہ یہ کہ سفر نامہ ہاتھوں ہاتھ بکے گا اور آغا سلیمان پاشا کی
تنخواہوں کے بل کا کچھ حصہ تو ادا ہو ہی جائے گا" .... عمران کی زبان
رواں ہو گئی اور خاور بے اختیار ہنس پڑا ۔

" آؤ اب کافی دیر ہو گئی ہے کمرے میں بند بیٹھے بیٹھے ۔ چلو چل کر
کنساٹا کی سیر کریں" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی
سے اٹھ کھڑا ہوا چند لمحوں بعد وہ ہوٹل سے باہر نکل کر پیدل چلتے
ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ سڑکوں پر جس طرح کاروں کا رش تھا اسی
طرح فٹ پاتھ پر بھی پیدل چلنے والوں کا خاصا رش تھا ۔ عمران چلتے چلتے
ایک پبلک بوتھ کے سامنے رکا ۔ اس نے جیب سے سکے نکال کر اس
میں ڈالے اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس چارلس سپیکنگ" .... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ
آواز سنائی دی ۔

" پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں کنساٹا سے" .... عمران نے کہا ۔

" اوہ اوہ پرنس تم اور کنساٹا میں ۔ خیریت" .... دوسری طرف
سے چونکتے ہوئے اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا ۔

" ہاں ایک کام تمہارے ذمے لگانا ہے ۔ مس بوبی کو جانتے
ہو" .... عمران نے کہا ۔

" بوبی ۔ ہاں اچھی طرح جانتا ہوں ۔ کیوں" .... چارلس نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے شادی کا پیغام بھجوانا ہے"....... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے چارلس بے اختیار ہنس پڑا۔

"سوری پرنس۔ واقعی یہ کیوں والا لفظ غلط استعمال ہو گیا ہے۔ بہرحال بتاؤ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ تم نے ولنگٹن سے فون تو کیا تھا لیکن یہ نہ بتایا تھا کہ تم خود کنساٹا آرہے ہو"....... چارلس نے کہا۔

"ہاں اس وقت پروگرام میں کنساٹا کی سیاحت شامل نہیں تھی"۔ عمران نے جواب دیا اور چارلس بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے بوبی کا نام اس لئے لیا تھا کہ بوبی ہوٹل پیراٹ میں آکر مجھ سے ملی اور اس نے اپنے متعلق اور میرے متعلق سب کچھ بتا دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کہا ہے کہ جب تک میں یہاں رہوں گا وہ میری نگرانی کراتی رہے گی۔ تم یقیناً پیراٹ ہوٹل کے سازینو کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتے ہی ہو گے"....... عمران نے کہا۔

"کچھ کیا۔ بہت کچھ جانتا ہوں۔ لیکن اسے تو دو روز پہلے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے"....... چارلس نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ تم صرف اتنا کرو کہ مجھے سازینو کی رہائش گاہ اور اس کی بیوی بچوں کے بارے میں تفصیل بتا دو"....... عمران نے کہا۔

"سازینو غیر شادی شدہ آدمی تھا اور ہوٹل پیراٹ میں ہی رہتا تھا۔ اسے انتظامیہ نے ایک کمرہ دے رکھا تھا۔ چوتھی منزل کمرہ نمبر ساٹھ"۔

چارلس نے کہا۔

"کیا وہ مستقل طور پر کنساٹا کا رہنے والا تھا یا کہیں باہر سے آیا تھا"....... عمران نے پوچھا۔

"نہیں کنساٹا کے شمال مغربی علاقے جاڈش کا رہائشی تھا۔ وہاں اس کا آبائی مکان اب بھی موجود ہے وہ ہر ویک اینڈ پر باقاعدگی سے اس مکان میں جا کر رہتا تھا"....... چارلس نے جواب دیا۔

"اس کے مکان کا اتہ پتہ بتا دو"....... عمران نے کہا۔

"جاڈش میں سازینو ہاؤس کسی سے بھی پوچھ لینا وہ بتا دے گا"۔ چارلس نے جواب دیا۔

"کیا وہ مکان اب بند ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"نہیں اس کا بھائی رابرٹ وہاں رہتا ہے۔ اس نے وہاں فارم بنایا ہوا ہے۔ وہ بھی غیر شادی شدہ ہے اور اکیلا ہی رہتا ہے"۔ چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے شکریہ"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے جیب سے رومال نکالا اور ڈائل کو رومال کی مدد سے اچھی طرح صاف کر کے وہ مڑا اور ایک طرف کھڑے خاور کی طرف بڑھ گیا۔

"میں نے چیک کرنے کی کوشش کی ہے عمران صاحب کہ کوئی نگرانی تو نہیں کر رہا۔ لیکن کوئی آدمی نظر تو نہیں آیا"....... خاور نے کہا۔

"ہو سکتا ہے انہوں نے کوئی سائنسی سسٹم اختیار کر رکھا ہو۔

بہرحال چلو ہم نے شمالی مغربی علاقے جاڈش جانا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک خالی ٹیکسی کو اشارہ کر دیا۔

"یس سر"...... ٹیکسی ڈرائیور نے ان کے اندر بیٹھتے ہی پوچھا۔

"جاڈش لے چلو"...... عمران نے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ ٹیکسی شہر سے باہر نکل کر آگے بڑھتی چلی گئی حتیٰ کہ وہ دیہاتی علاقے میں پہنچ گئی اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی طویل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک چھوٹے سے قصبے میں پہنچ گئے۔

"اگر تم یہاں ویٹ کر سکو تو ہم نے واپس بھی جانا ہے۔ ویٹ کرنے کا معاوضہ علیحدہ ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"پھر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے سر"...... ٹیکسی ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے خاور کو ٹیکسی میں ہی رہنے کا اشارہ کیا اور خود وہ ٹیکسی سے اتر کر ایک دکاندار کی طرف بڑھ گیا۔

"سازینو ہاؤس کہاں ہے"...... عمران نے دکاندار سے پوچھا۔

"سازینو ہاؤس۔ آگے چلے جائیں دائیں ہاتھ پر پہلی سڑک مڑتے ہی سازینو ہاؤس آ جائے گا۔ کافی بڑی عمارت ہے"...... دکاندار نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور واپس ٹیکسی میں آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو پتہ بتا کر آگے بڑھنے کے لئے کہا۔

"آپ نے سازینو ہاؤس جانا تھا تو مجھے بتایا ہوتا"...... ٹیکسی ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے جا کر مس بوبی کو بتا دینا تھا کہ میں نے تم سے سازینو

ہاؤس کا پتہ پوچھا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ یہاں ہر ٹیکسی ڈرائیور کو آپ کی تصویر دے دی گئی ہے اور ساتھ ہی ہدایات بھی دے دی گئی ہیں کہ آپ جہاں جائیں۔ جس سے ملیں آپ کی رپورٹ دی جائے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کا معاوضہ بھی تمہیں ملتا ہے یا صرف خدمت خلق ہی کرتے ہو"...... عمران نے کہا تو ڈرائیور بے اختیار ہنس پڑا۔

"کنساٹا میں چلنے والی تمام ٹیکسیاں مس بوبی کی ملکیت ہیں۔ یہاں ان کی اجازت کے بغیر کوئی ٹیکسی نہ خرید سکتا ہے اور نہ چلا سکتا ہے ورنہ دوسرے روز نہ اس کی ٹیکسی نظر آتی ہے اور نہ وہ خود لیکن اس کے باوجود جب کوئی کام ہمارے ذمے لگایا جاتا ہے تو اس کا علیحدہ معاوضہ دیا جاتا ہے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیکسی کو دائیں ہاتھ پر بائی روڈ پر موڑا اور پھر ایک بڑی سی عمارت کے سامنے جا کر روک دیا۔ جس کے ستون پر سازینو ہاؤس کی نیم پلیٹ موجود تھی۔

"آپ سازینو کے بھائی رابرٹ سے ملنے آئے ہیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی روکتے ہوئے کہا۔

"میں تو صرف سازینو ہاؤس دیکھنے آیا ہوں۔ بڑی شہرت سنی تھی اس کی۔ اب اگر اس کے بھائی سے ملاقات ہو جائے تو اور بات

ہے"........ عمران نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"سازینو کا بھائی رابرٹ مس بوبی کے گروپ کا خاص آدمی ہے۔ البتہ اگر آپ سازینو کے بارے میں کوئی خاص بات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اس کی گرل فرینڈ جیکی سے مل لیں۔ وہ بھی اسی قصبے میں رہتی ہے"........ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے۔ تم تو خاصے کام کے آدمی لگتے ہو"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام فریڈ ہے"۔ یہ بھی بتا دوں کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ دراصل پاکیشیائی ہیں اور آپ کا نام علی عمران ہے۔ آپ میک اپ میں ہیں"........ فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے بوبی نے یہ اطلاع دی ہو گی"........ عمران نے کہا اس نے نیچے اترنے کا ارادہ فی الحال ترک کر دیا تھا۔

"جی ہاں لیکن اگر آپ مجھ پر اعتماد کریں تو میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔ اس لئے نہیں کہ مجھے آپ سے کوئی لالچ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ میں بوبی کے خلاف کام کرنا چاہتا ہوں۔ بوبی نے میرے چھوٹے بھائی کو معمولی سی بات پر گولی مار دی تھی اور میں نے دل ہی دل میں قسم کھائی تھی کہ میں بوبی سے اپنے بھائی کا انتقام ضرور لوں گا۔ لیکن ظاہر ہے کہ میں کھل کر تو بوبی کو گالی بھی نہیں دے سکتا۔ لیکن میرا عہد میرے سینے میں زندہ ہے اور اب آپ سے مل کر مجھے نجانے کیوں احساس ہوا ہے کہ اگر میں خفیہ طور پر آپ سے تعاون کروں تو میں

اپنے بھائی کا انتقام لے سکتا ہوں۔ اب آپ کی مرضی آپ چاہے مجھ پر اعتماد کریں یا نہ کریں"........ فریڈ نے کہا تو عمران نے اس کے لہجے سے ہی محسوس کر لیا کہ فریڈ جو کچھ کہہ رہا ہے دل سے کہہ رہا ہے۔

"سوچ لو۔ ہم نے تو بہرحال یہاں سے واپس چلے جانا ہے لیکن تم نے یہیں رہنا ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کھل کر سامنے نہیں آ سکتا یہ میری مجبوری ہے۔ لیکن میں ویسے آپ کے بہت کام آ سکتا ہوں۔ میں نے رپورٹ ہی دینی ہے۔ دیتا رہوں گا۔ لیکن وہ باتیں جو آپ کہیں گے۔ اس طرح اگر آپ کا کام اس بوبی کے خلاف ہو سکتا ہے تو میرا انتقام پورا ہو جائے گا"........ فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری بات سنو ہم ایک انتہائی خوفناک بین الاقوامی مجرم تنظیم کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ یہ بوبی اس تنظیم کی ایجنٹ ہے۔ اس تنظیم نے ایک ایسی لیبارٹری بنا رکھی ہے۔ جہاں وہ پوری دنیا کے انسانوں کے خلاف ایک ہتھیار بنانے پر کام کر رہی ہے۔ اس نے ہمارے ملک پاکیشیا سے ایک سائنس دان کو اس کے فارمولے سمیت اغوا کر کے یہاں جبراً رکھا ہوا ہے۔ ہمیں دراصل اس لیبارٹری کی تلاش ہے"........ عمران نے کہا۔

"سوری جناب مجھے تو اس لیبارٹری کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی میں نے آج تک اس بارے میں کسی سے سنا ہے اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ یہ لیبارٹری کم از کم کنساٹا میں نہیں ہے۔ اگر

ہوتی تو لامحالہ کہیں نہ کہیں سے اس بارے میں کوئی بات میرے
کانوں میں پڑجاتی ۔ میں گذشتہ اٹھارہ سالوں سے ٹیکسی چلا رہا ہوں ۔
میرا اٹھنا بیٹھنا ڈرائیور لوگوں میں ہی ہوتا ہے ۔ آخر اس لیبارٹری میں
کوئی سامان کوئی خوراک تو سپلائی ہوتی ہی ہو گی اور یہ سپلائی لامحالہ
کوئی ڈرائیور ہی لے جاتے ہوں گے ۔ اگر ایسا ہوتا تو یقیناً ہمیں معلوم
ہو جاتا"...... فریڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور عمران
اس کی ذہانت پر دل ہی دل میں داد دینے پر مجبور ہو گیا ۔ اس نے واقعی
انتہائی ذہانت سے یہ دلیل دی تھی اور عمران نے اس کے سامنے
لیبارٹری والی بات کی ہی اسی لئے تھی کہ اسے معلوم تھا کہ ڈرائیور طبقے
کو ایسی چیزوں کا کسی نہ کسی واسطے سے بہر حال علم ہو جاتا ہے ۔ لیکن
اب فریڈ کی بات سن کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ لیبارٹری بہر حال
کنساٹا میں نہیں ہے ۔

"سازینو کو اس بارے میں علم تھا ۔ اس لئے ہمارے یہاں پہنچنے
سے پہلے ہی سازینو کو راستے سے ہٹا دیا گیا ہے ۔ سازینو نے لامحالہ کسی
نہ کسی سے اس بارے میں کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی بات ضرور کی ہو
گی ۔ میں ایسا آدمی تلاش کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا ۔

"یہ باتیں آپ کو نہ سازینو کے بھائی سے معلوم ہو سکتی ہیں اور نہ
اس کی دوست لڑکی سے ۔ سازینو کو میں اچھی طرح جانتا ہوں ۔ سازینو
ہوٹل سروس کرنے سے پہلے کچھ عرصہ ٹیکسی ڈرائیور رہا تھا ۔ اس لحاظ
سے اس سے میرے تعلقات تھے ۔ گو یہ تعلقات دوستانہ تو نہ تھے ۔

صرف ہیلو ہیلو اور چند لمحے اٹھنے بیٹھنے تک ہی محدود تھے ۔ لیکن مجھے
سازینو کی طبیعت اور فطرت کے بارے میں معلوم ہے ۔ وہ انتہائی گہرا
آدمی تھا ۔ کسی کو کبھی کسی صورت بھی اپنے راز میں شریک نہ کرتا تھا
البتہ میں آپ کو ایک ٹپ دے سکتا ہوں لیکن یقین سے نہیں کہہ سکتا
کہ آپ کو کامیابی ہو گی"...... فریڈ نے کہا ۔

"تم بتاؤ"...... عمران نے کہا ۔

"اس کا ایک ہی گہرا دوست ہے ۔ اسبارٹو کلب کا سپروائزر فشر ۔ یہ
دونوں ہم راز بھی ہیں اور راتیں تقریباً ان کی اکٹھی ہی گزرتی تھیں جب
سے سازینو ہلاک ہوا ہے فشر کو اس قدر صدمہ ہوا ہے کہ اس نے
کلب سے چھٹی لے لی ہے اور آج کل وہ اپنی رہائش گاہ میں رہتا ہے ۔ ہو
سکتا ہے اسے اس بارے میں کچھ معلوم ہو"...... فریڈ نے کہا تو عمران
کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی ۔

"کہاں رہتا ہے فشر"...... عمران نے پوچھا ۔

"شہر میں ایک رہائشی کالونی ہے جاسٹرڈ ۔ وہیں اس کا مکان ہے
جس کا نمبر سیونٹی ون ہے بلاک سی"...... فریڈ نے جواب دیا ۔

"ٹھیک ہے پھر وہیں چلو"...... عمران نے کہا ۔

"آپ یہاں اس رابرٹ سے مل لیں تاکہ میں رپورٹ دے سکوں
اس کے بعد میں آپ کو جاسٹرڈ کالونی کے پہلے چوک پر اتار دوں گا ۔ فشر
سے آپ خود جا کر ملیں ۔ اس طرح میں رپورٹ دینے سے بچ جاؤں
گا"...... فریڈ نے کہا ۔

"تم چلو۔ یہی رپورٹ دے دینا کہ سازینو ہاؤس جا کر عمران باہر سے ہی واپس لوٹ گیا تھا اور سنو تم ہمیں واپس ہمارے ہوٹل ڈراپ کر دو ہم خود ہی جاسٹرڈ کالونی پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا تو فریڈ نے سرہلا دیا اور ٹیکسی آگے بڑھائے لئے گیا۔ پھر ایک گھنٹہ انہیں واپسی میں لگ گیا۔ ٹیکسی جب ہوٹل کے سامنے جا کر رکی تو عمران نے جیب سے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر فریڈ کو دے دی۔

"یہ رکھ لو"...... عمران نے کہا۔

"آپ مجھے ٹیکسی آفس فون کر کے کسی بھی وقت طلب کر سکتے ہیں اور ہاں ایک خاص بات بھی بتا دوں بوبی کے گروپ کے آدمیوں کی خاص نشانی نیلے رنگ کی پٹی ہے جو ان کے کالر میں لگی ہوئی ہے"...... فریڈ نے آہستہ سے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور ٹیکسی سے اتر کر وہ خاور کے ساتھ واپس ہوٹل کے کمرے میں آگیا۔

"اب اس فشر کے پاس جانے کا کب ارادہ ہے"...... خاور نے پوچھا۔

"فی الحال کھانا وغیرہ کھالیں پھر پروگرام بنائیں گے"...... عمران نے کہا اور خاور نے اثبات میں سرہلا دیا۔

کنساٹا کے ایک ہوٹل میں جولیا اور اس کے ساتھیوں نے مختلف ناموں سے کمرے بک کرائے ہوئے تھے۔ انہیں کنساٹا آئے آج دوسرا روز تھا۔ لیکن باوجود ادھر ادھر بھاگ دوڑ کے وہ کوئی ایسا کلیو حاصل نہ کر سکے تھے جس سے انہیں اس سپیشل لیبارٹری کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکتا۔ بظاہر وہ سیاحوں کے انداز میں شہر میں گھومتے پھرتے رہتے تھے اور ایسی جگہیں خاص طور پر جا کر دیکھتے تھے جنہیں سیاح دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مختلف ٹرک اڈوں کے منیجروں اور غذا اور ایسی دوسری ضروریات سپلائی کرنے والے بڑے بڑے اداروں کے آدمیوں سے ملاقاتیں کر کے اس لیبارٹری کے بارے میں کھوج لگانے کی کوشش کی لیکن کہیں سے بھی انہیں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ اس وقت وہ سب سیاحوں کے روپ میں کنساٹا کے سنٹرل گارڈن کے ایک خوبصورت پلاٹ میں

گھاس پر بیٹھے ہوئے تھے۔ان میں سے ایک کے گلے میں کیمرہ لٹکا ہوا تھا۔اس پلاٹ میں صرف وہی موجود تھے دوسرے افراد دیگر پلاٹوں اور روشوں پر گھوم پھر رہے تھے۔

"اس طرح ہم کب تک مارے مارے پھرتے رہیں گے"۔صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کنساٹا میں یہ لیبارٹری نہیں ہے"...... تنویر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"کنساٹا میں نہ ہو گی لیکن بہرحال اس کا سراغ یہیں سے ملتا ہے۔ ورنہ عمران کبھی بھی ہمیں یہاں نہ بھیجتا اور نہ خود آتا"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ عمران نے ہمیں خراب کرنے کے لئے یہاں بھیجا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں جب عمران نے اس پیکٹ کی سپلائی چین کو چیک کیا تھا تو میں اس کے ساتھ موجود تھی اور یہاں کے سازینو نے جس انداز میں بات کی تھی۔اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ سازینو کا اس لیبارٹری سے براہ راست تعلق ہے۔لیکن اب کیا کیا جائے سازینو کو ہلاک کر دیا گیا ہے"......جولیا نے کہا۔

"سازینو کی ہلاکت بتا رہی ہے کہ لیبارٹری کا سراغ یہاں سے مل سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن کس طرح۔یہی بات تو سمجھ میں نہیں آ رہی"...... صفدر

نے کہا۔

"عمران بھی یہاں آیا ہوا ہے اور لامحالہ وہ اس سلسلے میں بھاگ دوڑ بھی کر رہا ہو گا۔اگر ہم عمران کی نگرانی کریں تو یقیناً کوئی کام کی بات ہاتھ آ سکتی ہے۔یہ اہم بات ہے کہ ہم اس سے پہلے اس کام کی بات کا نتیجہ حاصل کر لیں"...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے عمران کی فوقیت تسلیم کر لی"۔جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"فوقیت تو تسلیم کرنی ہی پڑتی ہے۔اس کو اللہ تعالیٰ نے ذہن ہی ایسا دیا ہے"...... تنویر نے کہا اور ایک بار پھر سارے ہنس پڑے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں سازینو کو ہلاک کرنے والوں کو ٹریس کرنا چاہئے۔لامحالہ یہ لوگ وہی ہو سکتے ہیں جن کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"اور اگر اسے کسی پیشہ ور قاتل سے ہلاک کرایا گیا ہو تو پھر"۔ تنویر نے کہا۔

"میں نے سرسری سی معلومات حاصل کی تھیں۔ان کے مطابق سازینو کی ہلاکت میں یہاں کے ایک زیر زمین گروپ بوبی کا ہاتھ ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایک ہی بات ہوئی۔اب اس بوبی گروپ کا تو تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم سے نہیں ہو سکتا"...... صفدر نے جواب دیا۔

" ہمیں معلوم تو کرنا چاہئے ۔ ہو سکتا ہے ۔ کوئی کلیو مل ہی جائے "...... کیپٹن شکیل نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ہمیں بہرحال کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہے ۔ اس لئے کیپٹن شکیل کی تجویز پر ہی عمل کر لیتے ہیں "...... جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" میں ابھی معلوم کر کے آتا ہوں کہ اس بوبی گروپ کا چیف کون ہے اور پھر اس چیف کی گردن پکڑ لیں گے سب کچھ سامنے آ جائے گا "...... تنویر نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس کیفے کی طرف بڑھ گیا جو اس سنٹرل گارڈن کے ایک کونے میں تھا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے کے بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر خاصا جوش و خروش نمایاں تھا۔

" میں نے معلوم کر لیا ہے ۔ بوبی دراصل ایک عورت ہے ۔ یہ اسی کا گروپ ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بوبی کا تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم سے ہے ۔ یہاں کنسانا میں اس کا ہی سکہ چلتا ہے یہاں کے تقریباً تمام بڑے بڑے ہوٹل ، کلب ، بارز اور جوئے خانے اسی کی ملکیت ہیں "...... تنویر نے واپس آکر انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا۔

" کیسے پتہ چلا کہ اس کا تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم سے ہے "۔ صفدر نے پوچھا۔

" میں نے یہاں کے ایک بوڑھے ویٹر کو خاصا بڑا معاوضہ دے کر اس سے معلومات حاصل کی ہیں ۔ وہ بوبی کلب میں بھی ملازمت کر چکا

ہے "...... تنویر نے جواب دیا۔

" اگر یہ بات درست ہے تو اس کا مطلب ہے کہ بوبی براہ راست بلیک تھنڈر سے منسلک ہے "...... جولیا نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" بوبی اپنے کلب میں ہی اٹھتی بیٹھتی ہے اور وہاں اس کا باقاعدہ دفتر ہے "...... تنویر نے کہا۔

" چلو پھر اس کے کلب چلتے ہیں وہاں جا کر جیسی بھی صورت حال ہو گی ویسے ہی کر لیں گے ۔ لیکن ایک بات میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر اس بوبی کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے تو پھر یہ کوئی عام مجرم نہیں ہو گی اور نہ ہی اس قدر لاپرواہ ہو گی کہ جو چاہے جب بھی چاہے اس پر ہاتھ ڈال سکے ۔ اس لئے معمولی سی غلطی ہمیں مہنگی بھی پڑ سکتی ہے "۔ صفدر نے کہا۔

" دیکھو صفدر تم یہ بوڑھوں جیسی باتیں میرے سامنے نہ کیا کرو۔ تم لوگ یہیں ٹھہرو میں جا کر اس لڑکی کی گردن دبا کر اس سے سب کچھ معلوم کر آتا ہوں ۔ اس طرح اگر ہم سوچنے سمجھنے کے چکر میں رہ گئے تو ہم ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکیں گے "...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تنویر درست کہہ رہا ہے صفدر ۔ اس سے پہلے کہ وہ لوگ ہمارے بارے میں چوکنا ہوں ہمیں ان پر ہاتھ ڈال دینا چاہئے "...... کیپٹن شکیل جیسے آدمی نے بھی تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا

"لیکن کس طرح ۔ کیا ہم دندناتے ہوئے اس کے دفتر میں داخل ہو جائیں ۔ کیا اس نے اپنی حفاظت کے لئے کوئی انتظامات نہ کر رکھے ہوں گے"........ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں سیاحوں کے روپ میں اس سے ملنا چاہئے"۔ جولیا نے کہا۔

"اور اگر اس نے سرے سے ملنے سے ہی انکار کر دیا تو"........ تنویر نے کہا۔

"دیکھو تنویر یہ ضروری نہیں ہے کہ بوبی سے ہمیں واقعی ہمارے مطلب کی بات معلوم ہو سکے اور اس پر ہاتھ ڈالنے کے بعد بہر حال ہم اس قدر آزادی سے یہاں گھوم پھر بھی نہ سکیں گے ۔ اس لئے جو کچھ کرنا ہے اسے اچھی طرح سوچ سمجھ لو"........ صفدر نے جواب دیا۔

"تم چلو تو ہی یہ سوچنے سمجھنے والا کام وہاں بھی تو ہو سکتا ہے"۔ تنویر نے اپنی فطرت کے مطابق کہا اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا ۔

"او۔کے چلو"........ صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی باقی سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر بوبی کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔

"مسٹر وہاں بوبی کلب میں سیاحوں کے مطلب کی کوئی چیز ملتی بھی ہے یا"........ صفدر نے عقبی سیٹ سے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹیکسی ڈرائیور بے اختیار چونک پڑا۔

"جی وہاں ہر چیز ملتی ہے ۔ جو بھی آپ طلب کریں ۔ مس بوبی تو

کنساٹا کی مالک ہے"........ ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ مس بوبی کسی سے ملاقات بھی کرتی ہے ۔ اس کی شہرت سن سن کر تو مجھے اس سے ملنے کا شوق ہو گیا ہے"........ ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

"جی بالکل ملتی ہے وہ بے حد سوشل خاتون ہیں"........ ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ڈرائیور نے اسے بوبی کلب کی وسیع اور عالیشان عمارت کے سامنے اتار دیا۔ اور وہ سب بوبی کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے کلب کا ہال بے حد وسیع اور شاندار انداز میں سجا ہوا تھا ۔ وہاں منشیات کھلے عام سپلائی کی جا رہی تھیں اور منشیات کے دھوئیں سے ہال بھرا ہوا تھا۔

"کیا یہاں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں منشیات کا دھواں نہ ہو۔ اور ہم اطمینان سے بیٹھ سکیں"........ صفدر نے ایک ویٹرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں ادھر دائیں طرف سپیشل ہال ہے آپ ادھر چلے جائیں"۔ ویٹرس نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور وہ سب اس راہداری کی طرف مڑ گئے اور لوگ بھی ادھر آ جا رہے تھے ۔ راہداری کے اختتام پر ایک بند دروازہ تھا جسے کھول کر جب وہ دوسری طرف گئے تو یہ ایک نسبتاً چھوٹا ہال تھا ۔ لیکن یہاں کی فضا منشیات کے دھوئیں سے یکسر پاک تھی اور وہاں موجود افراد بھی اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے تھے ۔

وہ چاروں ایک میز کے گرد بیٹھ گئے اسی لمحے ایک ویٹرس تیزی سے ان کے قریب آئی۔

"کیا یہاں شراب کے علاوہ بھی پینے کو کچھ ملتا ہے"........ جولیا نے ویٹرس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں یہ دیکھئے یہ مینو"....... ویٹرس نے ایک چھپا ہوا بڑا سا کارڈ ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تو جولیا نے اناناس سے بنا ہوا مشروب سب کے لئے لانے کا کہہ دیا اور تھوڑی دیر بعد اناناس کا مشروب سپلائی کر دیا گیا۔

"کیا ہم مس بوبی سے مل سکتے ہیں۔ ہم اس کلب کے شاندار انتظامات دیکھ کر ان کے حسن انتظام سے بے حد متاثر ہوئے ہیں"۔ صفدر نے ویٹرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں معلوم کرتی ہوں جناب۔ اگر ان کے پاس وقت ہوگا تو شاید وہ ملاقات پر آمادہ ہو جائیں۔ ویسے وہ بے حد مصروف رہتی ہیں"۔ ویٹرس نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔

"نہ ملے گی تو زبردستی مل لیں گے"........ تنویر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ویٹرس ان کے پاس آئی۔

"جی مس بوبی نے ملاقات کا وقت دے دیا ہے۔ آیئے میرے ساتھ"۔ ویٹرس نے کہا تو وہ سب کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک دروازے پر پہنچے۔

"یہاں سے آگے تشریف لے جائیں۔ آخر میں مس بوبی کا آفس ہے اور وہ آفس میں موجود ہیں"........ ویٹرس نے کہا اور واپس مڑ گئی۔ جولیا جو سب سے آگے تھی۔ اس نے دروازے کو دبا کر کھولا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ راہداری میں قالین بچھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی راہدری کے دونوں اطراف کی دیواروں پر انتہائی قیمتی اور مشہور پینٹنگز لگی ہوئی تھیں۔ وہ سب ان پینٹنگز کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ بند دروازے پر پہنچ کر جولیا نے اسے دبایا تو دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔ جولیا نے ہاتھ اٹھا کر اس پر دستک دی۔

"یس کم ان"....... ایک نسوانی آواز سائیڈ کی دیوار میں لگی ہوئی جالی سے سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ سامنے موجود بڑی سی میز کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ جس نے جینز کی پتلون اور جیکٹ پہن رکھی تھی اس کے سر پر بالوں کے درمیان سرخ رنگ کی ایک پٹی بندھی ہوئی تھی جس کے درمیان ایک بڑا سا کلپ لگا ہوا تھا۔

"آیئے۔ آیئے تشریف لایئے۔ میرا نام بوبی ہے"........ لڑکی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا لیکن اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا تھا۔

"آپ نے وقت دیا مس بوبی۔ اس کے لئے ہم آپ کے مشکور

ہیں"......... صفدر نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں سیاح تو ہمارے مہمان ہوتے ہیں تشریف رکھیئے"......... بوبی نے مسکراتے ہوئے ایک طرف پڑے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جولیا اور اس کے ساتھی صوفوں پر بیٹھ گئے۔ بوبی دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھی اور اس کے ساتھ ہی یکلخت تیز سرسراہٹ کی آواز سنائی دی اور جولیا اور اس کے ساتھی جن صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے ان کے گرد شیشے کی چادریں سی زمین سے نکل کر چھت تک مل گئیں۔ وہ سب بے اختیار اٹھنے لگے لیکن دیواریں ان کے جسم کے اس قدر قریب تھیں کہ وہ اٹھ کر کھڑے بھی نہ ہو سکتے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ سب کیا ہے"......... جولیا اور اس کے ساتھیوں کے منہ سے نکلا۔ میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی بوبی انہیں صاف دکھائی دے رہی تھی۔ بوبی کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔

"مجھے احساس ہی نہ تھا کہ عمران کے ساتھی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان اس قدر آسانی سے بھی پکڑے جا سکتے ہیں"۔ بوبی کی طنزیہ آواز ان کے کانوں میں پڑی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم جب پینٹنگز والی راہداری سے گزر رہے تھے تو وہاں نصب خفیہ مشینوں نے میک آپ کے بغیر تمہارے چہرے اور تمہارے پاس موجود اسلحہ سب کی تفصیل یہاں مجھے دکھا دی اور یہ مجھے معلوم تھا کہ عمران کے ساتھیوں میں ایک عورت اور چار مرد ہیں۔ ایک آدمی تو عمران کے ساتھ تھا۔ جب

کہ باقی ایک عورت اور تین مرد ٹریس نہ ہو رہے تھے لیکن تمہارے ایشیائی چہرے دیکھ کر مجھے معلوم ہو گیا کہ تم عمران کے ساتھی ہو"۔ بوبی کی آواز سنائی دی اور ان سب کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔

"تم جو کچھ بولو گے وہ سب کچھ میں سن لوں گی"......... بوبی نے کہا۔

"کیا تمہارا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے"......... اس بار جولیا نے کہا۔

"ہاں میں بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ ہوں۔ مرد سپر ایجنٹ ہوتے ہیں اور عورتیں گولڈن ایجنٹ"......... بوبی نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں ہم پر پہلے سے شک تھا کہ تم نے ملنے کا وقت دے دیا تھا"......... صفدر نے پوچھا۔

"نہیں میرے پاس وقت ہو تو میں سیاحوں اور دوسرے لوگوں سے ملتی رہتی ہوں۔ جب مجھے بتایا گیا کہ کچھ سیاح مجھ سے ملنا چاہتے ہیں تو چونکہ میرے پاس وقت تھا۔ اس لئے میں نے اجازت دے دی اور اس راہداری نے تمہاری اصلیت کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ ورنہ میں تو تمہیں سیاح ہی سمجھتی"......... بوبی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا سادینو کو تم نے ہمارے خوف سے ہلاک کر دیا تھا"۔ صفدر نے کہا۔

"تمہارے نہیں عمران کے خوف سے اور یہ بھی بتا دوں کہ میں عمران سے مل چکی ہوں۔ میں نے اسے ساری تفصیل بتا دی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جب تم سپیشل لیبارٹری کے لئے خطرہ بننے لگے تو پھر تمہارے خلاف ایکشن لیا جائے۔

اس لئے تمہاری نگرانی کی جائے گی اور اس کی نگرانی جاری ہے۔ وہ سازینو کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ شاید اس کا خیال ہے کہ سازینو اس لیبارٹری سے واقف تھا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ میں گولڈن ایجنٹ ہونے کے باوجود اس سے واقف نہیں ہوں تو سازینو کیسے واقف ہو سکتا ہے"...... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے سازینو کو ہلاک کیوں کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اس لئے کہ سازینو کا تعلق براہ راست سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تھا اور سیکشن ہیڈ کوارٹر نہ چاہتا تھا کہ سازینو کے ذریعے عمران سیکشن ہیڈ کوارٹر سے واقف ہو جائے"...... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اب ہمارے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتی ہو"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ تم یہاں کیوں آئے ہو۔ تم بھی سازینو کے پیچھے بھاگ رہے ہو۔ تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ سازینو کو میرے آدمیوں نے ہلاک کیا ہے۔ حالانکہ یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے۔ میں جو کچھ کرتی ہوں علی الاعلان کرتی ہوں۔ سارے کنساٹا کو علم ہے کہ اسے میرے حکم پر گولی ماری گئی ہے۔ بہرحال تمہارا خیال ہو گا کہ تم مجھ پر تشدد کر کے مجھ سے لیبارٹری کے بارے میں کلیو حاصل کر لو گے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ مجھے بھی اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ بلیک تھنڈر اپنے آدمیوں کو صرف اس حد تک آگاہ رکھتی ہے جس حد تک وہ چاہتی ہے۔ میں نے یہ بات عمران کو بھی بتا دی تھی

اور تمہیں بھی بتا رہی ہوں۔ حالانکہ بلیک تھنڈر کی طرف سے صرف عمران کے خلاف کارروائی سے روکا گیا ہے اور میں ایک بٹن دبا کر تمہیں زندگیوں سے محروم کر سکتی ہوں۔ لیکن میں ایسا نہیں کروں گی۔ میں تمہیں خیر سگالی کا مظاہرہ کرتے ہوئے رہا کر رہی ہوں۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اگر تم نے میرے آدمیوں کے خلاف کوئی معمولی سی کارروائی کی تو پھر چاروں طرف سے ہونے والی گولیوں کی بوچھاڑ سے تم اپنے آپ کو نہ بچا سکو گے"...... بوبی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے کسی بٹن کو دبایا تو سرسراہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی شیشے کی دیواریں پلک جھپکنے میں زمین میں غائب ہو گئیں۔

"اب آپ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں بتاتا ہوں"...... تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور باہر نکال لیا۔

"تم بہت جذباتی لگتے ہو مسٹر۔ میں نے بتایا بھی ہے کہ مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ آپ سب کی جیبوں میں اسلحہ موجود ہے۔ اس کے باوجود اگر میں نے ان شیشے کی دیواروں کو ہٹا دیا ہے تو کچھ سوچ سمجھ کر ہی ہٹایا ہو گا۔ اگر تمہیں یقین نہ آئے تو ٹریگر دبا کر دیکھ لو۔ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا"...... بوبی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور تنویر نے ٹریگر دبا دیا لیکن ٹریگر دبنے کے بعد نالی سے گولی نکلنے کی بجائے

صرف کرچ کی آواز ہی سنائی دی اور تنویر کے چہرے پر مزید غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم نے دیکھ لیا اور یہ بھی بتا دوں کہ میری میز کے گرد نظر نہ آنے والی شعاعوں کا حصار بھی موجود ہے۔اس لئے تم جسمانی طور پر بھی مجھ پر حملہ نہیں کر سکتے۔اگر میں چاہوں تو تم سب ایک لمحے میں ڈھیر ہو سکتے ہو۔لیکن میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ چونکہ تمہارا تعلق عمران سے ہے اور عمران کی میں دل سے عزت کرتی ہوں اس لئے میں نے خیر سگالی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمہیں کچھ نہیں کہا۔لیکن اب میں لاسٹ وارننگ دے رہی ہوں۔اب اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر"...... بوبی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے جیب میں ڈال لو"...... جولیا نے تنویر کا نام لئے بغیر اس سے کہا اور تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا۔

"شکریہ مس۔آپ کے حکم کی جس طرح ان صاحب نے تعمیل کی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ گروپ کی انچارج ہیں۔لیکن سکرین پر آپ کا جو اصل چہرہ سامنے آیا ہے اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایشیائی نہیں ہیں بلکہ سوئس نژاد ہیں اور یہ بات میرے لئے نہایت حیرت انگیز ہے کہ ایک غیر ملکی خاتون پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہے اگر مناسب سمجھو تو اپنا نام بتا دو تاکہ بات چیت میں آسانی رہے"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جولیا ہے اور میں پاکیشیا کی شہریت کی حامل ہوں۔لیکن ایک بات بتاؤ کہ بلیک تھنڈر نے تمہیں ہمارے اور عمران کے خلاف حرکت میں آنے کا کیوں حکم دیا ہے جب کہ بقول تمہارے یہاں لیبارٹری بھی موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس بارے میں تم اپنے بقول کچھ جانتی ہو"...... جولیا نے کہا۔

"اچھا سوال ہے۔یہی سوال مجھ سے عمران نے بھی کیا تھا اور میں لاجواب ہو گئی تھی۔پھر واپس آکر میں نے یہی بات سیکشن ہیڈ کوارٹر سے کی تو سیکشن ہیڈ کوارٹر نے مجھے بتایا کہ ایسا صرف حفظ ماتقدم کے طور پر کیا گیا ہے"...... بوبی نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے مس بوبی۔تمہارے اس حسن سلوک اور اس بے تکلفانہ گفتگو کو ہم یاد رکھیں گے۔اب اجازت دو"...... صفدر نے اچانک کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھیں کچھ پی لیں۔آپ میرے مہمان ہیں۔ویسے آپ کو اب عمران سے علیحدہ رہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اب آپ ہماری نظروں میں آچکے ہیں اور آپ کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی آپ کے متعلق پورے کنساٹا کو آگاہ کر دیا گیا ہے اب آپ کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک کارروائی ہماری نظروں میں رہے گی اور اگر آپ لوگوں کو معلوم نہ ہو تو میں بتا دوں کہ عمران ہوٹل پیراٹ کی دوسری منزل میں کمرہ نمبر ساٹھ میں رہ رہا ہے۔اس نے اپنا فرضی نام ولیم رکھا ہوا ہے"۔ بوبی نے بھی کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اس اطلاع کا شکریہ۔اب اجازت دیں"....... صفدر نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے وہ کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ان کے دروازے تک پہنچتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا اور وہ ایک ایک کر کے اس راہداری میں پہنچ گئے جس میں پینٹنگز موجود تھیں۔راہداری کو کراس کر کے وہ باہر آئے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے وہ کلب کی اصل عمارت سے باہر آگئے۔

"یہ عجیب ایجنٹ ہے۔میری سمجھ میں تو نہیں آئی"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی کا شکار ہے اور کچھ نہیں"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے لازماً اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہے"....... تنویر نے کہا۔

"ہاں میرا بھی یہی خیال ہے اور اب اس سے ملنے کے بعد یہ بات طے ہے کہ اس سپیشل لیبارٹری کا سراغ بہرحال کنساٹا سے ہی ملے گا ورنہ بلیک تھنڈر کو ضرورت ہی نہ تھی کہ وہ اپنے ایجنٹ کو سامنے لے آتی"....... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب پھر کیا پروگرام ہے"....... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے۔اب ہمیں پہلے عمران سے مل لینا چاہئے۔بوبی اس سے مل چکی ہے۔اگر عمران اس نتیجے پر پہنچا کہ بوبی کو لیبارٹری کے بارے میں علم ہے تو وہ لامحالہ اسے آسانی سے واپس نہ جانے دیتا یا

اب تک اس پر ہاتھ ڈال چکا ہوتا۔اس لئے ہمیں بوبی پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے عمران سے بات کر لینی چاہئے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن عمران نے ہمارا مذاق اڑانا شروع کر دینا ہے کہ ہم اب تک لیبارٹری کا سراغ ہی نہیں لگا سکے"....... تنویر نے کہا۔

"یہ بلیک تھنڈر کی لیبارٹری ہے کسی عام مجرم تنظیم کی نہیں ہے اس لئے اس کی تلاش آسان کام نہیں ہے"....... صفدر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے اسے فون کر لیا جائے۔ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے کسی منصوبے کے تحت ہم سے ملنا نہ چاہتا ہو"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک پبلک فون کے پاس وہ جا کر وہ رک گئے۔جولیا نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔کیونکہ انکوائری کو فون کرنے کے لئے سکے ڈالنے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"پیراٹ ہوٹل کا نمبر دیں"....... جولیا نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔جولیا نے کریڈل دبایا۔اسی لمحے کیپٹن شکیل نے جیب سے سکے نکال کر فون بکس میں ڈالے تو جولیا نے انکوائری کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"پیراٹ ہوٹل"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر ساٹھ دوسری منزل مسٹر ولیم سے بات کرائیں"۔ جولیا نے کہا۔

"یس میڈم ہولڈ کریں میں معلوم کرتی ہوں کہ مسٹر ولیم کمرے میں ہیں یا نہیں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو کون بول رہا ہے"۔۔۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"ولیم سے بات کراؤ۔ اسے کہو کہ جولیا اس سے بات کرنا چاہتی ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ولیم بے چارہ بات کرنے کے کہاں قابل رہ گیا ہے۔ ہجر و فراق نے اس کی قوت گویائی ہی سلب کر لی ہے"۔۔۔۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"یہ بوبی تم سے ملی تھی بلیک تھنڈر کی ایجنٹ"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری بھی بوبی سے ملاقات ہو چکی ہے"۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہم ابھی اس کے کلب سے ہی آ رہے ہیں۔ اس نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ تم سے مل چکی ہے اور تمہارا پتہ بھی اس نے بتایا تھا۔ ہم گئے تو تھے اس سے لیبارٹری کے بارے میں معلوم کرنے۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ سازینو کو اس کے آدمیوں نے ہلاک کیا ہے اس لئے اس سے شاید کوئی کلیو مل جائے۔ لیکن اس نے اپنے دفتر سے پہلے ایک

راہداری بنا رکھی ہے جس میں خفیہ مشینیں نصب کر رکھی ہیں۔ اس طرح اس نے ہمارے میک اپ کے بغیر چہرے چیک کر لئے۔ چونکہ سارے ساتھی ایشیائی تھے اس لئے اس نے ہمیں پہچان لیا"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور پھر خیر سگالی کے طور پر اس نے تمہیں چھوڑ دیا۔ یہی بات ہے ناں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

"ہاں لیکن وہ تمہاری اس طرح تعریف کر رہی تھی جیسے تم اس کے آئیڈیل ہو۔ کیوں کر رہی تھی تعریف بولو"۔۔۔۔۔۔ جولیا کے لہجے میں پھر غصہ عود کر آیا تھا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب کیا کروں سوائے تمہارے باقی سب کو نجانے مجھ میں کیا نظر آتا ہے کہ بے اختیار تعریف کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ میں تو اب سوچ رہا ہوں کہ تمہاری آنکھیں کسی ماہر آنکھوں کے ڈاکٹر کو دکھاؤں"۔ عمران نے کہا۔

"تم ان کی آنکھیں دکھاؤ ڈاکٹر کو جو تمہاری تعریف کرتی ہیں۔ ان کی آنکھوں میں ہی فرق ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے تمہاری آنکھوں میں فرق نہیں ہے۔ کمال ہے میں نے تو اب تک خیال ہی نہیں کیا تھا۔ حیرت ہے کہ تمہاری دونوں آنکھوں کے درمیان فرق کو میں مارک ہی نہیں کر سکا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے آنکھوں میں فرق کہا ہے آنکھوں کے درمیان نہیں کہا۔ بہرحال یہ باتیں بعد میں ہوں گی پہلے یہ بتاؤ کہ اب تم نے کیا سوچا ہے بوبی کے کہنے کے مطابق تو اسے بھی لیبارٹری کا علم نہیں ہے اور لیبارٹری بھی کنساٹا میں موجود نہیں ہے۔ہم نے اور تمام طریقے بھی استعمال کر لئے ہیں کہیں سے بھی اس کا کوئی معمولی سا کلیو بھی نہیں ملا ہے"........جولیا نے کہا۔

"اب اس کی ضرورت بھی نہیں رہی۔کیونکہ میں نے بھی حتمی طور پر تصدیق کر لی ہے کہ کنساٹا یا اس کے گردونواح میں کوئی لیبارٹری وغیرہ نہیں ہے اس لئے اب تو بس کنساٹا کی سیر کریں گے اور پھر واپس ولنگٹن چلے جائیں گے تم آجاؤ میں تمہارا منتظر ہوں"۔دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر مڑ کر اس نے اپنے ساتھیوں کو عمران سے ہونے والی گفتگو بتا دی۔

"ٹھیک ہے آؤ پھر چلیں"........صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ٹیکسی تلاش کرنا شروع کر دی۔

عمران خاور کو ساتھ لئے پیدل چلتا ہوا۔جاسٹرڈ کالونی پہنچ ہی گیا۔ کیونکہ نقشے کے مطابق پیراٹ ہوٹل سے جاسٹرڈ کالونی کا فاصلہ زیادہ نہیں تھا۔جاسٹرڈ کالونی ایک عام سی رہائشی کالونی تھی اور بلاک سی تو بالکل ہی چھوٹے چھوٹے ڈربے نما مکانوں پر مشتمل تھا۔ٹیکسی ڈرائیور فریڈ نے اسے سازینو کے گہرے دوست فشر کے مکان کا جو نمبر بتایا تھا اسے انہوں نے آسانی سے تلاش کر لیا۔مکان کے باہر فشر کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔اس لئے عمران نے اطمینان بھرے انداز میں کال بیل کا بٹن دبا دیا۔چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکا باہر آگیا۔

"فشر صاحب سے ملنا ہے۔میں سازینو مرحوم کا دوست ہوں اور ولنگٹن سے آیا ہوں۔میرا نام ولیم ہے"........عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا تشریف لائیے"........نوجوان نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور عمران اور خاور اس کے ساتھ اندر داخل ہوئے اور چند لمحوں بعد وہ

ایک اوسط درجے کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"میں ڈیڈی کو اطلاع کرتا ہوں"...... نوجوان نے کہا اور واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر عام سا گھریلو لباس تھا۔ البتہ اس کے گلے میں موجود لاکٹ پر ایسا نشان موجود تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ فشر انتہائی مذہبی آدمی ہے۔

"میرا نام فشر ہے"...... آنے والے نے حیرت بھرے انداز میں عمران اور خاور کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ولیم ہے اور میرے ساتھی کا نام مائیکل ہے"...... عمران نے کہا اور پھر مصافحہ اور رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"میرے لڑکے نے بتایا ہے کہ آپ ولنگٹن سے آئے ہیں اور آپ نے اپنے آپ کو سازینو کا دوست کہا ہے"...... فشر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"جی ہاں میں نے ایسا ہی کہا ہے۔ لیکن یہ بات صرف آپ سے ملاقات کے لئے کہی گئی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میری آج تک سازینو مرحوم سے کبھی ملاقات ہی نہیں ہوئی"...... عمران نے جواب دیا تو فشر کے چہرے پر اور زیادہ حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"تو پھر آپ......" فشر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے فشر کا لڑکا مشروبات کے دو گلاس اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے ایک ایک گلاس عمران اور خاور کے سامنے رکھ دیا اور خود خاموشی

سے باہر چلا گیا۔

"اس مہمان نوازی کا بے حد شکریہ۔ لیکن میں جو بات کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد شاید آپ ہماری مہمان نوازی کرنے کے روادار نہ ہوں۔ اس لئے بہتر ہے کہ یہ گلاس آپ واپس لے جانے کا کہہ دیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب آپ جو بھی ہیں۔ بہرحال میرے گھر تشریف لے آئے ہیں۔ اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں آپ کو مشروب بھی پینے سے روک دوں"...... فشر نے کہا تو عمران نے گلاس اٹھایا اور ایک چسکی لے کر اس نے گلاس واپس میز پر رکھ دیا۔

"مسٹر فشر آپ سازینو کے انتہائی گہرے دوست رہے ہیں اور آپ کے دوستانہ تعلقات اس قدر گہرے ہیں کہ اس کے قتل کے صدمے کی وجہ سے آپ رخصت لے کر گھر بیٹھ کر غم غلط کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ یہ موجودہ نفسا نفسی کے دور میں ایک ایسی بات ہے جس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ میرا اور میرے ساتھی کا تعلق اقوام متحدہ کے ایک ادارے سے ہے اور وہ پوری دنیا میں رہنے والے انسانوں کی فلاح و بہبود اور ان کی سلامتی کے تحفظ کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس ادارے کا نام آل ورلڈ پیس سیکورٹی ہے۔ یہ ادارہ ایسی تنظیموں کے خلاف کام کرتا ہے جو پوری دنیا کے لئے خطرہ بن کر سامنے آتی ہیں۔ آپ کو یقیناً معلوم ہو گا کہ سازینو ایسی ہی ایک مجرم اور انتہائی طاقتور تنظیم بلیک تھنڈر کا اہم آدمی تھا۔ بلیک تھنڈر نامی یہ بین الاقوامی

تنظیم ایک سپیشل لیبارٹری میں ایک ایسا ہتھیار تیار کر رہی ہے جس سے پوری دنیا کے انسانوں کو ختم کیا جاسکتا ہے۔اس کے لئے انہوں نے پاکیشیا کے ایک سائنس دان کو اغوا کیا اور اس کا ایک فارمولا بھی وہاں سے چرالیا۔اس فارمولے کو اس ہتھیار کے ایک اہم پرزے کو بنانے کے لئے کام میں لانا تھا حکومت پاکیشیا نے اس بارے میں ہمارے ادارے کو رپورٹ کی اور ہمارے ادارے نے اس سپیشل لیبارٹری کو تلاش کرنے اور اسے تباہ کرنے کا مشن سنبھال لیا تاکہ پوری دنیا کے انسانوں کو موت اور تباہی سے بچایا جاسکے۔میں اس ادارے کا ایجنٹ ہوں۔میں نے جو انکوائری کی اس کے مطابق یہ فارمولا جو ایک پیکٹ میں بند تھا۔ولنگٹن کی ایک مجرم۔مادام جاسٹی کے حوالے کیا گیا۔مادام جاسٹی نے یہ پیکٹ ایک اور آدمی جیرالڈ کے حوالے کیا جیرالڈ نے اسے یہاں کنساٹا میں ایک آدمی جانی آسکر کو بھجوا دیا۔جانی آسکر سے یہ پیکٹ آپ کے دوست سازینو نے حاصل کیا اور سازینو نے یہ پیکٹ اس سپیشل لیبارٹری تک پہنچا دیا۔اس لحاظ سے سازینو ایک ایسا آدمی تھا جو سپیشل لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں جانتا تھا۔لیکن یہ خبر بلیک تھنڈر کو پہنچ گئی اور کنساٹا میں بلیک تھنڈر کی ایجنٹ مس بوبی نے فوری طور پر سازینو کو ہلاک کر دیا۔تاکہ ہم لوگ سازینو کے ذریعے اس سپیشل لیبارٹری تک نہ پہنچ سکیں اور واقعی سازینو کی موت سے ہمارا راستہ مکمل طور پر رک گیا۔ لیکن ہم نے بہرحال پوری دنیا کے انسانوں کو بچانے کے لئے کام کرنا

تھا اس لئے ہمیں بہت بھاگ دوڑ کے بعد یہ حتمی طور پر معلوم ہو گیا کہ سازینو کا کوئی راز ایسا نہ تھا جو آپ سے چھپا رہا ہو۔بلیک تھنڈر کا خیال آپ کی طرف نہیں گیا۔ورنہ یقیناً آپ بھی اب تک مس بوبی کے کسی آدمی کی گولی کا نشانہ بن چکے ہوتے۔ہم پیدل چل کر اور انتہائی خفیہ طریقے سے آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ پوری دنیا کے انسانوں کی زندگیاں بچانے کے لئے ہمارے ساتھ تعاون کریں اور ہمیں اس سپیشل لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔اس طرح نہ صرف آپ ایک انتہائی نیک کام کریں گے بلکہ آپ اپنے دوست سازینو کے گناہوں کا بھی کفارہ ادا کریں گے۔اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ ایسا کرتے ہیں یا نہیں۔اگر آپ نے تعاون کیا تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو سکے گی اور اگر نہ بتائیں گے تب بھی ہم آپ کو تو بہرحال کچھ نہیں کہہ سکتے۔ہم واپس چلے جائیں گے اور دوبارہ اپنی کوشش شروع کر دیں گے"۔عمران نے کہا۔

"لیکن مسٹر ولیم اس لیبارٹری کو تباہ کرنے سے کیا حاصل ہو گا۔ اس پوری تنظیم کا خاتمہ نہ کر دیا جائے"...... فشر نے کہا۔

"اس کے لئے ہمارے ادارے کے بڑے بڑے گروپ کام کر رہے ہیں۔آپ جانتے ہیں کہ ایسی تنظیمیں آسانی سے تو تباہ نہیں ہوا کرتیں لیکن انسانیت کے لئے کام کرنے والے آخرکار فتح یاب ہوتے ہیں۔ہمیں مکمل یقین ہے کہ بہرحال آخری فتح نیکی کی ہو گی۔باقی

جہاں تک اس لیبارٹری کا تعلق ہے یہ فوری خطرہ ہے۔اس لئے اس کا
فوری طور پر تباہ ہونا ضروری ہے"...... عمران نے جواب دیا۔
"لیکن سازینو کی موت کا کفارہ تو میں ادا کروں گا۔لیکن اس کی
موت کا انتقام کون لے گا"۔فشر نے جذباتی سے لہجے میں کہا۔
"اگر آپ یقین کریں تو یہ کام بھی ہم کریں گے۔ہمیں معلوم ہے
کہ مس بوبی اور اس کا پورا گروپ بلیک تھنڈر کا گروپ ہے اور مس
بوبی ہی دراصل سازینو کی موت کی ذمہ دار ہے۔ہم آپ کو یقین
دلاتے ہیں کہ سازینو کا انتقام لیا جائے گا۔گناہ گار ہونا علیحدہ بات ہے
لیکن کسی انسان کی اس طرح کیڑے مکوڑے کی طرح جان لے لینا
دوسری بات ہے۔یہ درست ہے کہ سازینو کا تعلق بھی بلیک تھنڈر
سے تھا لیکن سازینو بہرحال ایک جیتا جاگتا انسان تھا۔اس نے بلیک
تھنڈر سے کوئی غداری بھی نہ کی تھی۔لیکن اس کے باوجود اسے اس
طرح ہلاک کر دینا یہ زیادتی ہے اور اس کا انتقام لیا جائے گا"۔عمران
نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔
"اگر آپ اس نشان پر ہاتھ رکھ کر مجھے حلف دیں کہ آپ سازینو
کے قاتل کو ہلاک کریں گے اور اس کی موت کا انتقام لیں گے تو میں
آپ کو اس سپیشل لیبارٹری کا پورا پتہ بتا دیتا ہوں"...... فشر نے بھی
جذباتی لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے گلے میں پہنا ہوا لاکٹ اتار کر
عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا اور عمران نے اس کے کہنے کے مطابق
اس نشان پر ہاتھ رکھ کر حلف دے دیا۔

"شکریہ اب مجھے یقین آگیا ہے اور میرے دل کو سکون حاصل ہو
گیا ہے کہ سازینو کی موت کا بہرحال انتقام لیا جائے گا۔سازینو میرا
انتہائی گہرا دوست اور ہم راز تھا۔میں نے اسے ہزاروں لاکھوں بار منع
کیا تھا کہ وہ اس مجرم تنظیم سے رابطہ ختم کر دے لیکن اس کا کہنا تھا کہ
یہ انتہائی خطرناک تنظیم ہے۔اگر میں نے اس سے رابطہ ختم کیا تو یہ
مجھے مروا دے گی۔بہرحال اس نے وہ پیکٹ واقعی سپیشل لیبارٹری تک
پہنچایا تھا۔یہ سپیشل لیبارٹری کنساٹا سے شمال مغرب میں تقریباً تین
سو کلو میٹر کے فاصلے پر موجود پہاڑیوں جنہیں ایرک کہا جاتا ہے۔کے
اندر کہیں زیر زمین واقع ہے۔ان پہاڑیوں کے قریب ایک قصبہ ہے
جس کا نام ایرک فیلڈ ہے۔اس قصبے میں رہنے والے تمام افراد کا تعلق
اسی تنظیم سے ہے۔اس قصبے سے اس لیبارٹری کا خفیہ راستہ جاتا ہے
ایک بار مجھے سازینو نے بتایا تھا کہ اس قصبے کا شیرف لوتھر وہاں کا کرتا
دھرتا ہے۔سازینو جو کچھ لیبارٹری پہنچانا چاہتا تھا وہ لوتھر کے ہی حوالے
کرتا تھا۔وہ پیکٹ جس کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ بھی اس نے لوتھر کے
حوالے کیا تھا۔لوتھر نے وہاں باقاعدہ منظم فورس بنا رکھی ہے اور ان
پہاڑیوں پر انتہائی زبردست حفاظتی انتظامات بھی ہیں اور سازینو کے
بقول ایرک پہاڑیاں تو ایک طرف کوئی اجنبی آدمی اگر ایرک فیلڈ پہنچ
جائے تو اول تو وہاں داخل ہی نہیں ہونے دیا جاتا اور اگر وہ داخل ہو
جائے تو پھر وہ زندہ واپس نہیں آتا۔قانونی طور پر یہ سارا علاقہ پہاڑیاں
اور قصبہ کسی لارڈ ایرک کی ملکیت بتائی جاتی ہیں۔ہم نے تو کبھی اس

لارڈ ایرک کو نہیں دیکھا۔ لیکن سنا ہے کہ وہ ہے۔ میں ایک بار سارینو کے ساتھ وہاں گیا تھا۔ اس سارے علاقے کے گرد باقاعدہ خار دار تاریں لگی ہوئی ہیں۔ جگہ جگہ حفاظتی چوکیاں اور چیکنگ ٹاور بنے ہوئے ہیں۔ قصبہ چھوٹا سا ہے لیکن وہاں ایئر پورٹ بھی ہے۔ بازار بھی اور لوگ بھی وہاں رہتے ہیں۔ وہاں کے رہنے والوں کو باقاعدہ ایک کارڈ جاری کیا جاتا ہے۔ کمپیوٹرائزڈ کارڈ۔ جس کے پاس یہ کارڈ نہ ہو۔ اسے اندر داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ سوائے اس کے جسے شیرف لوتھر خصوصی اجازت دے دے"۔ فشر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

" وہاں حکومت ایکریمیا کا کوئی کنٹرول نہیں ہے"......... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

" ہے۔ لوتھر حکومت ایکریمیا کی طرف سے ہی وہاں کا شیرف ہے۔ لیکن چونکہ یہ علاقہ بالکل الگ تھلگ ہے اس لئے عام لوگ وہاں جاتے ہی نہیں"....... فشر نے جواب دیا۔

" لیکن وہاں غذا کی سپلائی کا کیا بندوبست ہے۔ ظاہر ہے یہ غذا یہاں سے ہی یعنی کنساٹا سے ہی جاتی ہو گی"........ عمران نے کہا۔

" نہیں میں نے سنا ہے کہ وہاں غذا سے بھرے ہوئے ہوائی جہاز ولنگٹن سے براہ راست آتے ہیں۔ ویسے وہ لوگ وہاں کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں"۔ فشر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" او۔ کے بے حد شکریہ۔ آپ فکر نہ کریں مجھے اپنا حلف یاد ہے اور یہ ضرور پورا ہو گا۔ ویسے ہماری آپ کی ملاقات ہی نہیں ہوئی اور آپ کا

اپنا مفاد بھی اسی میں ہے کہ آپ کسی کو یہ نہ بتائیں گے کہ آپ اور ہماری ملاقات ہوئی ہے"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" میں جانتا ہوں اور شاید میں آپ کو بھی نہ بتاتا لیکن آپ نے اس قدر جذباتی انداز میں بات کی ہے کہ میں بتانے پر مجبور ہو گیا"۔ فشر نے بھی اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور خاور فشر سے اجازت لے کر اس کے مکان سے باہر آئے اور خاموشی سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ پیدل ہی واپس ہوٹل پہنچ گئے۔

" چلو کچھ....." خاور نے کمرے میں آتے ہی کہنا چاہا لیکن عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

" ہاں چلو کچھ تو سیر کر لی۔ باقی پھر کر لیں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور خاور نے اس بار جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا اور ابھی وہ کرسیوں پر بیٹھے ہی تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ولیم بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

" مسٹر ولیم آپ کا فون ہے۔ کوئی خاتون آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں"....... دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

" خاتون اوہ اچھا بات کرائیں"....... عمران نے چونک کر کہا۔

" بات کریں"....... دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

" ہیلو کون بول رہا ہے"........ عمران نے آواز بدل کر بات کرتے

ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ولیم سے بات کراؤ اسے کہہ دو جولیا اس سے بات کرنا چاہتی ہے"........ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" ولیم بے چارہ اب بات کرنے کے کہاں قابل رہ گیا ہے ہجر و فراق نے اس کی قوت گویائی ہی سلب کر لی ہے"........ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

" یہ بوبی تم سے ملی تھی۔ بلیک تھنڈر کی ایجنٹ"........ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کا ٹکراؤ بھی بوبی سے ہو چکا ہے اور پھر جولیا نے اسے اس ٹکراؤ کے بارے میں تفصیل بھی بتا دی۔ کچھ دیر ہلکی پھلکی مزاحیہ گفتگو کرنے کے بعد عمران نے انہیں اپنے پاس آنے کا کہہ دیا اور ساتھ ہی انہیں یہ بھی بتا دیا کہ اس نے حتمی طور پر معلوم کر لیا ہے کہ سپیشل لیبارٹری یہاں موجود ہی نہیں ہے اس لئے اب وہ واپس ولنگٹن جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" کیا آپ کو شبہ ہے کہ یہاں بات چیت سنی جا رہی ہے"۔ خاور نے ایک کاغذ پر لکھ کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے زبان سے کوئی جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بوبی نے مخصوص ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا اور پھر بار بار کال دینا شروع کر دی۔ سپیشل کوڈ دوہرانے کے بعد سیکشن انچارج جیکسن لائن پر آ گیا۔

" ہیلو بوبی کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے اوور"....... جیکسن نے کہا۔

" عمران اور اس کے ساتھی یہاں سے ناکام ہو کر واپس ولنگٹن چلے گئے ہیں اوور"...... بوبی نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

" واپس چلے گئے ہیں۔ کیسے۔ پوری تفصیل بتاؤ بوبی اوور"۔ جیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بوبی نے عمران کو ٹریس کرنے اور اس سے ملنے کے ساتھ ساتھ اتفاقاً اس کے گروپ کے اپنے دفتر آنے اور ان سے ہونے والی گفتگو تفصیل سے دوہرا دی۔

" اس کا تو مطلب ہے کہ وہ مسلسل بھاگ دوڑ کر رہے ہیں اوور"۔ جیکسن نے کہا۔

"ان کے پاس ایک ہی مہرہ تھا سازینو۔ عمران سازینو کی رہائش گاہ پر گیا لیکن اس کے بھائی نے اسے گھاس نہ ڈالی تو واپس آگیا۔ پھر وہ اپنے ساتھی کے ساتھ بازاروں میں پیدل پھرتا رہا۔ پھر واپس ہوٹل پہنچ گیا۔ ادھر عمران کے ساتھیوں نے ایک پبلک فون سے عمران کو کال کیا تو عمران نے انہیں بتایا کہ اس نے حتمی طور پر معلوم کر لیا ہے کہ سپیشل لیبارٹری یہاں موجود نہیں ہے اس لئے یہاں رہنا بے کار ہے۔ اب وہ اس کا سراغ لگانے واپس ولنگٹن جائیں گے۔ پھر اس کے ساتھی اس کے کمرے میں پہنچ گئے وہاں عمران نے انہیں تفصیل بتائی کہ اس نے ہر قسم کے کلیو پر کام کر دیکھا ہے۔ یہاں واقعی کوئی لیبارٹری نہیں ہے۔ اس کے ساتھیوں نے بھی ایسی ہی رپورٹیں دیں اور پھر انہوں نے ولنگٹن کے لئے ایک طیارہ چارٹرڈ کرایا اور اس پر سوار ہو کر چلے گئے۔ میرے آدمیوں نے انہیں روانہ کر کے مجھے رپورٹ دی ہے تو میں اب تمہیں رپورٹ دے رہی ہوں تاکہ اب ولنگٹن میں تم انہیں سنبھال سکو اوور"...... بوبی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے بتایا ہے کہ تم اس سے ملی تھیں اوور"...... جیکسن نے کہا۔

"ہاں میں اس سے ملی تھی اور میں نے اسے پوری بات بتا دی تھی کہ میں کون ہوں۔ میں نے اس پر ثابت کر دیا ہے کہ میں اس سے خوفزدہ نہیں ہوں اوور"...... بوبی نے کہا۔

"لیکن جب اسے تمہارے متعلق معلوم ہو گیا تھا تو پھر لامحالہ وہ

تم سے سپیشل لیبارٹری کے بارے میں ضرور پوچھ گچھ کرتا۔ اس نے تمہیں نظرانداز کیوں کر دیا اوور"...... جیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ میں نے اسے پہلی ملاقات میں ہی یقین دلا دیا تھا کہ میں لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتی اوور"...... بوبی نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے بوبی کہ وہ اتنی سی بات ہی نہ سمجھ سکے کہ اگر تمہیں لیبارٹری کے بارے میں معلوم نہیں ہے تو پھر تم اسے چیک کیوں کر رہی ہو اوور"...... جیکسن نے کہا۔

"اس نے یہ سوال مجھ سے کیا تھا جیکسن لیکن میں نے اسے بتایا کہ چونکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کا حکم ہے۔ اس لئے میں ایسا کر رہی ہوں اور اس نے یہ بات تسلیم کر لی اوور"...... بوبی نے کہا۔

"نہیں بوبی وہ ایسا آدمی ہی نہیں ہے کہ اتنی آسانی سے تمہاری بات مان سکے۔ تم نے جب اسے بتا دیا کہ تم اس وقت اس کے خلاف حرکت میں آؤ گی جب تمہیں معلوم ہو گا کہ وہ سپیشل لیبارٹری کے لئے خطرہ بن رہا ہے تو پھر یہ بات تو احمقوں کو بھی سمجھ آجانی چاہئے کہ تمہیں معلوم ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے اور عمران کب اس کے لئے خطرہ بن رہا ہے اوور"...... جیکسن نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"ہے تو ایسے ہی۔ لیکن اس نے پھر مجھ سے رابطہ ہی نہیں کیا اور ادھر ادھر گھوم پھر کر واپس چلا گیا۔ اب تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ واقعی

احمق آدمی ہے اوور "........ بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ قطعی احمق نہیں ہے بوبی ۔ وہ حد درجہ ذہین اور شاطر آدمی ۔ اس نے یقیناً کسی نہ کسی طرح ایرک فیلڈ اور وہاں موجود لیبارٹری ۔ بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی ۔ اس لئے اس نے تمہ یہی تاثر دیا ہے کہ وہ واپس ولنگٹن جارہا ہے ۔ اس نے تمہیں اس لئے چھیڑا ہو گا کہ تمہارے پاس کافی بڑا گروپ ہے اور اگر وہ تم سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرتا تو لامحالہ تمہارا گرو بعد میں اس کے لئے پریشانی کا باعث بن سکتا تھا ۔ اس لئے اس نے معلومات دوسرے ذرائع سے حاصل کیں اور تمہیں مطمئن کرنے لئے واپس چلا گیا ۔ اب وہ اچانک لیبارٹری پر ریڈ کرے گا اور ظاہر تم اپنے اطمینان کی وجہ سے کنساٹا میں بیٹھی رہ جاؤ گی اور تمہیں ہی اس وقت چلے گا جب وہ اپنا مشن مکمل کر کے جا چکا ہو گا اوو جیکسن نے کہا۔

" لیکن وہ کہاں سے اس بارے میں معلومات حاصل کر سکتا ۔ وہ اور اس کے ساتھی مکمل طور پر ہماری نگرانی میں رہے ہیں حت اس کا فون ٹیپ ہوا ۔ اس کے کمرے میں جدید ترین ڈکٹا فون ساری بات چیت سنی گئی ۔ بازاروں میں بھی انہوں نے جو بات کی وہ بھی ریکارڈ کی گئی ۔ ان کے ایک ایک لمحے کا ریکارڈ ہمارے موجود ہے اوور "........ بوبی نے تلخ لہجے میں کہا۔

" بوبی اسے معلوم ہے کہ بلیک تھنڈر انتہائی جدید ترین سا

آلات استعمال کرتی ہے ۔ اس سے بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ کئی بار ٹکرا چکے ہیں اور جب تم خود بھی سامنے آگئیں تو لامحالہ اس نے اس سلسلے میں ہر ممکن احتیاط کی ہو گی ۔ تم ایسا کرو بوبی کہ ایک تو تم فوری طور پر لوتھر کو کال کر کے الرٹ کر دو اور دوسرا یہ کہ تم اپنے خاص ساتھیوں کے ساتھ وہاں ایرک فیلڈ میں شفٹ ہو جاؤ ۔ میں یہاں ولنگٹن میں چیکنگ کراتا ہوں ۔ اگر وہ ولنگٹن میں رہے یا یہاں انہوں نے لیبارٹری کے بارے میں کوششیں کیں تو میں تمہیں اطلاع کر دوں گا ۔ تم واپس آجانا اور اگر یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں تو پھر ان کا خاتمہ یقینی طور پر ہونا چاہئے اوور "........ جیکسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ احتیاطاً میں ایسا کر لیتی ہوں اوور "........ بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ضرور ایسا کرو بوبی ۔ اس خطرناک اور خوفناک آدمی کو اگر ذرا سی بھی ڈھیل مل گئی تو پھر نہ تم رہو گی اور نہ میرا سیکشن ۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر ان معاملات میں کس قدر اصول پسند ہے اور مین ہیڈ کوارٹر نے تمہیں یہاں کنساٹا میں رکھا ہی اس لئے ہے کہ تم سپیشل لیبارٹری کی حفاظت کی ذمہ دار ہو ۔ اسی طرح میں بھی اور میرا سیکشن بھی اور اگر اس لیبارٹری کو کچھ ہوا تو پھر نتیجہ تم اچھی طرح جانتی ہو اوور "........ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں سمجھتی ہوں ۔ اگر وہ واقعی وہاں آیا تو پھر اسے خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ بوبی کیا کر سکتی ہے اوور "........ بوبی نے

بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"او۔کے۔اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبی نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کاش عمران تم اس لیبارٹری تک پہنچ سکو تاکہ میں تمہیں بتا سکوں کہ بوبی کیا کر سکتی ہے"...... بوبی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو بوبی کالنگ اوور"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس لوتھر اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ منہ میں سیٹی رکھ کر بات کر رہا ہو۔

"لوتھر پاکیشیا سیکرٹ سروس سپیشل لیبارٹری کو ٹریس کرنے میں مصروف ہے۔ وہ وہاں سے اپنا سائنس دان اور فارمولا واپس حاصل کر کے لیبارٹری کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ وہ یہاں کنساٹا آئے تھے۔ لیکن بظاہر تو وہ ناکام ہو کر واپس ونگٹن چلے گئے ہیں۔ لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر کا خیال ہے کہ وہ ڈاج دے رہے ہیں۔ اس لئے تم ریڈ الرٹ ہو جاؤ اور پورے ایریے کو ریڈ الرٹ رکھو۔ میں خود اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ وہاں آ رہی ہوں۔ تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچے تو میں ان کا خاتمہ کر سکوں۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر پانچ سپیشل کارڈز میرے پاس بھجوا دو اوور"...... بوبی نے کہا۔

"یس مس بوبی میں ابھی بھجواتا ہوں اور ہم تو ہر وقت ریڈ الرٹ

ہی رہتے ہیں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ریڈ الرٹ کا مطلب ہے کہ کسی کو باہر مت جانے دو اور کسی کو کسی صورت بھی اندر نہ آنے دو۔ سپلائی وغیرہ اگر آنی ہو تو منسوخ کرا دو۔ تمام ٹاورز پر اور حفاظتی چوکیوں پر موجود افراد کو حکم دے دو کہ وہ کسی بھی مشکوک آدمی کو دیکھیں تو اسے بغیر ایک لمحہ توقف کیے ہلاک کر دیں اوور"...... بوبی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ تو خطرہ اس قدر ہے مس بوبی اوور"...... لوتھر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ میں نے کہا ہے۔ اس سے بھی زیادہ سمجھو۔ اس لئے تو میں خود آ رہی ہوں اوور"...... بوبی نے جواب دیا۔

"یس مس بوبی اب میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں بلیک تھنڈر کے سلسلے کا ہنگامہ خیز ناول

گولڈن ایجنٹ ان ایکشن

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

- بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ جب ان ایکشن آئی تو کیا عمران اور اس کے ساتھی اس کے مقابلے پر ٹھہر سکے ——— یا ——— ؟
- سپیشل لیبارٹری ——— بلیک تھنڈر کی ایسی لیبارٹری ——— جس کی حفاظت گولڈن ایجنٹ کی ذمہ داری تھی اور گولڈن ایجنٹ نے اسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا ——— کیا واقعی ——— ؟
- سپیشل لیبارٹری ——— جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیائی سائنسدان کو اس کے فارمولے سمیت زندہ باہر نکالنا تھا ——— کیا ایسا ممکن بھی تھا ——— یا ——— نہیں ——— ؟
- وہ لمحہ ——— جب گولڈن ایجنٹ کے مقابل عمران کو کھلے عام شکست تسلیم کرنا پڑی ——— اور گولڈن ایجنٹ نے عمران کو شکست دینے کے باوجود زندہ واپس بھجوا دیا ——— کیوں ——— ؟
- وہ لمحہ ——— جب عمران کو اس کی زندگی میں پہلی بار اپنے مشن سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا گیا ——— وہ مجبوری کیا تھی ——— ؟ انتہائی حیرت انگیز سچوئیشن ۔
- گولڈن ایجنٹ اور عمران کے درمیان ایسا مقابلہ ——— جس کا انجام ان دونوں کے لئے حیرت انگیز ثابت ہوا ۔
- کیا عمران پاکیشیائی سائنس دان کو اس کے فارمولے سمیت لیبارٹری سے باہر نکالنے اور بلیک تھنڈر کی سپیشل لیبارٹری کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو سکا ——— یا ——— ؟
- کیا عمران بلیک تھنڈر کے مقابلے میں اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکا ——— یا ——— اس بار ناکامی واقعی اس کے مقدر میں لکھ دی گئی تھی ۔
- انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی ——— جس میں ایکشن اور سسپنس اپنے عروج پر پہنچ گئے ۔
- انتہائی تیز رفتار ایکشن ——— اعصاب کو چٹخا دینے والا سسپنس

انتہائی حیرت انگیز اور برق رفتاری سے بدلتے ہوئے
واقعات اور سنسنی خیز مقابلوں سے بھرپور کہانی
——— جو آپ کو مدتوں یاد رہے گی ———

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

علی عمران اور میجر پرمود کے خوفناک ٹکراؤ پر مشتمل ایک حیرت انگیز ناول

گریٹ فائٹ

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

- پروفیسر بارکی ایک سائنسدان جو بلگارنیہ سے فرار ہو کر پاکیشیا پہنچ گیا۔ کیوں؟
- میجر پرمود۔ جو پروفیسر بارکی کو بلگارنیہ واپس لانے کیلئے پاکیشیا پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑا ——— کس انداز میں ——— ؟
- میجر پرمود۔ جس نے دن دہاڑے پاکیشیا کے ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر پر اکیلے دھاوا بول دیا اور وہاں عمران کی موجودگی کے باوجود وہ اپنے مشن میں کامیاب رہا ——— کیسے ——— ؟
- علی عمران۔ جس نے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ایسے انداز میں گھیر لیا کہ میجر پرمود کا زندہ بچ نکلنا ناممکن ہو گیا ——— مگر میجر پرمود اس طرح نکل گیا کہ عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑے رہ گیا۔
- جوزف، جوانا اور عمران کی ویران پہاڑیوں میں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں سے دو بدو جنگ ——— ایک ایسا لمحہ جب جوزف سینکڑوں فٹ گہرائی میں جا گرا۔ اور جوانا کو زندگی میں پہلی بار زمین چاٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔
- بلگارنیہ کی ناک میجر پرمود اور پاکیشیا کے ناقابل تسخیر علی عمران کے درمیان ایک خوفناک اور جان لیوا لڑائی ——— اس لڑائی کا نتیجہ کیا نکلا ——— ؟

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان ۵

عمران سیریز میں ایک یادگار اور لافانی ایڈونچر

آپریشن ڈیزرٹ ون

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

- سپر پاور ایکریمیا کی دہشت ناک تنظیم "ڈیول ہاٹ" حکومت آران میں موجود اپنے یرغمالیوں کی رہائی کے لئے ایک خوفناک منصوبہ بناتی ہے۔
- حکومت آران کی سیکرٹ سروس "ڈیول ہاٹ" کے سامنے بے بس اور مجبور نظر آنے لگتی ہے اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران "ڈیول ہاٹ" کے خلاف میدان میں اتر آتے ہیں۔
- سپر پاور ایکریمیا کی دہشت ناک تنظیم اور عمران کے درمیان ایک خوفناک اور حیرت انگیز جنگ۔
- "آپریشن ڈیزرٹ ون" ایک ایسا منصوبہ جس کی ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا مگر جب مقابلے میں عمران ہو تو ——— ؟
- کیا "ڈیول ہاٹ" یرغمالیوں کو چھڑانے میں کامیاب ہو گئی ——— ؟
- انتہائی خوفناک ۔ انتہائی دلچسپ اور انتہائی حیرت انگیز ایڈونچر۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران، شاگل اور ریکھا کے کرداروں میں ایک ہنگامہ خیز ایکشن کہانی

سار تو مشن

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

سار تو مشن ـــــ کافرستان کا ایک ایسا مشن جس کی کامیابی کے بعد وہ پاکیشیا کو ہمیشہ کے لئے اپنا غلام بنا سکتے تھے۔

سار تو مشن ـــــ جس کی حفاظت کی ذمہ داری پاور ایجنسی پر تھی ـــ اور مادام ریکھا پاور ایجنسی کی چیف تھی۔

سار تو مشن ـــــ جس کے تحفظ کے لئے کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد موت کا جال بُن دیا اور ـــــ؟

سار تو مشن ـــــ جس کی تباہی کے لئے عمران اور اس کے ساتھی دیوانہ وار موت کی اندھی غاروں میں کودنے پر مجبور ہو گئے۔

سار تو مشن ـــــ ایک ایسی لیبارٹری جسے ہر طرح مکمل طور پر ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا ـــــ کیا یہ لیبارٹری تسخیر ہو سکی یا ـــــ؟

سار تو مشن ـــــ جس کو تباہ کرنا تو ایک طرف اس تک پہنچنے کے لئے ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مسلسل اور لمحہ بہ لمحہ یقینی موت سے دیوانہ وار لڑنا پڑا۔

سار تو مشن ـــــ ویران اور بنجر پہاڑی سلسلوں میں قدم قدم پر بکھری ہوئی موت کے مقابلے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ایسی جان لیوا جدوجہد کہ جس کا ہر لمحہ یقینی موت کا لمحہ بن کر رہ گیا۔

سار تو مشن ـــــ جس کو تباہ کرنے کے لئے جب تنویر اور دوسرے ممبرز آگے بڑھے تو مادام ریکھا نے انہیں گرفتار کر کے ان پر پٹرول چھڑک کر انہیں زندہ جلانے کا بھیانک منصوبہ بنایا ـــــ کیا تنویر اور اس کے ساتھی واقعی زندہ جلا دیئے گئے ؟

- ریکھا کی پاور ایجنسی اور شاگل کی سیکرٹ سروس کے مقابلے میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایسے دلیرانہ اقدامات کہ جرأت اور بہادری کے الفاظ بھی اپنے آپ پر فخر کرنے لگے۔
- کیا سار تو مشن کامیاب ہو گیا ـــــ یا عمران اور اس کے ساتھی اسے تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ـــــ یا خود موت کی گہری غاروں میں اُتر جانے پر مجبور ہو گئے ؟
- ہیلی کاپٹروں سے برسنے والی گولیاں ـــــ میزائل بموں کی خوفناک بارش ـــــ موت کی اندھی چٹانوں پر ایسے جان لیوا مقابلے جن کا تصور ہی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔
- مسلسل اور بے پناہ ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ایک یادگار کہانی۔

یوسف برادرز، پاک گیٹ ملتان